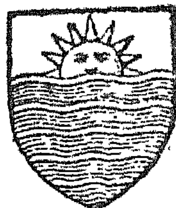
EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB.

PERSIAN SELECTIONS

پیرایۂ خرد



RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
Mufid-i-'Am Press,
LAHORE.

اِعرابوں کے قاعدے

مثالیں	قاعدے	نمبر شمار
قندھار	مخلوط ہے دو چشمی لکھی گئی +	۱
راند۔ جاں +	نونِ غنہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُلٹا جزم دیا ہے۔ اور جو آخر میں ہے۔ اُس میں نقطہ نہیں دیا +	۲
کشتی	یاے معروف جو لفظ کے آخر ہے۔ وہ دائرے کی لکھی گئی ہے +	۳
نلے۔ گے۔ جاے۔ اونلے +	یاے معروف کے سوا باقی سب یے لمبی لکھی گئیں +	۴
خود۔ خویش +	جو واؤ بولی نہیں جاتی۔ اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے +	۵
ہمالیہ۔ زیور غور۔ سیر +	حرفِ مفتوح پر وہیں زبر لکھا ہے۔ یہاں واؤ یا یے کے معروف اور مجہول ہونے کا شبہ پڑتا ہے[1] +	۶

[1] باقی قاعدے اخیر کے صفحے پر دیکھو +

فہرستِ مضامین

منتخباتِ فارسی
در گفتگوے یومیّہ
در خصوصِ سواری

احمد بیگ (بگزادہ[۱]) - کریم (پاکار) !
کریم - بلے آقا +
احمد بیگ - مہتر[۲] ما را صدا کن - کہ اسبم را بیروں بکشد و زین سواری رو[۳]یش بر گزارد +
کریم - او اسبہا[۴] را عرق گیری و شستشو[۵] مے کرد - حالا براے کارے رفتہ است +
احمد بیگ - میر آخور[۶] کجا

[۱] بگزادہ - بگ سردار کو کہتے ہیں - یعنی سردار زادہ - خان زادہ - ہندی میں ٹھیک اس کا ترجمہ صاحب زادہ ہے + [۲] مہتر - سائیس + [۳] محاورہ ہے کہ ہر چیز کے اوپر کو رو کہتے ہیں + [۴] اسبہا - اسب کی جمع ہے - یعنی گھوڑے - اہلِ زباں کا محاورہ ہے کہ ہاے ہوز اور الف سے جمع کرنے کی جگہ محض الف سے جمع کر لیتے ہیں - مثلاً سربازا - رفیقا وغیرہ اور اسب میں باے فارسی کی جگہ باے موحدہ بولتے ہیں + [۵] شستشو - کھریرا + [۶] میر آخور - داروغۂ اصطبل +

رفتہ است ؟
کریم - آقا ! او ہم بہ سرکشیٔ[1]
ایلخی رفتہ است +
احمد بیگ - چلو دار[2] ما
کجاست +
کریم - عقب نعلبند
رفتہ است +
احمد بیگ - تو خودت
چہ مے کنی ؟
کریم - من پئین[3] را بہ
پاڑو[4] از زیر پاے قاطرہا دور
مے کنم +
احمد بیگ - تو این کارہا
را بہ پاکار[5] دیگر بسپار - خودت
پیش من بیا +
کریم - پاکار دیگر طویلہ[6]
کاہ کشی بہ دوش گرفتہ
براے آوردن کاہ بہ باغ
رفتہ است +
احمد بیگ - میرِ[7] آخور
ما چہ کار مے کند +
کریم - زین و تکلتو[8]

[1] سرکشیٔ ایلخی - گھوڑیوں کے گلّے کو جہاں بچھیرے پیدا ہوتے ہیں ایلخی - اور اُس کے جائزہ یا ملاحظہ یا انتخاب اور چھانٹ کو سرکشی کہتے ہیں + [2] چلو دار - گھوڑے پر سوار کرانے والا - کوتل گھوڑا تھامنے والا + سوا سائیس کے جس کو مہتر کہتے ہیں - ایک دوسرا شخص چلو دار ہوتا ہے - اُس کا کام یہ ہے - کہ گھوڑا تیار کرے - اور سواری کے واسطے حاضر کر کے باگ ڈور پکڑے کھڑا رہے + [3] پئین - گھوڑوں کی لید + [4] پاڑو - بھاوڑہ + [5] پاکار - سائیس + [6] طویلہ کاہ کشی - گھاس باندھنے کی جالی + [7] میرِ آخور - داروغۂ بگھی خانہ + [8] تکلتو - گھوڑے کا سامان چرمی +

اِصلاح طلب بُود - آنرا پیشِ
سرّاج بُرده اَست +
احمد بیگ - خیر - حالا
تو کارِ خُودت را بگذار -
و اسب و زینِ سوارئِ ما را
بیار +
کریم - کدام اسب را ؟
احمد بیگ - نُقرۂ خنگِ
ما را +
کریم - آقا زاده سوارش
شُده بگردش رفتہ است +
احمد بیگ - اگر نُقرۂ خنگِ
ما موجُود نیست - آں کُرّۂ کہر[1]
را بیرُوں بکش +
کریم - او بیمار شُد است +
احمد بیگ - چہ طور بیمار
شُده اَست ؟

کریم - دیرُوز خواہر زادۂ
شُما او را بہ گردش بُرده
بُود - یُورتمہ[2] مے تاخت -
پایش در گود[3] اُفتاد -
ناگلا[4] بر زمین خُورده لنگ
شُده اَست +
احمد بیگ - چرا او را
یُورغہ[5] نتاخت تا از اُفتادن
محفُوظ ماند ؟
کریم - آنہا ہمیشہ یُورتمہ
مے تازند +
احمد بیگ - برو - تو
آں کُرنگِ سرکشِ ما را اگر
مے توانی - بیرُوں بکش -
و سازِ انگریزی رُوبکش
بگذار +
کریم - او را برادر زادۂ

[1] کہر - سُرنگ + [2] یُورتمہ - پویہ دَوڑ + واؤ اِظہارِ حرکت
کے واسطے ہے + [3] گود - گڑھا - نشیب - کھتہ - گہراؤ +
[4] ناگلا - بے ڈھب + [5] یُورغہ - گھوڑے کی وہ چال ہے -
جس کو دُڑکی یا دُلکی کہتے ہیں - واؤ اِس میں حرفِ اظہارِ حرکت
کے واسطے ہے +

شما بہ کالسکہ[1] نشستہ بُردہ است +
احمد بیگ - آیا در
اِصطبل از برائے سوارئ
ما ہیچ اسب باقی نماندہ
است؟
کریم - یک قاطرِ ماچگی
در طویلہ باقی است - مگر
خیلے چموش[2] و بد رگ
است - اگر بفرمائید - آں
اُلاغ[3] را پالانِ سواری بر
رُویش بگزارم - بمرگِ خُودم
کہ در رفتن خیلے رہوار
است - من ہر روز سوارش
شُدہ ام +
احمد بیگ - برو
از طویلۂ آقا دائیِ ما یک
اسب برائے زین سوارئ
ما بیار +
کریم - اسبہائے شاں
اِمروز بہ اسب دوانی[4]
رفتہ اند +
احمد بیگ - برو - از
اِصطبلِ عمُوئے ما اسب
شبرنگِ دیرُوز را بیار +
کریم - آقا! ایں اسب
سواری حاضر است +

[1] کالِس بر وزنِ نالِش - اور کاف بحسبِ محاورہ تصغیر کا کاف ہے - جیسے مرد - مردک + زن - زنکہ + یہ لفظ عام طور پر بگھی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے - خواہ کسی قسم کی بگھی ہو - یعنی اِسمِ نکرہ ہے - کہ بگھی کے کُل انواع پر بولا جاتا ہے - اور اِس کا ماخذ انگریزی لفظ کالیش (Calash) ہے - کالیش کو کالیس مفرس کرکے آخر میں تصغیر کا کاف لگا دیا ہے - بعض اہلِ زباں بجائے کاف کے گاف لگا کر کالسگہ بولتے ہیں - یہ صرف لہجہ کا تغیّر ہے + [2] چموش - سرکش + بد رگ - بد ذات +
[3] اُلاغ - ڈاک کا گھوڑا + [4] اسب دوانی - گھُڑ دوڑ +

احمد بیگ - زینش را
درشت کن - ببیں قاش زیں
کج بنظر مے آید +
کریم - آقا! ایں اسب
لگام و پاردم[1] ندارد +
احمد بیگ - لگام و
پاردمش را کجا گم کردہٴ ؟
کریم - در بین راہ برو
سوار شدہ بودم - ہمینکہ
پا بہ رکاب آوردم - ایں
شروع بہ گھگیری[2] نہاد -
شلاق[3] زدم - لگد پرانید -
رکاب کردم - سیخ شد - از
زین پرت[4] شدم - لجام از
دستم گسیخت و گریخت -
زین و برگ[5] را نمے دانم -
کجا انداختہ اشت +
احمد بیگ - تو
چرا برو سوار شدہ
بودی ؟
کریم - مے خواستم رفتارش
را بہ بینم +
احمد بیگ - ایں
خیلے بد رگ اشت -
ببرو - ایں را پس دادہ
بیا +
کریم - باز از برائے
شما الارغ خود را پالان
بیندازم +
احمد بیگ - نفست[6]
بگیر - و ببرو - ما چہ
قاطر ہائے ما را بہ

۱ پاردم - دمچی + ۲ گھگیری - اڑی کرنا + ۳ شلاق - قمچی - تازیانہ + ۴ پرت شدم - لوٹ پڑا + ۵ زین و برگ - زین تو معروف چیز ہے - اور برگ گھوڑے کے تمام ساز و سامان چرمی کو کہتے ہیں + ۶ نفست بگیر - یعنی چپ رہ +

دُرُشکۂ[1] سر بازِ مارا بِبَرد +
کریم - آقا! تِکرِ عرادۂ[2] اش
از دیروز شِکسته شُده است +
احمد بیگ - گاڑیِ[3] ما را
کہ بُردہ است ؟
کریم - پسرِ آقا داعیِ
شُما بُردہ است +
احمد بیگ - راہِ پہلوی

بگیر و از ادارۂ[4] ترن[5] وائی
یک بلیت[6] برائے من
بیار - کہ تا اِستاسیونِ[7] ریل
بِرسم +
کریم - بلے ترن وائی -
خیلے آرام[8] و سنگین حرکت
مے کنند +

[1] دُرُشکہ - ہلکی سبک بگھی - یعنی زمین دوز گاڑی - منجملہ بگھی کے اقسام کے یہ بھی ایک قسم کی گاڑی ہے - کسی قدر نیچی اور سبک سقف دار اور بلا سقف دونو طرح کی ہوتی ہے - یہ لفظ انگریزی دو اِسموں سے مرکّب ہے - یعنی ڈرائی چیس (Dry chase) سے مفرّس ہُوا ہے - فارسی میں سی ایچ کا بدلا شین ہے - آخر میں کاف بحسبِ محاورۂ اہلِ ایران تصغیر کا ہے + [2] تِکرِ عرادہ - عرادہ چرخ اور گاڑی کے پہیّے کو کہتے ہیں - تکر اُس کے دُھرے کو کہتے ہیں + [3] گاری - چار پہیّے کی گاڑی - چوپہیّہ بگھی - چھت دار گاڑی + [4] اِدارہ - دفتر - محکمہ - کارخانہ + [5] ترن وائی - ٹریموے (Tramway) کا مفرّس ہے - یعنی گھوڑوں کی ریل + [6] بلیت - سند - رُقعہ - ٹکٹ + یہ لفظ انگریزی بیلٹ (Billet) سے مفرّس ہے + [7] اِستاسیون - ریل کا سٹیشن + [8] آرام و سنگین حرکت کردن - بے تکان اور آہستہ چلنا +

سیر و گردش

رُستم خاں ۔ حاتم خاں، آقا! بیائید ۔ یک دقیقہ سیر و گردش بکنیم +

حاتم خاں ۔ یک خُردہ صبر کُنید ۔ تا الماس بیگ را صدا زنم ۔ کہ او ہم ہمراہِ ما بیاید +

رُستم خاں ۔ وا ایستید ۔ راہِ عُبور خیلے بد اشت +

الماس بیگ ۔ بلے ۔ در بینِ راہ خیلے گِل و شُل بہ نظر مے آید +

حاتم خاں ۔ مُتجاوِز از یک فرسنگ گِل اشت +

رُستم خاں ۔ معلوم میشود ۔ کہ سیلاب ایں زمیں را گود[1] کردہ اشت +

حاتم خاں ۔ حالا ما از کدام راہ برویم ؟

الماس بیگ ۔ از راہے کہ جلوی شُما شت +

حاتم خاں ۔ ایں راہِ سر[2] بالا بکجا مے رود ؟

الماس بیگ ۔ یک راشت بسمتِ ریستاں مے رسد +

رُستم خاں ۔ ایں راہ ہموار بہ نظر نمے آید +

الماس بیگ ۔ خیر ۔ ایں راہ ہمہ جا ناقُلا[3] و پشت و بلند اشت +

حاتم خاں ۔ ایں کوہ بالمرہ[4] کچل[5] اشت +

---

[1] گود ۔ گڑھا ۔ نشیب + [2] سر بالا ۔ چڑھائی ۔ ڈھلوان ۔ بلندی + [3] ناقُلا ۔ بے ڈھب ۔ ناہموار + [4] بالمرہ ۔ بالکل ۔ تمام + [5] کچل ۔ گنجا + کوہِ کچل ۔ گنجا پہاڑ جس پر درخت اور گھاس نہ ہو +

الماس بیگ - چونکہ از
گیاہ اثرے ندارد - خاکش
ہمہ دلگیر[1] است +
رستم خان - شاید ازیں
گردنہ[2] بہ آں دماغۂ[3] کوہ
مے تواں رفت +
الماس بیگ - نہ خیر -
ازیں گردنہ کہ بالاتر رفتید -
گدوکِ[4] مسطحے مے آید -
چوں از پرتگاہش[5] سرا زیر[6]
مے شوید - در گودی[7] ست -
و در دشتِ راستش
خر پشتہ[8] ایست - کہ راہش
بہ آں دماغۂ کوہ است +
حاتم خان - آخر ما ایں
رشتۂ کوہ را چہ مے نامند ؟
الماس بیگ - شما در
نقشہ[9] ہاے جغرافی کوہ سلیمان
را نخواندہ اید ؟ ایں ہماں
کوہ سلیمان است +
حاتم خان - در پسِ ایں
بلغۂ[10] کوہ چہ چیز است ؟
الماس بیگ - ازیں
بلغۂ کوہ کہ مجبور گنبد -

---

[1] خاکِ دلگیر - مٹی بھیانک شکل - وحشت ناک پہاڑ + دلگیر -
وحشت ناک + [2] گردنہ - پہاڑ کی گھاٹی - پیچ دار اور تنگ راستہ
چڑھائی کا + [3] دماغۂ کوہ - پہاڑ کی باریک چٹان جو سیدھی اور
لمبی ناک کی چونچ کی طرح سے آگے کو نکلی ہوئی ہوتی ہے +
[4] گدوک - پہاڑ کی گھاٹی سے اوپر چڑھ کر چوٹی پر جو کسی قدر
مسطح جگہ ہوتی ہے - اسے گدوک کہتے ہیں + [5] پرتگاہ - پھسلواں
جگہ + [6] سرا زیر شدن - نیچے اترنا + [7] گود - گہراؤ - گڑھا -
مغاک + [8] خر پشتہ - زمین کا ایسا ٹیلا جو ہر طرف سے
سلامی ہو + [9] نقشہ ہا جمع ہے - نقشہ جغرافیہ کو کہتے ہیں +
نقشجات - جغرافیہ + [10] بلغۂ کوہ - پہاڑ کی ڈھا - یک طرفی ضلع +

ماہور[1] نشستہ بر لب درہ ہاے
عمیق کہ آدم آنہا را دیدہ
زہرہ ترک مے شود +

حاتم خاں - این شگاف
کوہ نیز چہ قدر مہیب است -
کہ آدم بے خطر از زیر آں
نمے تواند بگذرد +

الماس بیگ - بیائید -
کہ بر این خر پشتہ برائیم +

حاتم خاں - شگافش را
گم کنید - بیائید - ازیں
نعل[2] بر آں رہ گذشتہ
تماشاے آں دریاچہ[3] را
بکنیم +

الماس بیگ - پاتلاقش[4]
را نگاہ کنید - کہ خر تا بہ کفل
فرو نشستہ است +

رستم خاں - مترددین[5]
کہ ازیں راہ آمد و شد
مے کنند - کجا منزل
مے کنند +

الماس بیگ - دم پل
منزل مے کنند +

رستم خاں - ایں پل
چند چشمہ[6] دارد +

الماس بیگ - دوازدہ
چشمہ دارد +

رستم خاں - دریاچہ امروز
خیلے بر سر طغیانی است +

الماس بیگ - بلے -
موسم باران است - دریاچہ
دریں روزہا کیفیت عجیبے

---

[1] ماہور - ٹیلہ - ٹبہ - خر پشتہ + [2] نعل بر آں رہ - ایسا راستہ جو زمین کھود کر گہرا بنایا جائے - اور اُس کے بغلی کنارے بلند ہوں + [3] دریاچہ - جھیل - تالاب + [4] پاتلاق - دلدل - کیچڑ - دھسن + [5] مترددین - آنے جانے والے + [6] چشمۂ پل - پل کا در جس میں سے پانی ہو کر گزرتا ہے +

دارد +
رُستم خاں - این مردُم
کہ در تونکہ[1] نشستہ اند -
کیستند ؟
الماس بیگ - اینہا
راہ گذر[2] ہستند +
رُستم خاں - بیائید -
یک دقیقہ با ایشان دوستانہ
گفتگو کنیم +
حاتم خاں - این پیرہ مرد
محترم مے بہ نظر مے آید - بایست
کہ ما خود را باو مُعرّفی[3] بکنیم +
رُستم خاں - سلامٌ علیک
آقا !
حاجی صالح - وعلیکمُ السّلام +

رُستم خاں - آغورِ[4] بخیر +
حاجی صالح - آغورِ شُما ہم
بخیر +
رُستم خاں - آقا ! اِسمِ
مُبارکِ تان چیست ؟
حاجی صالح - بندہ
حاجی صالح نام دارم +
رُستم خاں - مُبارک
اِسمے است - از کجا میرسید ؟
حاجی صالح - از قندھار +
رُستم خاں - کجا تشریف
مے برید ؟
حاجی صالح - بہ لاہور +
رُستم خاں - چرا از راہِ
آہن[5] تشریف نیاوردید ؟

[1] تونکہ - سواری کی چھوٹی کشتی + [2] راہ گذر - مسافر + [3] معرّفی کردن انٹروڈیوس - جان پہچان کرنا - صاحب سلامت - شناسائی کرنا + [4] آغور - حرکت کرنا + ملکِ ایران میں رسم ہے - جب کوئی شخص سفر کو جاتا ہے یا سفر سے آتا ہے - تو دوست احباب اُسے راستہ میں یا بر رکاب دیکھ کر بطورِ تفاؤل کہتے ہیں - آغورِ بخیر یعنی تمہاری حرکتِ نیک مبارک ہو - مسافر جواب دیتا ہے - کہ آغورِ شما نیز بخیر یعنی تمہاری حرکت بھی بخیر ہو + [5] راہِ آہن - ریل +

حاجی صالح ۔ وسعتِ کرایۂ
راہِ آہن نداشتم +
رستم خاں ۔ قندھار
ازیں جا پانزدہ روز راہ
هست +
حاجی صالح ۔ خیر ۔ کمتر
است ۔ اگر از راہِ آہن بہ گیرید ۔
فقط دو روزہ راہ است ۔ و
اگر منزل بہ منزل بہ گیرید ۔
دہ روز است +
رستم خاں ۔ باز از
لاہور رد شدہ بکجا تشریف
مے برید ؟
حاجی صالح ۔ بہ دہلی ۔
از آں جا بہ لکھنؤ ۔ از آں جا
بہ بنارس ۔ بعد بہ بمبئی +
حاتم خاں ۔ از قندھار ۔
آں طرف ۔ متردّدین را
کسے از آمد و شد منع
نمے کند ؟

حاجی صالح ۔ از
جانبِ امیر صاحب کابل
قدغن[1] است ۔ کہ تا کسے تذکرہ[2]
نداشتہ باشد ۔ آں طرف پا
نگزارد +
رستم خاں ۔ ایں کیست
کہ ہمراہِ شما مے آید ؟
حاجی صالح ۔ رفیقِ راہ است
و ہمشہری[3] ما ست +
رستم خاں ۔ چہ کارہ
است ؟
حاجی صالح ۔ ہر جور
میوہ آوردہ است +
رستم خاں ۔ بخیالِ من
در ہمیں راہ از دزد و دلہ[4]
خطرے نباشد +
حاتم خاں ۔ انتظام ۔
دولتِ انگلیس است ۔ کسے
بہ مالِ کسے دست بُرد
نمے تواند بکند +

---

[1] قدغن ۔ تاکید ۔ ممانعت + [2] تذکرہ ۔ راہداری کی سند ۔ چٹھی ۔ پروانہ + [3] ہمشہری ۔ ہم وطن + [4] دزد و دلہ ۔ چور ۔ بدمعاش +

الماس بیگ - بلے - در شہر ہر کجا کہ آپاردھی[1] بردار و بدو بودہ است - قراوُلان[2] اورا بگیرفتہ و شناق کردہ اند +

حاجی صالح - حالا شہر نزدیک رسیدہ است ؟

رُستم خاں - بلے - ازیں کوہ کہ سرا زیر[3] مے شوید - شہر است +

حاجی صالح - ہمہ صحرا سبز و خرّم بہ نظر مے آید +

الماس بیگ - قریب کوہ جُلگہ[4] ایست پر از گل و لالہ +

حاجی صالح - سیاہیِ جادہ بہ نظر نمے آید - شاید کہ ما راہ اشتباہ کردہ ایم +

الماس بیگ - بلے - شُما راہ گم کردہ اید - مگر بلدیّت نمے دارید ؟

حاجی صالح - اگر ما بلدیّت مے داشتیم - ایں قدر ول[5] راہ نمے رفتیم +

رُستم خاں - رفیقِ شُما حالا در کُجا رفتہ است ؟

حاجی صالح - در بینِ راہ از ما سوا شُدہ است +

رُستم خاں - آیا او بہ لاہور نخواہد رفت ؟

حاجی صالح - او در عقبِ ما بہ چاپاری[6] مے آید +

رُستم خاں - الآن شُما تنہا مے روید ؟

حاجی صالح - من غریب ایں دیار ہستم - بلدیّت ندارم - مے ترسم کہ راہ گم کُنم +

---

[1] آپاردھی بردار و بدو - اُٹھائی گیرا + [2] قراوُل - چوکیدار - پہرہ وار - پولیس مین + [3] سرا زیر شُدن - نیچے اُترنا + [4] جُلگہ - میدانِ مُسطّح - ہموار زمین - قابلِ زراعت + [5] ول راہ رفتن - بیہودہ راہ چلنا - بھٹک جانا + [6] چاپار - ڈاک - گھوڑے کی ہو یا کسی طرح کی سواری کے لیئے +

الماس بیگ - شما همراهِ ما بیائید - با شما را رهبری مے کنیم +
حاجی صالح - کمالِ مرحمت اشت - شاید کہ ازیں جا منزلِ شما نزدیک باشد ؟
رستم خاں - بلے - نزدیک اشت +
حاجی صالح - ازیں جا چہ قدر مسافت دارد ؟
رستم خاں - چنداں مسافت ندارد - فقط پنج میل راہ اشت +
حاجی صالح - آقا! اسمِ مبارکِ تاں چیست ؟
رستم خاں - مرا رستم خاں مے گویند +
حاجی صالح - شما چہ کار مے کنید ؟

رستم خاں - بندہ کلانتر[1] ایں دہ ہستم +
حاجی صالح - ایں آقا کہ جلوِ شما ایستادہ اشت - چہ نام دارد ؟
رستم خاں - حاتم خاں نام دارد +
حاجی صالح - چہ کارہ اشت ؟
رستم خاں - کدخدائے[2] شہر اشت +
حاجی صالح - ایں بزرگ کہ در دستِ راستِ شما راہ مے رود - چہ کس اشت ؟
رستم خاں - نامش الماس بیگ اشت - اربابِ[3] دہِ ما باو تعلق دارد +
حاجی صالح - ایں مردم دریں سبزہ زار چہ میکنند ؟
الماس بیگ - زمیں را

---

[1] کلانتر - چودھری - چوکرطات + [2] کدخدا - رئیس محلہ - مقدم - سٹی سپرنٹنڈنٹ + [3] ارباب - زمیندار - مالگزار - تعلقہ دار +

از سُگود[1] داده شیار[2] کرده از
برائے سبزی[3] کاری گُرزه[4] بندی
مے کنند +

حاجی صالح – معلوم میشود
که خاکِ این سرزمین همه اش
پوک[5] اشت +

الماس بیگ – نیلے نرم
و حاصل[6] خیز اشت +

حاجی صالح – دریں جاہا
آیا زراعتِ دیمی[7] هم مے کارند
یا همه آبی[8] اشت +

الماس بیگ – در اکثر
جاہا (آبی) نهری اشت – و
پارهٔ جاہا چاهی اشت – و
در بعض[9] تنگ جاہا دیمی اشت –
شلتوک[10] و زُرّت[11] دریں جا
به زحمت[12] عمل مے آید +

حاجی صالح – بیائید –
ازیں حاصل دو تا خوشهٔ زُرّتِ[13]
شیره دار بچینیم +

رستم خان – بگذارید – از
بازار مے گیریم +

حاجی صالح – آب این
رود خانه گل آلود و پُر لجن[14] اشت +

---

[1] سگود – کھاد + [2] شیار کردن – ہل چلانا + [3] سبزی کاری – ترکاری بونا + [4] گرزه بندی – کیاریاں بنانا + اس تمام فقرے کے یہ معنی ہیں – کہ زمین میں کھاد ڈال کر اور ہل چلا کر ترکاری بونے کے لئے کیاریاں بنا رہے ہیں + [5] پوک – نرم – پولی زمین + [6] حاصل خیز – زراعت کے قابل زمین + [7] دیمی – بارانی + [8] آبی – چاہی یا نہری + [9] تنگ تنگ جاہا – کہیں کہیں – متفرق مقامات + [10] شلتوک – دھان – جھونه + [11] زُرّت – مکئی – جوار + [12] به زحمت – محاورهٔ حالِ اہلِ زبان میں بمعنے اچھی طرح سے – چنانچہ بزحمت کاشتن کے معنی ہیں – اچھی طرح سے بونا – اور بزحمت عمل آمدن – اچھی طرح سے پیدا ہونا + [13] خوشهٔ زُرّتِ شیری – دودھیا مکئی کے بھٹے + [14] لجن گاد – گدلا – تلچھٹ +

الماس بیگ – شما را
از دُور ہمچو بنظر مے آید –
ورنہ خیلے تمیز[1] و صاف
اَست +
حاجی صالح – این باغ
کہ بہ نظر مے آید – باغِ
گلکاری[2] اَست – یا باغِ
سبزی کاری[3] +
الماس بیگ – در دستِ
راستِ ما باغِ گُل کاری
اَست – و پس تر از آن
باغِ مشجری[4] اَست – و
درمیانِ آن باغِ وحش[5]
اَست +
حاجی صالح – این
بنائے بلندے نوک دار کہ از دُور
بنظر مے آید – چہ چیز اَست؟

رُستم خان – منارۂ
ساعت[6] اَست +
حاجی صالح – این بنا
را کہ ساختہ اَست ؟
رُستم خان – این بنا از
مالِ خزانۂ دَولت ساختہ اَند +
حاجی صالح – چشم اندازِ[7]
این بُرج بکُدام طرف اَست ؟
رُستم خان – بہ طرفِ
دریا اَست +
حاجی صالح – این منارہ
چند پلّہ[8] دارد ؟
رُستم خان – دُوبیست[9] پلّہ
مے خورد[10] +
حاجی صالح – در مقابلش
این تالارِ[11] بزرگ چہ چیز
اَست ؟

[1] آبِ تمیز – صاف پانی – نرمل جل + [2] باغِ گلکاری – پھول باغ – پھولوں کے بوٹے کی جگہ + [3] باغِ سبزی کاری – ترکاریوں کے بونے کا باغ + [4] باغِ مشجری – درختوں کا باغ + [5] باغِ وحش – چڑیا خانہ زندہ جانوروں کا عجائب خانہ + [6] منارۂ ساعت – گھنٹہ گھر + [7] چشم انداز – جھروکا + [8] پلّہ – زینہ – سیڑھیاں + [9] دُوبیست – دو صد – دو سو + [10] پلّہ خوردن – سیڑھیاں لگنا + [11] تالار – ہال – بڑا کمرہ +

حاتم خاں ۔ این
گمرک[1] خانہ است +
حاجی صالح ۔ در دستِ
راستش این بنائے بلند کہ
دورِ اطاقش[2] را با سیم[3] شبکہ
کردہ اند ۔ از برائے چیست؟
حاتم خاں ۔ دیوان خانۂ[4]
عدلیہ است +
حاجی صالح ۔ این
مردم کیستند کہ دورِ اطاقش
گرد آمدہ اند +
حاتم خاں ۔ این
عارضین[5] ہستند ۔ کہ از برائے
اصلاحِ مرافعہ جات[6] اینجا حاضر
شدہ اند +
حاجی صالح ۔ این بنا
نیلے مستحکم بنظر مے آید +
رستم خاں ۔ این عمارت
تماماً از سنگ و آجر[7] و گچ
است +
حاجی صالح ۔ این بنائے
کلاہ فرنگی رچہ چیز است ؟
رستم خاں ۔ کلیسیائے
انگلیس است +
حاجی صالح ۔ این مجسمۂ[8]
نیم تنہ از کیست ؟
رستم خاں ۔ این
مجسمۂ اعلےٰ حضرت قیصرۂ

---

[1] گمرک خانہ ۔ چنگی کا محکمہ ۔ ٹاؤن ڈیوٹی ۔ محصول لینے کا مقام +
[2] اطاق ۔ کمرہ + [3] سیم ۔ تار ۔ لوہے کا ہو یا پیتل کا یا چاندی
کا + شبکہ ۔ جالی ۔ جال ۔ سوراخ دار ٹھٹی + [4] دیوان خانہ ۔ کچہری +
دیوان خانۂ عدلیہ ۔ جج کی کچہری ۔ ججی + [5] عارضین ۔ اہلِ مقدمہ +
[6] اصلاح مرافعہ جات ۔ مقدمات کا فیصلہ + [7] آجر ۔ پکی اینٹ +
اہلِ زباں کچی اینٹ کو خشت اور پکی اینٹ کو آجر سمجھتے ہیں ۔
یہ لفظ در اصل عربی ہے + [8] مجسمہ ۔ پتھر کی مورت ۔ مجسمۂ
نصف تنہ ۔ آدھے دھڑ کی مورت +

ہند اشت +
حاجی صالح - ایں
عمارتِ پشتِ ماہئے کہ دُخان
ازآں متصاعد اشت - چہ
چیز اشت ؟
رُشتم خاں - اِشناسیون[۱]
راہِ آہن اشت +
حاجی صالح - ایں
جمعیتِ زیاد از برائے
چیست ؟
رُشتم خاں - اینجا اُردُو[۲]
زدہ اند +

حاجی صالح - ایں
آدم ہا کہ سبیل بہ سبیل[۳]
بافتہ رتیپ[۴] بستہ اند - چہ
مے کنند ؟
رُشتم خاں - امروز
قشون[۵] را سان[۶] دادہ اند -
ایں دستۂ سرباز ہائے
نظامی اشت - کہ گاہے
قطار بستہ مے دوند - و
گاہے پارا جفت[۷] برداشتن
و جستن مے زنند - و گاہے
مدوّر[۸] گشت مے کنند +

۱ اِشتاسیون - سٹیشن + ۲ اُردُو - چھاؤنی - پڑاؤ +
۳ سبیل بہ سبیل بافتہ - مونچھوں سے مونچھیں جوڑے ہوئے
یا ملائے ہوئے یعنی قریب قریب کھڑے ہوئے + ۴ رتیپ -
پیادوں کی صف + ۵ قشون - لشکر - فوج - سپاہ + ۶ سان -
جائزہ - ملاحظہ + ۷ سرباز - پلٹن کے سپاہی + نظامی - فوجی +
سرباز نظامی - فوجی سپاہی + ۸ پارا جفت برداشتن و جستن -
پاؤں کی تھپکی جو ایک ساتھ دونو پاؤں سے ہو + ۹ مدوّر -
چکّر کا گشت - صف بصف ایک خط یعنی ایک ڈنڈی پر آگے
پیچھے ہو کر چلنا اور دائرے کے طور پر چکّر کھانا + یہ
صورت جنگی پلٹن کی رفتار کی ہے +

حاجی صالح ۔ نام
این جا چیست ؟
رستم خاں ۔ این را
پاراد[1] مے گویند ۔ و از برای
مشق جنگ ساختہ اند +
حاجی صالح ۔ آیا این
عمارت ہا داخل بندۂ[2] شہر
است +
رستم خاں ۔ نہ خیر ۔
این ابنیہ ہمہ اش خارج
از دائرۂ[3] شہر است +
حاجی صالح ۔ این شہر
شما چند خانوار[4] دارد ؟
رستم خاں ۔ البتہ
متجاوز از دہ ہزار باب[5] خانہ
دارد +
حاجی صالح ۔ خیلے
پر معمورت[6] است +
رستم خاں ۔ بلے ۔
خوب آبادان است +
حاجی صالح ۔ تک تک جاہا ۔
کومہ[7] و الاچیق ہم بہ نظر
مے افتد +
رستم خاں ۔ آرے ۔
مردم کم مایہ در الاچیق و
کپر[8] زندگانی بسر میکنند +
حاجی صالح ۔ ازین
قرار داد معلوم شد کہ این
عمارت ہا خارج از شہر
است ۔ پس شہر در کجا ست ؟

۱؎ پاراد ۔ فوج کے جمع ہونے کی جگہ ۔ صف بندی کا مقام ۔ قواعد کا میدان ۔ یہ لفظ پریڈ (Parade) سے مفرس ہے +
۲؎ بندۂ شہر ۔ شہر کا جسم ۔ ہیئت مجموعی + ۳؎ دائرۂ شہر ۔ آبادی + ۴؎ خانوار ۔ گھر ۔ مکان ۔ حویلی + ۵؎ باب خانہ ۔ دہلیز خانہ ۔ چوکھٹ ۔ دہ ہزار باب خانہ ۔ دس ہزار چوکھٹ گھر +
۶؎ معمورت ۔ منازل ۔ پر معمورت ۔ آباد ۔ پر منازل ۔ تعمیرات سے آباد + ۷؎ کومہ ۔ ٹٹیوں کا گھر ۔ جھونپڑ + الاچیق ۔ جھونپڑ ۔ ٹٹی ۔ گھاس پھوس کی ٹٹیاں + ۸؎ کپر ۔ جھونپڑ +

رُستم خاں - آں بِنائے بلندے کہ پیشِ رُوئے شما ست - دروازۂ شہر است و دورِ آں قلعۂ او ست +

حاجی صالح - بیائید - یک دقیقہ در بازار گردش کنیم - تا خُوب بلدیت[۱] بہم رسانیم +

رُستم خاں - خیلے خُوب! بیائید - ازیں دہنۂ چار سُوق[۲] بگذریم +

حاجی صالح - شما پیش پیش بروید - من پُشتِ سرِ شما مے آیم +

رُستم خاں - خیر - بیائید - ما باہم یکجا برویم - کہ از ہم[۳] سوا نشویم +

حاجی صالح - در ایں راہ خیلے جنجال[۴] و جمعیت است - کہ عبُور و مرُور دُشوار است +

رُستم خاں - بلے - خیلے شُلغ[۵] است - سرِ حساب[۶] - تنہ[۷] نخورید +

حاجی صالح - بیائید - ازیں پس کُوچہ[۸] بگذریم کہ راہِ خلوت[۹] است +

رُستم خاں - راہِ آمد و شدِ ازیں پس کُوچہ بند است +

حاجی صالح - پس از کدام راہ برویم ؟

رُستم خاں - ازیں راہ کج[۱۰] کردہ باید - کہ بدستِ چپ بگذریم +

---

[۱] بلدیت - واقفیت + [۲] چار سُوق - چار سُو - چوک - چانڈنی چوک + [۳] از ہم سوا شدن - ایک دُوسرے سے علیحدہ ہو جانا + [۴] جنجال - ریل پیل + [۵] شُلغ - جمگھٹا + [۶] سر حساب - آگاہ رہو - ہوشیار رہو + [۷] تنہ خوردن - دھکا کھانا + [۸] پس کُوچہ - گلی + [۹] راہِ خلوت - خالی راستہ + [۱۰] راہ کج کردن - راستہ کترا جانا +

حاجی صالح - ایں راہ کجا مے رود ؟

رُستم خاں - یک راست بہ مسجدِ جامع مے رسد +

حاجی صالح - پارے مسجدِ جامع را ایں چہ عمارت است ؟

رُستم خاں - ایں قراول[۱] خانہ است +

حاجی صالح - دریں شہر ہر روز چہ قدر مال بہ فروش مے رسد ؟

رُستم خاں - روزے دو بیست ہزار قران مال بفروش مے رسد +

حاجی صالح - ایں مرد کہ روے صندلی نشستہ است کیست ؟

رُستم خاں - ایں گزمہ[۲] باشئ شہر است +

حاجی صالح - ایں محلہ چہ نام دارد ؟

رُستم خاں - ایں را چہار[۳] سوقِ وزیر خاں میگویند

حاجی صالح - حالا وقت تنگ شدہ است - مے خواہم - بہ کاروان سرا بروم +

رُستم خاں - کاروان سرا بیرونِ شہر عقبِ گمرک خانہ واقع است +

حاجی صالح - راہش از کدام طرف است +

رُستم خاں - راہش بدستِ چپ شما واقع است +

حاجی صالح - ایں چہ چیز است - کہ مردم ایں را

---

[۱] قراول خانہ - پولس سٹیشن + قراول پولس مین کو کہتے ہیں +
[۲] گزمہ - پولس + گزمہ باشی (داروغہ) - پولیس افسر - کوتوال - تھانہ دار - + [۳] چار سوقِ وزیر خاں - وزیر خاں کا چوک +

کشاں کشاں مے برند ؟
رُستم خاں - ایں طولمبہ[1]
اشت - معلوم مے شود - کہ
جائے آتش گرفت اشت -
کہ طولمبچیہا دوال دوال
مے روند +
حاجی صالح - حالا
بندہ مرخص مے شوم - شما را
بخدا مے سپارم +
رُستم خاں - فی امانِ اللہ ا
بروید +
رُستم خاں - حاتم خاں آقا !
شما اِستادہ چہ مے کنید ؟
بیائید - بہ اطاقِ گار[2] نشستہ

اِنتظارِ آمدنِ شمندفر[3]
بکشیم +
حاتم خاں - من و
الماس بیگ ایں جا حرف
مے زنیم - شما اندروں رفتہ
بلیت[4] بگیرید +
رُستم خاں - تلگرافچی[5]
مے گوید - کہ ترن[6] از مقام
الف براہ نیفتادہ اشت -
وقتیکہ ترن از مقام الف
اینجا مے رسد - ترن اینجا
ویل مے کنند +
حاتم خاں - شاید ترن
بمقام ب عوض مے شود ؟

[1] طولمبہ - بمبہ - پانی پھینک کر آگ بجھانے کا آلہ - یہ آلہ ہر ایک بڑے شہر میں میونسپلٹی کی طرف سے آگ بجھانے کے لئے رہتا ہے - یہ لفظ انگریزی ٹول پمپ (Tollpump) سے مفرس ہے + [2] گار - سٹیشن + اطاقِ گار - سٹیشن کا کمرہ + [3] شمندفر - ریل + یہ لفظ ترکی ہے + [4] بلیت - ٹکٹ + یہ لفظ انگریزی بیلٹ (Billet) سے مفرس ہے + [5] تلگرافچی - ٹیلیگراف ماسٹر - تلگراف ٹیلیگراف (Telegraph) سے مفرس ہے + [6] ترن - ٹرین (Train) +

رُشتم خاں ۔ نہ خیر۔ ہمہ ترن عوض نمے شود ۔ فقط کارشکۂ بخار[1] را عوض مے کُنند +

الماس بیگ ۔ شاید کہ راہِ آہن مقام دَ آنجا مُنتہی مے شود ۔ و از آنجا خطِ راہِ آہن وَ رابتدا مے شود +

رُشتم خاں ۔ ایں خطِ آہن جنوب یک راست بمقام س مے رسد ۔ و آں خطِ دیگر بجانب ک مے رود +

الماس بیگ ۔ دریں خطِ راہِ آہن جائے تونل[2] ہم مے اُفتد یا خیر ؟

رُشتم خاں ۔ در ہیچ جا نمے اُفتند +

حاتم خاں ۔ ایں کارشکہ چہ قدر آرام و سنگین حرکت مے کُند +

طلب

اشرف ۔ من از شُما یک رجا دارم (من از شُما یک اُمیدواری دارم) +

انور ۔ من در خدمتِ تاں حاضرم (من آمادۂ خدمتِ جنابِ ہستم) +

اشرف ۔ ایں را بمن کرم بکُنید (عنایت بفرمائید)۔ (مرحمت بکُنید) +

انور ۔ چشم (بہ چشم) ۔ (بالائے چشم) ۔ (از جان و دِل) ۔ (بہ کمال خوشنودی)۔ (اطاعت و بندگی) +

---

[1] کارشکۂ بخار ۔ ریل کا انجن + [2] تونل (Tunnel) سُوراخ جو ریل کے گزرنے کے لیئے پہاڑ میں بنایا جاتا ہے +

شکر و سپاس

اشرف - من شما را (ہشیار) تشکر میکنم (من شکرگزار لطف بزرگانۂ جناب ہستم) - (من از جناب خیلے ممنونم) - (از التفاتے کہ در حق حقیر [بندہ] - [من] - [مشکین] فرمودید - جناب [سرکار] - [شما] را تشکر مے کنم) - (بندہ خوشنود لطف و کرم سرکار ہستم) +

انور - چیزے کہ باعث تشکر باشد - نیست +

اشرف - بندہ (من) جناب (سرکار) را خیلے (ہشیار) زحمت دادہ ام +

انور - ہیچ زحمتے نیست +

اشرف - از زحمتے کہ بہ شما دادہ ام - شرمندہ ام - مراحم سرکار بندہ را مستغرق خجالت مے کند +

انور - این را نگوئید (مفرمائید) +

اشرف - از لطف و کرمے کہ در حق بندہ شایاں فرمودید (مبذول کردید) - خیلے خوشنود شدم +

منتخباتِ نگارِ دانش

فوائدِ یکدلی با دوستاں

راے دابشلیم با بیدپاے حکیم گفت - کہ از داستانِ دوستانے کہ دوستیِ ایشاں از مکر و سخن چینیِ بدگویاں بہ دشمنی انجامید - روشن شد - کہ در دوستی کردن و دوستاں بہم رساندن فائدہ نیست + برہمن گفت - اے ملک! نزدِ خردمنداں ہیچ نقدے گراں مایہ تر از دوستانِ مخلص نیست + بداں کہ دانایانِ پیشیں گفتہ اند - کہ اگر پادشاہے را ہفت اقلیم بہ دست افتد - و دوستِ یک جہتے بہم نرسد - ذوقِ فرمانروائی ندارد - و از جملۂ قصہ ہاے یارانِ یکدل قصۂ زاغ و موش و کبوتر و سنگ پشت و آہو نشت + راے پرسید - چگونہ؟

حکایت - برہمن گفت - کہ در مرغزارے زاغے بر بالاے درختے زیر و بالا مے نگریست + ناگاہ مردے

دید - دامے بر گردن و توبره بر پشت و چوبے در دست
گرفته بجانبِ درخت مے آمد + زاغ در اندیشه شد - که
مگر قصدِ من دارد یا دیگرے + خود در زیرِ برگے پنهان
شد - و دیده بر آن گماشت - که آن صیاد چه خواهد کرد +
صیاد به پاے درخت آمده دامِ خود باز کشید - و دانهٔ چند
بالاے آن پاشید - و در کمیں نشست + زمانے نگذشته بود - که
خیلِ کبوتران در رسید - و سردارِ ایشان کبوترے بود - که
او را مطوّقه گفتندے - زیرکئے تمام داشت + کبوتران چوں
دانه دیدند - از گرسنگی بے اختیار بسوے دانه میل کردند +
مطوّقه گفت - که اندیشه کردن ضرور است - نه بود که در زیرِ
دانه دام باشد + کبوتران را از بسیاریِ گرسنگی حرص بیشتر شده +
مطوّقه اندیشید - که اگر همراهی را بگزارد - بے وفائی مے شود -
و اگر موافقت بکند - دیده و دانسته خود را در بلا مے اندازد +
آخر مطوّقه عیبِ بیوفائی بر خود نه پسندید - و مردنِ خود را
اختیار کرد + القصّه همه کبوتران فرود آمدند - دانه چیدن همان
بود - و در دام افتادن همان + صیاد از کمیں بر آمده
شادی کنان به سوے دام دوید + کبوتران را که چشم بر
صیاد افتاد - سراسیمه شده پر و بال مے زدند + مطوّقه گفت -
اے یاران! سخنِ من گوش نکردید - و الحال هر یکے در خلاصِ
خود مے کوشید - خود را در نظر نیاورده اگر هر کدام در خلاصِ
دیگرے کوشد - از برکتِ دلسوزی کارِ بستهٔ شما بگشاید -
همه یک دل و یک رو شده زورے کنید - و به پرواز آئید -
شاید که دام برداشته شود - و بریدن صورت بندد +

آخر از دولتِ اتّفاق دام را از جاے بر گرفتہ در پرواز آمدند۔ و صیّاد از عقب مے دوید + زاغ با خود گفت ۔ کہ ایں چنیں واقع بعد دیرے واقع مے شود۔ ہماں بہتر۔ کہ براے تجربۂ خود تا آخر کارِ ایشاں شتافتہ بروم + ایں اندیشید ۔ و از پئے ایشاں برفت + تا بہ آبادانی رو نہادند ۔ چوں از چشمِ صیّاد ایمن شدند ۔ از خلاصیِ خود بہ مطوّقہ سخن کردند + آں خردمند بعد از اندیشۂ بسیار گفت ۔ دریں نزدیکی موشے است ۔ زیرک نام ۔ از دوستانِ من ۔ کارِ بستۂ من ازو کشودہ شود + پس بہ ویرانۂ کہ موش در آں نزدیکی خانہ داشت ۔ فرود آمدند + چوں آوازِ مطوّقہ بہ گوشِ موش رسید ۔ ہماں ساعت از خانہ بیروں آمد ۔ یارِ خود را بستۂ بندِ بلا دید ۔ بے آرام شد ۔ و پس از سخنانِ تسلّی بخش بہ بریدنِ بندے کہ بداں مطوّقہ بستہ شدہ بود ۔ آغاز کرد + مطوّقہ گفت ۔ اے دوستِ مہرباں ! نخست بندہاے یاراں بکشاے ۔ پس بہ کشادنِ بندِ من پرداز + موش گفت ۔ چگونہ ترا کہ بہترینِ اینہائی ۔ گزاشتہ بہ دیگراں پرداختہ شود ؟ مطوّقہ گفت ۔ مے ترسم ۔ کہ اگر از کشادنِ من آغاز کنی و ملول شوی ۔ یاراں در بند مانند ۔ امّا چوں بستہ باشم ۔ ہرچند کہ ملالِ تو بہ کمال رسیدہ باشد ۔ مرا در بند نخواہی گزاشت + موش آفریں بر مروّتِ مطوّقہ کردہ بندہاے یاراں ببرید ۔ و در آخر گردنِ مطوّقہ را از بند آزاد کرد + کبوتراں دل شاد آزادی گرفتہ بآشیانۂ خود رفتند + چوں زاغ

دستگیریِ موش و بُریدنِ بندهاے کبوتران دید - به دوستیِ
او میل کرد - و با خود گفت - آنچه کبوتران را اُفتاد - از آن
ایمن نتوان بُود - و از دوستیِ چنیں گزیر نباشد + پس
آهسته به درِ سوراخِ موش آمد - و آواز داد + موش پُرسید -
کیست ؟ گفت - منم زاغ - با تو کارے دارم + موش زیرک
گرم و سردِ روزگار چشیده برائے روزِ بد چندیں سوراخِ
پنهانی که از آن بدر تواں رفت - راست کرده داشت +
چون آوازِ زاغ شنید - بر خود به پیچید - و گفت - ترا با من
چه کار ؟ و مرا با تو چه آشنائی ؟ و خواست - که از راهے دیگر
بدر رود + زاغ سرگذشتِ کبوتران و وفاداریِ او به نسبتِ
کبوتران باز نمود و گفت - بعد از آنکه این حال را دیده ام -
دل بر دوستیِ تو بسته ام - مے خواهم که مرا به بندگیِ خود
قبول کنی + موش جواب داد - که آرزوے دوستیِ ما کردن
کشتی بر خشکی راندن است و اسپ بر روے دریا تاختن +
زاغ گفت - به نیّتِ درست خواهش نموده ام - مرا محروم
مگذار - که هر که بدرگاهِ کرم پیش رو نهد - به هر پیشه که باشد -
قبول افتد + موش گفت - اے زاغ ! حیله مگذار - که خوے
شما را نیک دانم - هیچ صورت از تو در امان نشوم - و هر که
با کسے دوستی کند - که از و بیم و ترس باشد - بدو آن رسد -
که به کبک رسید + زاغ پرسید - که چگونه ؟

حکایت - زیرک گفت - که کبکے در دامنِ کوه مے خرامید +
ناگاه بازے را چشم برو اُفتاد + نیکوئیِ رفتار و خوبیِ
رخسارِ او در دلِ باز جا گرفت - و بخود اندیشید - که کجا

گفتہ اند - ہر کہ بے یار بُود - پیوستہ بیمار بُود - ہماں بہتر کہ ایں خنداں رُوے سنگ رُوح را بیاری بگزینم - پس آہستہ رُوے بجانبِ کبک نہاد - تا او را بہ دوستی گزیند + کبک میلِ باز بخوُد دیدہ نترسید - و مضطرب خوُد را بہ شگافِ سنگے رسانید + باز پیشِ آں شگاف آمد - و گفت - اَے کبک! پیش ازیں من از ہُنرہاے تو غافل بُودم - الحال دوستیِ تو در دلِ من جا گرفتہ است + مے خواہم - کہ پس ازیں بہ من دوست شوی + کبک آواز داد - کہ اَے پہلوانِ کامگار! دست ازیں بے چارہ باز دار - خاک را بہ آتشِ پاک چہ نسبت؟ اگر میانِ آب و آتش آشتی شوَد - مرا در کارگاہِ تو اُمیدِ زندگانی خواہد شُد + باز گفت - اَے عزیز! من پیر و ناتواں نشُدہ ام - کہ از بہم رسانیدنِ طُعمہ عاجز شُدہ باشم - و بہ حیلہ تُرا در دام آورم - غیر از مہربانی و آرزوے ہمنشینی چہ تواند بُود - کہ مرا بر درِ تو بہ نیاز آوردہ است؟ اندکے چشم بکُشاے - و از کرمِ ما دوستی بشناس + تُرا چندیں فائدہ از دوستیِ من حاصل مے شوَد + یکے آنکہ از آسیبِ رُوزگار ایمن باشی + و دیگر آنکہ چُوں دوستیِ من با تو معلُومِ پرندہا شوَد - ہر آئینہ درمیانِ ایشاں تُرا آبرُوے بہم رسد - و اگر میل بہ جُفت داری - بہ خُوب تریں وجہے صُورت مے بندد + کبک را اندک دل بجاے آمد - گفت - تو امیرِ مُرغانی - و من از خراج گُزارانِ تو - و از مانندِ ما ہموارہ سہوے سر بر مے زند - کہ مُلائمِ طبعِ بُزرگاں نباشد - از آں

مے ترسم - کہ روزگارے از لطفِ تو امیدوار باشم - و
ناگاہ بہ خطائے دمار از روزگارِ من بر آید + باز گفت -
چوں ترا بہ دوستی گزیدہ باشم - اگر بر عیب تو نظر افتد -
آں را بپوشم - و اصلاح کنم - نہ آنکہ آں را سببِ آزارِ
تو کنم + کبک ہر چند عذر ہائے پسندیدہ نمود - باز
جواب ہائے دلپذیر گفتہ کبک را از سوراخ بیروں
آوردہ با یک دگر پیماں بستہ بہ آشیانۂ خود آورد +
روزے چند بریں گزشت + کبک بہ خاطرِ جمع سخن
بے تقریب گفتے - و شکوہِ مجلس نگاہ نداشتہ خندہ و
قہقہہ زدے + تا آنکہ باز را ضعفے پدید آمد - کہ جہتِ
شکار جنبش نتوانستے نمود - و گرسنگی نے گزاشت - کہ
عہد و پیماں در نظر آرد - برائے خوردنِ کبک
بہانہ مے طلبید + کبک ایں را دانستہ اشکِ پشیمانی
از دیدہ مے ریخت - و مے گفت - ہر کہ دانستہ در
بلا افتد - سزائے او ہمیں باشد + ہموارہ بہ پاسِ
خاطرِ باز جنبش نمے کرد - کہ مبادا خاطرِ بہانہ طلبِ
او بہ اندک بے ادبی بہ خوردنِ من مشغول شود - باز
ہر چند بہانہ طلبید - نیافت + شبے کبک را گفت - روا
باشد - کہ من در آفتاب باشم - و تو در سایہ گزارہ کنی ؟
کبک گفت - اے امیرِ جہاں ! حالا شب است - ایں
چگونہ صورت بندد ؟ باز گفت - اے بے ادب ! مرا
دروغ گوے مے سازی ؟ سزائے تو دہم ؟ گفتن
ہماں بود - و او را از ہم دریدن ہماں + زیرک گفت -

ای زاغ! این داستان برای آن آوردم - که با کسی که
ازو ایمن نتوان بود - دوستی کردن از خردمندی نیست -
و هر که افسون و افسانهٔ دشمن را بشنود - او را همان
پیش آید - که آن شترسوار را + زاغ پرسید - که آن
چگونه بود ؟

حکایت - زیرک گفت - که شترسوارے در بیابانے
رسید - که آنجا کاروانها فرود آمده بودند - و پارهٔ آتش در
دیگدان مانده بود - به دستیاریِ باد تمام آن صحرا آتش گرفته
و درمیانِ آتش مارے بزرگ مانده که نه روی ماندن نه راهِ
گریختن داشت + چون از دور شترسوار را دید - به زبانِ
نیازمندی گفت - چه شود - اگر از راهِ مهربانی گره از کارِ
بستهٔ من بگشائی + آن شترسوار زاریِ او دیده با خود
گفت - اگرچه مار دشمنِ آدمیان است - حالا که درمانده و
حیران است - هیچ به ازین نیست - که دشمنی را بیفکنم -
و نیکی کنم + پس توبره برداشت و بر سرِ نیزه بسته بجانبِ
مار فرستاد + مار غنیمت دانسته در توبره در آمد + پس شترسوار
سرِ توبره گشاده گفت - به شکرانهٔ آنکه ازین بلا رستی - گوشهٔ
گیر - و از مردم آزاری بگذر + مار گفت - ای جوان! این سخن
مگو - تا من ترا و شترِ ترا زخم نزنم - نروم + شترسوار گفت -
پاداشِ نیکی بدی باشد ؟ مار گفت - درین کار به آئینِ شما
پیش آیم - که عادتِ آدمی چنین باشد - که در برابرِ نیکی
بدی کند - و آن را عقل و تدبیر نام نهد + آنچه
در بازارِ شما خریده ام - بشما میفروشم + شترسوار جواب

داد - اے مار! این روش حاشا که در آدمیان باشد - اگر
در پے جانِ من هستی - این چنین عیبے بزرگ به تهمت بر ما
مبند + مار گفت - من راست گفتارم - نه تهمت گزار - اگر
باور نکنی - بیا - تا ازآن گاوِ پیش که میرود - بپرسم - که پاداش
نیکی چه باشد؟ پس رفتند - و پرسیدند - که پاداش نیکی
چیست؟ گاوِ پیش گفت - به مذهب آدمی بدی است +
من زمانے دراز نزدیکِ ایشان بودم - و هر سال بچه
میزادمے - و خانه پُر از شیر و روغن ساختمے + چون پیر
شدم - از زادن و شیر دادن باز ماندم - آب و دانه
بر من بگرفتند و بیکار مرا گزاشته درین صحرا بفربهی
سر دادند - و خدائے تعالےٰ بر من درِ روزی گشاد +
و پیروز صاحبِ من بقریبے اینجا گزر کرده بود - در من
فربهی دید - با خود گفت - به قصابے باید فروخت + حالا
چشم در فروختن و کشتنِ من بسته است + مار گفت -
اینک شنیدی - زود تر زخم را آماده شو + شتر سوار
گفت - که سخن گاوِ پیش که از صاحب خود رنجیده
است - سود مند نیست + مار گفت - بیا تا ازین درخت
بپرسیم + پس باتفاق بپایے درخت آمدند - و پرسیدند -
که مکافاتِ نیکی چه باشد؟ گفت با این آدمیان بدی -
نمی بینی؟ که من در بیابان رُسته - و در خدمتِ آینده و رونده
بیک پاے ایستاده - و چون آدمی زادهٔ گرما زده و مانده
از بیابان بیاید - در سایهٔ من بیاساید - آنگاه گوید - فلان
شاخ دستهٔ تبر را لائق است - و فلان شاخ برائے بیل

مناسب - و از تنهٔ این تختهٔ چوب توان برید - و چند درِ
زیبا توان ساخت + و اگر ارّهٔ یا تبرے داشته باشد -
آنچه او را از شاخ و تنهٔ من خوش آید - مے برد + باآنکه
از من جز راحت نیافته است - این همه محنت به من مے پسندد +
مار گفت - اینک دو گواه گذشت - تن در ده - تا زخمے زنم +
مرد گفت - در گواهِ اوّل شبهه دارم - اگر گواهِ دیگر
هم بگذرانی - تن بدین بلا در دهم + اتفاقاً روباهے ایستاده
این سرگذشت میدید + مار گفت - ازین روباه بپرس -
پیش از آنکه شتر سوار ازو بپرسید - روباه بانگ زد - که
اے مرد! نمے دانی - که پاداشِ نیکی بدی باشد ؟ تو در
حقِ این مار چه نیکی کردهٔ که چنین درماندهٔ ؟ جوان صورتِ
حال باز نمود + روباه گفت - دروغ چرا مے گوئی ؟ مار
گفت - راست مے گوید - توبرهٔ که مرا بدان از آتش بیرون
آورده بر فتراک بسته دارد + روباه گفت - چگونه مارے
بدین بزرگی در توبره بدین خردی گنجد ؟ مار گفت - اگر باور
نکنی - باز درین توبره در آیم + پس چون سرِ توبره بگشاد -
و مار به فریب روباه در توبره رفت - روباه گفت - اے
جوان! دشمن را در بند یافتی - مجالِ دم زدن مده + مرد
سرِ توبره به بست - و بر زمین میزد - تا مار کشته شد +
مقصود ازین داستان آنست - که خردمند احتیاط از دست
ندهد + زاغ گفت - که به هیچ روے از درِ تو باز نه روم -
و آب و دانه نخورم - و آرام نه گیرم - تا مرا به دوستیِ خود
سرفراز نه سازی + زیرک نزدیک سوراخ آمده بایستاد - و

بروے کشادہ سخنِ دوستی با زاغ درمیان آورد۔ و گفت۔
اے زاغ! مراتبِ دوستی اگرچہ بسیار است۔ امّا خردمندان
بہ سہ قسم در آوردہ اند + اوّل اینکہ در مال مضایقہ
نہ داشتہ باشد + دُوم آنکہ در کارِ دوست جان فدا کردن
آسان داند + سوم آنکہ اگر در راہِ دوستی ناموس برباد دہد۔
غمگین نشود + اے زاغ! اگرچہ در زمانہ کسانے ہستند۔
کہ از پیشۂ ہمّت مال را از ہمہ چیز عزیز تر مے دانند۔ امّا
ایں سخن بہ آنہا نیست۔ بلکہ با خوش طبع بلند فطرت است +
زاغ سہ مرتبۂ دوستی را شنیدہ خوش حال شد۔ و عہدِ
استوار بست۔ و دلِ زیرک را از اندیشہ خلاص ساخت۔
و بایکدیگر بسر مے بُردند + چوں روزے چند بریں
حال بگذشت + موش گفت۔ اے برادر! اگر تو ہم اینجا
خانہ کُنی۔ و اہل و عیالِ خود را بیاری۔ از دوستی دُور
نباشد۔ کہ ایں جا جائے است دل کشا + زاغ گفت۔
در خوبیِ جا شک ندارم۔ لیکن بسرِ راہ از آمد و شدِ
رہگذران اندیشۂ آسیبے باشد + در فلاں جا مرغزارے
است دلکش۔ سنگ پشتے از دوستانِ من آنجا خانہ دارد۔
و طعمہ در آں نزدیکی بسیار بہم رسد۔ و از آسیبِ حوادثِ
روزگار ایمن تواں بود۔ اگر بفرمائی۔ بہ اتّفاق تو آنجا
رویم۔ و زندگانیِ باقی ماندہ را باہم خوش بگذرانیم + موش
گفت۔ ہیچ نعمت را برابرِ ہمراہیِ تو نمیدانم۔ و ہر جا کہ
میروی جدائی ندارم۔ سخن بریں قرار گرفت + زاغ دُمِ موش
گرفتہ روے بہ آشیانۂ سنگ پشت نہاد + زاغ موش را

آہستہ از ہوا بر زمین نہاد - و سنگ پشت را آواز
داد + سنگ پشت آوازِ آشنا شنید و از آب بر آمد + زاغ
قصّۂ خویش بیان کرد - و گفتگوے خود را کہ در آرزوے
دوستیِ زیرک گذشتہ بود - باز گفت + سنگ پشت حقیقتِ
حال دانستہ شرائطِ مہمان داری بجا آورد - و موش را منزلِ
مناسب تعیّن نمود + ہر کدام بہ آشیانۂ خود رفتہ بہ شادکامی
مشغول شدند + چوں ماندگیِ سفر انداختند - و در آنجاے
دلکشاے آسودہ شدند - روزے زاغ بہ دیدنِ زیرک آمدہ
گفت - اگر سر و برگِ سخن داری - سرگذشتِ خود با
سنگ پشت باز گوے - تا سخن پردازی و خردمندیِ تو
بہ او معلوم گردد - و رابطۂ دوستی و یک جہتی استوار
شود + موش با سنگ پشت سخن آغاز کرد - و گفت اے برادر
وطنِ اصلیِ من کامروپ بودہ است - کہ شہرے است از
ہندوستان - و من در آں شہر بخانۂ زاہدے جا گرفتہ بودم -
و موشے چند در گردِ من فراہم آمدہ بودند + یکے از خیراندیشاں
ہر صباح براے خوردنِ زاہد خوردنی آوردے - زاہد پارۂ
ازاں بچاشت بکار بردے - و باقی را براے طعام شام ذخیرہ
نہادے + من منتظرِ آں مے بودم - کہ او کے از خانہ
بیروں رفتے - تا فوراً خود را در سفرہ افگندمے - و
بہ فراغِ دل آنچہ یافتمے - بخوردمے و دیگر بہ ہر موشے قسمت
کردمے + زاہد ہر چند براے دفعِ من حیلہا مے انگیخت -
سود مند نیامدے - تا شبے مہمانے بخانۂ زاہد آمد - و پس از
و بعد مہمانی زاہد پرسید - از کجا مے آئی ؟ و روے بہ کدام

جانب داری؟ مهمان آنچه در خاطر داشت۔ جواب گفت۔ و
آنچه زاهد مے پرسید۔ به تقریرِ دلپذیر یک یک را جواب
پسندیده مے گفت۔ و من وقت را غنیمت دانسته با گروهِ
خود در کارِ خوردنی مشغول بودم۔ و زاهد بجهتِ آنکه موشان
دور شوند۔ درمیانِ سخن او دست بر هم مے زد + مهمان
بسیار آں نه پسندیده آں را نشانِ بے حرمتی و بے ادبی فهمیده
خشمناک گفت۔ اے زاهد! درمیانِ سخن دست بر هم کوفتن
گوینده را به مسخره گرفتن باشد۔ و ایں روش نا پسندیده
نه از آئینِ درویشی است + زاهد عذر خواسته۔ و گفت۔
حاشا که مسخرگی از من ظاهر شود۔ و ایں دست زدن برائے
رمانیدنِ موشان است که دریں کاشانه هجوم کرده اند۔
هرچه از خوردنی بهم رسد۔ در ربایند + مهمان را تسلّیِ خاطر
شد۔ پرسید۔ که همه موشان خیره اند۔ یا بعضے از آنها بیشتر
دلیر اند؟ زاهد گفت۔ یکے از ایشان بسیار دلیر است که
زود رو و بے اندیشه مے آید۔ و خوردنی از دسترخوان مے رباید +
مهمان گفت۔ دلیری از وے بے سببے نخواهد بود + قصّهٔ
او همان حال دارد۔ که مردے با زنِ مهربان مبالغه میکرد۔
که آخر سببے هست۔ که کنجدِ مقشّر را با غیرِ مقشّر برابر
مے فروشی؟ زاهد گفت چگونه؟

حکایت۔ گفت۔ دریں راه مے آمدم۔ شبانگاه به فلاں
ده به خانهٔ آشنائے فرود آمدم + چوں وقتِ خواب شد۔
برائے من جائے خواب فرش گسترد۔ بر آں دراز کشیدم +
میزبان با زنِ خود در سخن در آمد۔ آنچه مے گفتند۔

می شنیدم + مرد گفت - اے زن! مے خواہم - کہ فردا چندے از بزرگان ایں دہ را بخوانم - و مہمانی کنم - کہ بزرگے بہ خانۂ من آمدہ است + زن گفت - کہ در خانہ آں قدر چیزے کہ بہ عیالِ تو وفا کند - نہ داری - و با چنیں دستنگاہے اندیشۂ مہمانی مے کنی + اگر چیزے داری - آں را ذخیرہ کن - کہ پس از تو زن و فرزندِ تو بہ کسے محتاج نشوند + مرد گفت - ہر کہ دریں سرائے فانی ذخیرہ نہاد - آخر سرمایۂ وبال و ہلاکِ او گشت - چنانچہ قصّۂ گرگ ازیں نشاں مے دہد + زن پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ صیّادے تیرے بجانبِ آہوئے افگند - و آں را از پاے در آوردہ برداشت - و بہ خانۂ خود رواں شد + درمیانِ راہ خوکے دو چار شد + صیّاد تیرِ جگر دوز بر خوک زد - خوک از قہرِ زخمِ نیش خود را بر سینۂ صیّاد زد - و ہر دو در جاے خود سرد شدہ بمردند + دریں اثنا گرگے گرسنہ بدانجا رسید + مردے و خوکے و آہوئے کشتہ دید - بہ بسیاریِ نعمت شاد شد - و با خود گفت - خردمندی آں است - کہ امروز نعمتِ بے پایاں صرف نہ کنم - بہ زہِ کماں بگذرانم - و ایں گوشت ہاے تازہ را در گوشہ نہادہ روز بروز بہ اندازۂ حاجت بکار برم + گرگ از بسیاریِ حرص بہ زہِ کماں میل کردہ آغاز خوردن کرد - و بہ یک ضربِ دندانِ او زہِ کماں گسستہ شد - بمحضِ گسیختنِ زہِ کماں گوشۂ کماں بہ دلِ او رسید - و بحفے الحال جاں داد + فائدۂ ایں داستاں

آنست - کہ بر فراہم آوردنِ مال حریص بُودن و بہ اُمیدِ
دُورو دراز ذخیرہ نہادن ایمنی ندارد ✦ بیت

آنچہ داری بخور امروز غم دہر مخور
چوں بہ فردا برسی روزئے فردا برسد

زن چوں سخنانِ دانش نشاں از شوہر خود شنید - گفت -
بخشندہ باد بر تو مہمانی! چوں روز شد - زن کنجدِ پوست
بر کندہ در آفتاب نہاد - و خود در کارِ دیگر مشغول شد ✦
سگے بیامد - و دہانِ خود بر آں کنجد رسانید ✦ زن آں
حالت را دید - و نخواست - کہ از آں خوردنی سازد ✦
آں را برداشت - و روے بہ بازار آورد - و مرا
نیز در بازار کارے بود - رفتہ بودم - کہ بہ دُکانِ
کنجد فروشے در آمد - آں را با کنجدِ غیر پوست کندہ
برابر مے فروخت ✦ مردے فریاد بر آورد - کہ اے زن!
مگر ایں جا رازے است سر بستہ کہ کنجدِ سفید کردہ را
با کنجدِ با پوست برابر مے فروشی ✦ چوں حکایت بہ آخر
رسید - مہماں بزاہد گفت - کہ بہ خاطر مے رسد - کہ دلیریِ
آں موش بے سببے نخواہد بود ✦ نقدے بہ خانہ دارد -
کہ بہ پشت گرمیِ آں ایں ہمہ دلیری و تیزی مے نماید -
بیا - تا سوراخ زیر و زبر کردہ بنگریم - کہ سرانجام کار
بہ کجا مے کشد ✦ زاہد فی الحال تبرے حاضر گردانید -
و من آں ساعت در سوراخِ دیگر بودم - و آنچہ با یکدیگر
مے گفتند - مے شنیدم - و در کاشانۂ من ہزار دینار
بود - کہ من بر آں غلطیدمے - و بہ تماشاے آں مرا

خوش حالی روے مے داد + آخر الامر رهبان خانهٔ مرا
بشگافت - و هرچه سرمایهٔ شادمانی بود - همه بر گرفت +
بر در سوراخ شتافتم - دیدم - که زرها را زاهد و رهبان
با یکدیگر قسمت کردند + زاهد حصهٔ خود را در خریطه کرده
بزیر بالین نهاد + طمع شوم مرا باز در جنبش آورد +
با خود گفتم - که اگر از آں زر چیزے بدست آید -
سرمایهٔ شادمانی و پیرایهٔ کامرانی گردد + درین اثنا بشب
چنداں صبر کردم - که بخفتند + آنگاه آهسته متوجه
بالین زاهد شدم - و رهبان کار دیده خود را در
خواب انداخته از من با خبر بود - همیں که نزدیک
بالین زاهد شدم - چوبے بر پاے من زد - که از آں
رنجه شدم - و پاے کشاں در سوراخ رفته در بیغهٔ
ویرانِ خود شدم + چوں درد آرامش یافت - بارِ دیگر
طمع شوم مرا از خانهٔ خود بر آورد + این بار رهبانِ
زاهد بر تارک من چوبے زد - که به حیلهٔ بسیار خود
را در سوراخ افگندم - و بیهوش افتادم - و از دردِ
زخمها لذت مال فراموش شد + آخر دانستم - که سرمایهٔ همه
بلاها طمع است + بعد ازیں واقعه از خانهٔ زاهد به صحرا
در آمدم - و در گوشهٔ قناعت بسرے بردم تا به تقریب
دوستی به کبوتر با زاغ آشنائی دست داد - و بهمراهیِ
زاغ به آشیانهٔ تو آمدم + این است سرگذشت من +
سنگ پشت چوں بشنید - گفت - که از تجربهٔ تو فائده ها
بر گرفتم - و روشن شد - که خردمند را دریں جهاں

بہ اندکے خورسند باید بود - و دستِ خواہش پیشِ ہر کس
دراز نباید کرد - و ہر کہ بگوشہ و توشۂ قناعت نکند -
بدو آں رسد - کہ بداں گربۂ حریص رسید + موش گفت -
چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ شخصے گربہ داشت - و ہر روز یک
مقدارِ گوشت کہ تسلّی بخشِ گرسنگیِ او بود - برائے او
مے آورد - لیکن بہ آں قناعت نمودہ خام طمعی را مے نمود +
روزے از نزدیکِ کبوتر خانہ بگذشت + از آوازِ کبوتراں
حرصِ گربہ در جنبش آمد - و خود را در آں برج افگند -
نگاہباناں از آمدنِ گربہ خبردار شدند + و آنچناں زدند -
کہ در حال جان داد - و پوستش از او بر کندہ در راہ
افگندند + ناگاہ خداوندِ او را گذر بر آں افتاد - و گربۂ
خود را بداں حال دید - گفت - اے شوخ چشمِ آز پرست !
اگر بداں گوشت پارۂ قناعت مے کردی - پوست از تو
در نمے کشیدند + ایں داستان برائے آں آوردم - کہ اے
زیرک ! پس ازیں بہ اندک و بیش کہ رسد - قناعت کنی -
امروز تو دوست و برادرِ مائی - و قرار دادِ خاطر چناں است -
کہ اگر از جانبِ تو در دوستی نقصانے رود - از جانبِ ما
غیرِ مہر افزائی و محبّت چیزے دیگر نخواہد بود + زاغ
چوں حسنِ سلوکِ سنگ پشت دید - دلش تازہ شد - گفت -
اے برادر سخنورانِ راست گزار چنیں مے نمایند - کہ
در زمانِ پیشیں بزرگے دوستے داشت + شبے آں دوست
بہ درِ خانۂ وے آمد و حلقۂ در زد + آں بزرگ دریافت -

که دوستِ اوست + در اندیشهٔ دور و دراز افتاد - که آیا
سبب ناگهان آمدنِ او چه خواهد بود + بعد از فکرِ بسیار
کیسهٔ زر برداشت - و شمشیر حمائل کرد - و کنیز را فرمود -
تا شمع روشن کرده در پیش روان شد + چون در باز کردند -
دوستِ خود را مهربانی نموده پرسید - که اے برادر! در آمدن
تو بناگهانی خیالِ سه چیز کرده ام + یکے آنکه شاید حادثهٔ
واقع شده باشد - و به مالے احتیاج روے نموده + دوم
آنکه دشمنے به قصدِ تو برخاسته باشد - و ترا در دفعِ آں
مددگارے باید + سوم آنکه از تنهائی به تنگ آمده باشی - و
کسے خواهی - که در گاه و بیگاه به کارِ تو پردازد - و من
همه را سرانجام نموده آمده ام + اگر مال مے باید - اینک
کیسهٔ زر - و اگر کمک مے خواهی - اینک من با شمشیرِ آبدار
حاضر - و اگر خدمتگار مے طلبی - اینک کنیزک + دوست
از وے عذر خواست و گفت - هزار آفرین بر دوستیِ تو!
که از من مال و جان و ناموس دریغ نه داشتی + اے
سنگ پشت! آنچه با موش گفتی - باید که این را بسر بری - و
قرار دهی - که اگر از موش زخمے رسد - آزرده نشوی + زاغ
درین سخن بود - که آهوئے از دور نمودار شد - سنگ پشت
او را بمهربانی پرسید - از کجا مے آئی؟ آهو گفت - امروز
تیرے در کمینِ من بود - بهر طرف که مے رفتم - قصدِ من
مے نمود - گریخته بدینجا آمدم - سنگ پشت گفت -
مترس - که هرگز صیادے نزدیکِ تو درینجا نرسد + اگر
به صحبتِ ما ترا میل باشد - ازیں چه بهتر که دوستیِ ما

سہ بارِ بیمارئے تو قوّت یابد۔ چہ خردمنداں گفتہ اند۔ کہ اگر دوست ہزار باشد۔ کم باید شمرد۔ و اگر دشمن یکے باشد۔ بسیار باید داشت ÷ موش نیز از دفترِ دانائے خود حرفے چند کہ دلپذیرِ آہو باشد۔ باز گفت۔ و زاغ نیز سخنانِ دوستانہ ادا کرد ÷ آہو از گفتارِ اینہا میلِ صحبتِ ایشاں نمود۔ و بخود قرارِ ہمراہی داد ÷ یاراں بہ نصیحت ہائے دوستانہ گفتند۔ کہ ازیں چراگاہ قدم بیروں منہ ÷ آہو قبول نمودہ در آں مرغزار مقام گرفت۔ و با یکدیگر بسر بردندے۔ و چشمۂ بود۔ کہ آنجا جمع شدندے ÷ روزے زاغ و موش و سنگ پشت بجائے مذکور فراہم آمدند۔ و انتظارِ آہو مے کشیدند ÷ چوں زمانے گذشت۔ کہ آہو نیامد۔ اندوہناک گشتند ÷ آخر بر آں قرار یافت۔ کہ زاغ پرواز نماید۔ و از احوالِ یارِ غائب خبرے آورد ÷ اندک زمانے نہ گذشتہ بود۔ کہ زاغ سراسیمہ و پریشاں آمدہ باز نمود۔ کہ آہو را بستۂ دامِ بلا دیدم ÷ سنگ پشت موش را گفت۔ کہ کار از من و زاغ گذشتہ است خلاصئ او جز بیارئ تو امید نتواں داشت۔ بشتاب۔ کہ وقت مے گذرد ÷ موش بہ رہنمونئ زاغ نزدیکِ آہو شد۔ و بہ بریدنِ بند آہو مشغول شد ÷ دریں میاں سنگ پشت رسید۔ و از گرفتارئ یار اظہارِ تنگدلی نمود ÷ آہو گفت۔ اے یار! آمدنِ تو دریں جا دشوار تر از واقعۂ من است ÷ اگر صیاد رسد۔ و موش بندہا بریدہ باشد۔ من بتک پا جاں برم۔ و زاغ بپرد۔ و موش در کنجِ سوراخ پنہاں شود۔ امّا

تُرا نہ دشتے بریدن نہ پائے گریختن + ایں چہ تعارُف
بُود – کہ کردی ؟ سنگ پُشت گفت – اے رفیق ! نیامدن را
چگونہ روا داشتیم – و زندگانی بے دوستاں چہ کار آید ؟
دریں سخن بُودند – کہ صیّاد از دُور پدید آمد – و مُوش از
بند بُریدن فارغ شُدہ – آہُو بجست – و زاغ بپرید – و
مُوش بہ سُوراخ فرو رفت – و سنگ پُشت ہمانجا بماند +
صیّاد رسیدہ دام آہُو بُریدہ یافت – و چپ و راست
نگریستن گرفت – کہ آیا ایں دام را کہ بُرید ! نظرش
بر سنگ پُشت اُفتاد – با خُود گفت – اگرچہ ایں متاعِ
مختصر عوضِ آہُوئے جستہ نمے تواند شُد – امّا تہی دست
باز گشتن ناموسِ صیّادی را زیاں دارد – فی الحال او را
بگرفت – و در توبرہ افگندہ رُوئے بہ شہر نہاد + رفیقاں
بعد از رفتنِ صیّاد جمع شُدند – و معلُوم شُد – کہ سنگ پُشت
بشکنجۂ بندِ صیّاد است + فریاد از نہادِ ایشاں بر آمد – و
ہر کدام در ماتمِ جُدائی سخنانِ درد آمیز مے گفتند – تا
آنکہ آہُو رُوئے بہ زاغ کردہ گفت – اے برادر ! گریہ
و زاری بکار نیاید + سزاوار آنست – کہ چارہ اندیشیم –
کہ بداں یارِ خُود را خلاص کنیم + مُوش گفت – اے
آہُو ! مرا حیلۂ بہ خاطر رسیدہ است – کہ تو از
پیشِ صیّاد در آئی – و خُود را شکستہ و اندوہگیں
وا نمائی – کہ گویا بتو زخمے رسیدہ است – و زاغ باید
کہ بر پُشتِ تو نشستہ چناں وا نماید – کہ قصدِ چشمِ
تو دارد + ناچار چُوں چشمِ صیّاد بر تو اُفتد – دل بر گرفتن

تو خوش کند - سنگ پشت را مع رخت بر زمین نهاده
روے بر تو آورد + هرگاه که به نزدیک تو آید -
لنگاں لنگاں از وے دور مے رو - نه آنچناں که
از تو نا امید شود - و نه آنچناں که بر تو دست یابد -
زمانے دراز او را بخود مشغول گردانی + شاید که من
سنگ پشت را خلاص داده گریزانیدن توانم + یاراں
بر تدبیرِ او آفرین کردند + آهو و زاغ به هماں نوع
که قرار یافته بود - خود را به صیاد نمودند + صیادِ خام طمع
چوں آهو را دید - که لنگاں لنگاں مے رود - و زاغ
قصدِ چشمش مے کند - گرفتنِ آهو را بخود قرار داده
توبره از پشتِ خود نهاد - و در پئے او شد + موش
در ساعت بندِ توبره برید - سنگ پشت را خلاص نمود -
و پس از زمانے دراز که صیاد از جستجوے آهو
بتنگ آمده مانده شده بر سرِ توبره آمد و سنگ پشت
را ندید - و بندهاے توبره بریده یافت - اندیشه و فکر
برو غالب آمد - که آنچه من مے بینم - اگر با کسے بگویم -
باور نکنند + مگر آنچه در افسانه ها از جن و پری نشاں
مے دادند - راست بوده است - ایں زمین پریاں و آرامگاهِ
دیواں است - به طمعِ جانورانِ ایں صحرا دیگر خود را
نباید آورد + پس صیاد توبره پاره پاره و دام
گسیخته برداشت - و روے بگریز نهاد - و نذر کرد -
که اگر بسلامت از آں بیاباں بیروں رود - دیگر زینهار
صحرا پیرامونِ خاطرِ خود نگزارد - و دیگر صیاداں را نیز

ازیں آمد و شدِ آں دشت باز داشت + چوں صیاد برگزشت یاراں جمع آمدند - و شکرِ الٰہی بجا آوردہ خوش وقت بہ آرام گاہِ خود شتافتند - و بہ برکتِ یک جہتی روزگار بہ آسایش گزشت +

ایمن نہ بودن از فریبِ دشمناں

رائے دابشلیم بیدپائے برہمن را گفت - کہ شنیدم داستانِ دوستانِ یکدل + اکنوں مے خواہم - کہ باز گوئی از حالِ دشمنانِ دوست روے و آشنایانِ بیگانہ خوے + برہمن گفت :-

حکایت - در ولایتِ اُجّین بہ کوہے بلند درختے بزرگ بود پُر شاخ و برگ - ہزار زاغ بیش در آں آشیانہ داشتند - و آں زاغاں را ملکے بود فیروز نام + شبے پادشاہِ بوماں کہ او را شب آہنگ گفتندے - با لشکرے انبوہ شبخوں بر زاغاں زد - و بہ فیروزی برگشت + روزِ دیگر ملکِ زاغاں لشکرِ خود را فراہم آوردہ گفت - شبخونِ بوماں و دلیریِٔ ایں شوماں دیدید ؟ و ازیں دشوار تر آں است - کہ چوں راہِ خانۂ ما و فیروزیِٔ خود را دانستہ اند - باز دست بُردے دشوار تر نمایند + در میانِ ایشاں چہار زاغ بودند - ملکِ زاغاں اعتماد بایشاں مے کرد + پرسید - کہ دریں کار چہ اندیشہ باید کرد ؟ یکے گفت - اے ملک ! پیش از ما دانشوراں گفتہ اند - کہ چوں کسے برابریِٔ دشمنے نتواند کرد - از

خان و مان و دل باید برداشت - کہ بر جاے خود ماندن خطرے است بزرگ - خاصہ بعد از ہزیمت + ملک روے بہ دیگرے آورد - کہ تو درین کار چہ اندیشیدہ ؟ گفت - بہ یک حملۂ دشمن از جاے رفتن و وطن چندین سالہ گذاشتن از مردانگی نباشد - سزاوار چنان است - کہ استعدادِ جنگ نمائیم + ملک خردمندِ سوم را پرسید - کہ راے تو چیست ؟ او گفت - اگر بہ خراج گرفتن از ما خوشنود شوند - قرارِ صلح دہیم - و خراجے فرستیم - و از بیم ایشان ایمن گردیم + چون نوبت بہ ہوشمندِ چہارم رسید - او وزیرے بود دانا و کار شناس نام داشت + ملک بہ او گفت - کہ مرا بر خردِ تو اعتمادِ تمام است - بگوے تا چہ کنیم - تا آنکہ کار بہ طریقِ دیگر سامان گیرد ؟ زیرا کہ ایشان پُر زور تر اند و دلیر و توانا - اکنون بہ آہستگی چارۂ کار باید جست + بیت

بہ شمشیرے یکے تا صد توان کشت
بہ راۓ لشکرے را بشکنی پشت

گفت - مے خواہم - کہ بعضے از سخنان در خلوت بہ عرض رسانم + یکے از اہلِ مجلس گفت - اے دانا ! فائدۂ مشورت آن است - کہ ہر کس از خردمندان سخنے گوید - باشد کہ تیرِ فکرِ یکے بر نشانہ افتد - و مشورت جمع کردن دانش ہاشت - پس سببِ آنکہ سخن را بخلوت خانہ حوالہ مے کنی - چیست ؟ گفت - راز ہاے سلطنت چون کارہاے عرفی و معاملہ ہاے رسمی نیست - کہ با ہر کس

توان گفت + گفتم - که اهلِ مشورت همه خیر اندیش و
دولتخواه اند - از دوستانِ دوستان چگونه خاطر جمع گردد ؟
بر تقدیرے که خاطر هم از ایشان جمع شود - تو چه
دانی - که درین نزدیکیِ مجلس سخن چینے که گوش بر آواز
باشد - ننشسته ؟ تا هرچه بشنود - به دشمن رساند +
هشیار بوده - که ملک و پادشاهی بل حیات و زندگانی
به آشکارا کردنِ رازے داده اند + پس رازِ خود را
با هیچ کس نه باید گفت + امیر پرسید - که نهان داشتنِ
راز به چه نوع باید ؟ کار شناس گفت - که در پنهان
داشتن چندان مبالغه نماید - که گویا خود محرمِ آن نیست +
ملک ازین سخن روے بخلوت نهاد - و کار شناس را
طلبیده اوّل پرسید که سببِ دشمنی درمیانِ ما و بوم
چه بوده است ؟ گفت - در روزگارِ قدیم زاغے حرفے
گفته بود - و بومان را کینهٔ او هنوز در دل است +
امیر پرسید - که چگونه ؟
حکایت - گفت - که گروهے از پرندگان فراهم آمده
اتفاق نمودند - برینکه ما را پیشواے و امیرے باید - تا در
روزِ ماندگی امداد نماید + یکے نام براے پادشاهے مے برد -
و دیگرے ردّے ساخت - تا نوبت به بوم رسید + جمعے
اتفاق کردند بر آن که او را امیر گردانند - در ردّ و
قبولِ این سخن درمیانِ یک دیگر نزاعے شد - تا آنکه قرار
یافت بر آنکه دیگرے را که درین مشورت داخل نباشد -
از و پرسیده شد - هرچه گوید - به قبول [illegible] ناگاه از دور

زاغے پیدا نشد + گفتند - اینک شخصے کہ دریں مجلس نبود - ازو بپرسیم + صورتِ حال گفتند - و صلاحِ کار طلبیدند + زاغ جواب داد - کہ ایں چہ اندیشۂ نا درشت و سودائے محال است + بُوم شوم را با حکومت و سروری چہ نسبت - بازِ بلند پرواز را چہ افتادہ ؟ و طاؤسِ رعنا را چہ شدہ ؟ و ہمائے سعادت سایہ را چہ پیش آمدہ ؟ و عقابِ والا شکوہ را چہ بلا زدہ ؟ اگر تمامی ایں مرغاں ہلاک مے شدند - شائستہ آں بود - کہ مرغاں بے ملک روزگار را مے گزرانیدند - و ننگِ اطاعتِ بُوم را بر خود نمے پسندیدند - کہ او باوجودیکہ روے زشت - و دانشِ کوتاہ دارد - صفتِ تکبّر را نمے گزارد + گرفتم - کہ اینہا را چارۂ تواں ساخت - ایں را چہ علاج ؟ کہ از نورِ نیّرِ اعظم کہ حیات بخشِ عالم است - محروم گشتہ + زنہار ! کہ ازیں اندیشۂ نا درشت در گزرید - شما را درمیانِ خود امیرے معیّن باید کرد - کہ ہر مہمّے و حادثۂ کہ روے نماید - از روے خردمندی سر انجام نماید - چنانچہ آں خرگوش کہ خود را ایلچیِ ماہ ساخت - و بہ تدبیرِ درشت بلائے عظیم را از خود رفع کرد + مرغاں پرسیدند - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - سالے در ولایتِ فیلاں در جزائرِ زیر باد باراں نہ بارید + فیلاں از رنجِ تشنگی بے تاب شدہ پیشِ ملکِ خود بنالیدند + ملک حکم کرد - تا کار آگاہاں از برائے آب بہر جانبے شتافتند + ناگہاں بہ سرِ چشمۂ

رسیدند - کہ آں را چشمۂ ماہ مے گفتند + جائے ژرف
بود - آبے بے نہایت داشت - و برپیرامونئے اینہا ملکِ
پیلاں با جملۂ حشم و لشکریاں بہ آب خوردن سوئے
چشمہ رفت + بر حوالئ آں چشمہ خرگوشے چند خانہ
کردہ بودند - از آمد و شدِ پیلاں زحمتے بہ ایشاں رسیدن
گرفت - و پائمالِ پیلاں شدن گرفتند + روزے ہمہ
خرگوشاں بہ اتفاق پیشِ ملکِ خود رفتند - و گفتند -
تخت نشینی از بہرِ داد دادن است - نہ از برائے
شاد زیستن + اے ملک! دادِ ما بدہ - و انصافِ ما از
پیلاں بستاں + ملک گفت - کہ ایں آساں کارے نیست -
کہ سرسری در آں آغاز کنند + باید کہ ہر کہ درمیانِ
شما دانشے دارد - حاضر شود - تا مشورتے کردہ شود +
درمیانِ خرگوشاں تیز ہوشے بود بہروز نام + چوں دید -
کہ کار بہ ایں جا رسید - پیش آمد - و گفت - مرا بہ ایلچی گری
نزدیکِ پیلاں فرستید + ملک فرمود - بہ مبارکی باید رفت -
و خود مے دانی - کہ ایلچئ پادشاہ زبان او باشد + پس
بہروز از بارگاہِ ملک بیروں آمد و صبر کرد - تا آنکہ
شب شد - و ماہِ جہاں آرا عالمِ ظلمانی را نورانی ساخت -
روئے بہ جزیرۂ پیلاں آورد + اندیشہ کرد - کہ در
نزدیکئ آں ستمگاراں مرا بیم جان است + با ایں
کوہ پیکراں ملاقات نہ باید کرد - بجہتِ آنکہ غرور در سر
دارند - پرواے مسکیناں نمایند + بہتر آں مے نماید
کہ بر بلندی بر آیم - و پیغامے کہ دارم - از دور

بگزارم + اگر در محلِّ قبول اُفتد - زہے دَولت - و اگر کارے گر نیاید - بارے جاں بسلامت بُردہ باشم + پس بر بلندی رفت - و از دُور آواز داد - کہ من فرستادۂ ماہ ام + چوں ملکِ فیلاں آگاہ شد - ازو سخن پُرسید + بہروز جواب داد - کہ ایلچی ہرچہ گوید - برو گرفت نیست + اے ملکِ پیلاں! تو مے دانی - کہ ماہ میر بازارِ شب است - و نائبِ شہریارِ رُوز + اگر کسے خلافِ او اندیشد - و پیغامِ او بگوشِ ہوش نشنود - تیشہ بہ پاے خود زدہ باشد - و در ہلاکِ خود بہ دستِ خود کوشیدہ + ملکِ فیلاں از جا در آمدہ پُرسید - کہ مضمونِ پیغام چیست؟ بہروز گفت - ماہ فرمودہ است - ہرکہ بر توانائی و زبردستئ خود مغرور شود - و زیردستاں را بہ جور و ستم از پاے در آرد - خود را در گرداب ہلاک افگند - و تو بہ ایں غرور کہ از دیگر بہائم بزرگ ہیکلی - قصدِ چشمۂ من کردۂ - و لشکرِ خود را بدیں موضع آوردۂ - و تیرگئ تمام بہ آں آب رسانیدۂ - آیا تو ندانستۂ؟ کہ ہرکہ ایں جا آید - جاں بسلامت نبرد + من مہربانی در حقِ تو خیال کردہ بہ پیغامے آگاہ ساختہ ام - اگر سرِ خود گیری - بہتر - وگرنہ خود بیایم - و غارت بکشم - و اگر دریں پیغام شکّے داری - ہمیں ساعت بیا - کہ من در چشمۂ خود حاضرم + ملکِ فیلاں را ازیں سخن عجب آمد - و بسوے چشمہ رفت + عکسِ ماہ در آب دید + بہروز گفت - اے ملک! قدرے آب بردار - و روے

شُشستہ سجدہ بجا آر + باشد۔کہ ماہ در مقامِ ترحّم
آمدہ از تو راضی گردد + فیل خرطوم دراز کرد + چوں
بآب رسید۔ جنبشے در آب پدید آمد۔ و فیل را چناں
نمود۔کہ ماہ مے جنبد۔آواز داد۔کہ اے ایلچی! چوں
خرطوم در آب کردم۔ماہ از جاے رفت + بہروز گفت۔
آرے زود تر سجدہ کن۔تا قرار گیرد + ملکِ فیلاں قبول
کرد۔کہ دیگر آنجا نیاید۔و فیلاں را بہ حوالئے آں چشمہ
نیارد + بہروز ایں مژدہ بہ شاہِ خرگوشاں برد۔ و از
بلاہاے سیاہ ایمن ساخت + ایں داستاں براے آں آوردم۔
کہ درمیانِ شما زیرکے باید۔کہ کارے تواند ساخت۔ اگر
در ایں وقت زیرکے در مشاورتِ شما بودے۔ کے
گزاشتے۔کہ رقمِ شاہی بر نامِ بومِ شوم کشیدہ شدے +
پس پادشاہ باید۔کہ وفادار بود۔ و اگر نہ بہ رعایاے
بیچارہ آں رسد۔کہ از آں گربہ بہ کبک و تیہو رسید +
مرغاں پرسیدند۔کہ چگونہ ؟

حکایت۔ زاغ گفت۔من در دامنِ کوہے بر درخت
آشیاں داشتم۔ و در ہمسایگئ من کبکے وطن داشت۔
و مرا بہ دیدارِ او خرمی حاصل بود + ناگاہ غائب شد
و بر آں زمانے دراز گزشت۔ چنانکہ گماں بردم۔کہ او
ہلاک شد + بعد ازاں تیہوے آمد۔ و در آشیانۂ او
قرار گرفت + چوں یک چندے بر آں حال بگزشت۔
کبک باز آمد۔ دیگرے را دید۔ گفت۔ جاے من
خالی کن + تیہو گفت۔حالا خانہ در تصرفِ من است۔

اگر حقّے داری - ثابت کن + کار بہ ستیزہ انجامید + چندانکہ من اسباب صلح انگیختم - بجائے نہ رسید - و مقرر شد - کہ رجوع بہ حاکمے عادل نمایند + کبک گفت - دریں نزدیکی گربہ ایست پرہیزگار - خدا ترس - آزارِ جاندارے ازو ہرگز نے آید - نزدیکِ او باید رفت - تا کار بہ آخر رساند + ہر دو راضی شدہ پیشِ او رفتند - و من در پئے ایشاں رواں گشتہ خواستم - کہ احوال را نظارہ کنم + گربہ را چوں چشم بر ایشاں اُفتاد - چوں سالوساں سر بہ سجدہ زہادہ ماند + کبک و تیہو از کردارِ او در تعجب شدہ در توقّف ماندند - تا آنکہ سر از سجدہ برداشت - کبک و تیہو دعوے بعرض رسانیدند + گربہ گفت - اے جواناں! پیری در من اثر کردہ است - و چشم و گوش و دیگر حواس را ضعفے تمام پیدا شد - نزدیک تر آئید - تا من از سخنِ ہر دو آگاہ شدہ حکم توانم کرد - تا فارغ البال پیشتر آمدند - بہ یک حملہ ہر دو را بگرفت - و معدہ را از گوشتِ لذیذِ ایشاں برگ و نوا داد + ایں داستاں برائے آں آوردم - تا معلوم شود - کہ بر بے وفایاں اعتماد نشاید + کارِ بوم شوم ہموارہ فریب و نفاق است - و بر عیبہائے او ہمہ عالم را اتّفاق + مرغاں از شنیدنِ ایں سخن یک بار از آں کار باز آمدہ عزیمت برداشتن بوم را بامیری فسخ کردند - و آں بوم نابکار زاغ را گفت - کہ اے سیاہ کردۂ بے شرم! مرا بہ سیر کینہ آوردی + بعد ازیں درمیانِ ما و تو

تخمِ دُشمنی کاشتہ شُد - کہ بیخ او از زمین گزشت - و
شاخ او بہ آسمان رسید + زاغ از گفتۂ خود پشیمان
شُدہ با خود مے گُفت - عجب کارے نا دانستہ پیش گرفتم -
و برائے خود دُشمنانِ ستیزہ خُوے بر انگیختم - مرا با نصیحتِ
مُرغان چہ کار بُود + زبان را بہ شکلِ تیغ آفریدہ اند -
بے ضرورتے از نیام کام بر آوردن گلوے خود بُریدن
است - و سر خود باختن + این بُود باعثِ دُشمنی میانِ
ما و بُوم + ملک گُفت - اَے کار شناس ! اکنوں اندیشۂ
کارِ لشکریانِ ما کہ سوختۂ نائرۂ ستمِ بُوماں شُدہ اند -
چگونہ خیال کردۂ ؟ کار شناس گُفت - آنچہ وزیرانِ
روشن رائے از جنگ و صُلح و گزاشتنِ وطن و قبُول
کردنِ باج و خراج گُفتند - ہیچ کدام پسندیدہ نیست -
کارہا کہ بہ راستی ساختہ نشود - بہ حیلہ پیش باید بُرد -
چُنانچہ بعضے دُزداں گوسفندے از دستِ زاہدے بہ حیلہ
بیروں آوردند - ملک پُرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گُفت زاہدے گوسفندے فربہ خریدہ رسنے
در گردنِ او بستہ بجانبِ صومعۂ خود مے کشید - و در
راہ طائفۂ دُزداں گوسفند را دیدہ چشمِ طمع بر کُشادند +
ہر چند در بابِ گرفتنِ آں سعے نمودند - صورت نہ بست +
آخر رائے ہمہ بہ حیلہ قرار یافت + پس یک کس از آنہا
پیش آمد - و گُفت - اَے پیر ! این سگ را از کجا
آوردی ؟ دیگرے بر و گزشت - و گُفت - این سگ را بکجا
مے بری ؟ سوم گُفت - اَے پیر ! مگر سبیلِ شکار داری -

که سگ بدست گرفته؟ دیگرے از عقب آمده پرسید-
که این سگ را بچند خریده؟ یکے مے گفت - این
سگِ شبان است + یکے طعنه مے زد - که این مرد در
لباسِ پرهیزگاران است - چرا دست و جامه بدین سگ
آلوده مے سازد - دیگرے مے گفت - که زاهد این سگ را
براے خدا پرورش خواهد کرد + از بسیاریِ سخن شکّے
در دلِ زاهد پدید آمد - گفت - که فروشندهٔ این جانور
جادوگرے بوده - که به چشم بندی سگ را در نظرِ من
گوسفند نموده + همان دم زاهد دست از گوسفند باز داشت-
و جانبِ فروشنده روان شد + دزدان گوسفند را گرفته
به خانه بردند - و کارد بر گلوے او راندند + زاهد را
از فریبِ ایشان هم گوسفند از دست رفت و هم زر+
این داستان براے آن آوردم - که ما را نیز طریقِ
حیله گری پیش باید گرفت + ملکِ زاغان گفت - بیار-
آنچه داری - تا بدان عمل کنم + کار شناس جواب داد -
که من خود را فداے این کار خواهم کرد + هلاکِ یک کس
که موجبِ بقاے جمعے کثیر باشد - عینِ صلاح است +
مصلحت در آن مے بینم - که ملک در مجلسِ عام بر من خشم
کند - و بفرماید - تا پر و بالِ من بکنند - و خون آلوده
و زخم زده در زیرِ همین درخت که آشیانهٔ ما ست-
بیفگنند - و ملک با تمامی لشکر برود - و فلان جا مقام
فرموده منتظرِ آمدنِ من باشد - تا من دام حیله در راهِ
ایشان انداخته بیایم + پس ملک از خلوت خشم آلوده

بیرون آمد + تمام لشکر انتظار داشت - تا از خلوتِ شاه و وزیر چه جلوه دہد + چوں ملک را خشمگین یافتند - سر ہا در پیش افگندہ اندیشناک شدند + ملک فرمود - تا کارشناس را پر و بال بر کندند - و سر و پایش خونین ساختہ در زیر انداختند - و خود بہ لشکر و حشم از موضعے کہ قرار یافتہ بود - رواں شد + تا ہنگام شام ملکِ بوماں دریں اندیشہ کہ چوں زاغاں را شکستہ بال ساختہ ام - اگر امشب دیگر شبخونِ ما بر ایشاں مے رسد - کار تمام مے شود - بر شبخون قرار دادہ بہ وطن گاہِ زاغاں رواں شدند + چوں لشکرِ بوماں رسید - نہ از زاغاں اثرے بود و نہ خبرے + کارشناس زیرِ درخت بر خود مے پیچید - و نرم نرم نالہ مے کرد + بومے آوازِ نالۂ او شنیدہ بہ ملک باز گفت - ملک با محرمے چند کہ مقربانِ درگاہِ او بودند - بر سرِ او آمدہ پرسید - کہ کیستی ؟ و حالِ تو چیست ؟ کارشناس نامِ خود و نامِ پدر باز گفت - و منصبِ وزارتِ خود عرض نمود + ملکِ بوماں پرسید - کہ وزیرِ یا تدبیر تو بودی - بہ چہ گناہ خراب شدی ؟ کارشناس گفت - صاحب در حقِ من بد گماں شد - و حاسداں وقت یافتند - بہ تہمت مرا بدیں حال رسانیدند + ملک پرسید - کہ موجبِ بد گمانی چہ بود ؟ گفت - ملکِ ما بعد از شبخونِ شما وزیراں را طلبیدہ - و چارۂ کار پرسید - نوبت بمن رسید - گفتم - ما را بہ لشکرِ بوم طاقتِ برابری نیست - و بہ بخت بلنداں در افتادن از

پایۂ خود بر افتادن است۔ صلاح کار آن است ۔ کہ ایلچی فرستیم ۔ و درِ صلح زنیم + ملکِ ما متغیر شد و گفت ۔ ایں چہ سخن است ۔ کہ مے گوئی ؟ مرا از جنگِ بوماں مے ترسانی ۔ من بارِ دیگر زبان بہ خیر خواہی کشادم و گفتم اے ملکِ ! از شاہراہِ صلح باز گرد ۔ دشمنِ قوی حال را بہ چاپلوسی رام تواں کرد ۔ نے بینی ۔ کہ گیاہ ضعیف بواسطۂ ملایمت از بادِ تند بہ سلامت رہید ۔ و درختِ بسیار شاخ بواسطۂ سخت روئی از بیخ برکندہ شود ؟ زاغاں از نصیحتِ من در خشم شدہ مرا تہمت کردند ۔ کہ تو بہ طرفِ بوم میل داری + ملک بہ قولِ دشمناں از من رو گردانید ۔ و بہ ایں حال کہ مے بینی ۔ گرفتار ساخت + ملک پرسید ۔ ہیچ فہمیدی ۔ کہ ایشاں چہ مے گفتند ؟ و بچہ قرار داد رفتند ؟ کار شناس گفت ۔ در خیالِ ایشاں چناں دیدہ ام ۔ کہ اندیشۂ جنگ بہ خاطر دارند ۔ و کارسازیِ نبرد مے نمایند + ملکِ بوماں بہ یکے از وزرا پرسید ۔ کہ کارِ زاغ چگونہ مے بینی ؟ گفت ۔ قتلِ او را غنیمت باید شمرد ۔ کہ دریں اخگرِ نیم افسردہ آتشے مے بینم ۔ کہ فرو نشاندنِ شعلۂ آں از محالات است + کار شناس بہ دردِ دل بنالید و گفت ۔ بیت

مرا خود دلِ دردمند است و ریش
تو ریزم نمک بر جراحت مریش

ایں سخن در بابِ بوماں اثرے کرد ۔ و روے از و باز گردانید ۔ و دیگرے را پرسید ۔ کہ تو چہ مے گوئی ؟

گفت - من در کشتنِ او هیچ نگویم - که اہلِ مروّت چوں دشمن را شکستہ و بے چارہ بینند - احسان نمایند - بہ زنہار آمدہ را اماں باید داد - و از پا اُفتادہ را دست باید گرفت - و بسا کارہا مردم را بر دشمن مہرباں گرداند + بعضے صورتہا باشد - کہ بدیدنِ آں بر دشمن جز بخشایش سزاوار نباشد - حالِ ایں زاغ ہم از آں قبیل است + ملک وزیر سوّم را پرسید - کہ رائے تو دریں قضیّہ چہ حکم مے کند؟ گفت - بہتر آن است - کہ ملک لباسِ زندگانی ازو بر نکشد - خلعتِ اماں دادہ تربیت او فرماید - تا او نیز قدرِ جاں بخشی شناختہ طریقِ اخلاص پیش گیرد - و خردمنداں در آں کوشیدہ اند - کہ گروہے را از میانِ دشمن بیروں آرند - و سنگِ تفرقہ در جمعیّتِ ایشاں انداختہ بہ ہر حیلۂ کہ توانند - دو گروہ سازند - کہ تخالفِ سخنِ دشمناں موجبِ فراغِ خاطرِ دوستاں باشد - چنانکہ خلافِ دزد و دیو سببِ جمعیّتِ خاطرِ زاہد شد - ملک پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ پارسائے پاک سیرت صبح و شام بعبادت مے گذرانید - یکے از مریدانِ صادق گاؤ میشے جواں و فربہ و شیردار بر سبیلِ نذر پیشِ شیخ آورد + دزدے از آں آگاہ شدہ روے بہ عبادت خانۂ پارسا نہاد - و با دیوے دو چار شد + دزد پرسید - کہ تو کیستی؟ و کجا میروی ؟ جواب داد - کہ دیوم - و پیشِ فلاں پارسا مے روم - کہ دکانِ ما شکستہ و بازارِ خود را گرم

کردہ است + مے خواہم - کہ اگر فرصتے یابم - او را
ہلاک کنم - اکنوں باز گوے - کہ تو کیستی ؟ دزد گفت -
من مردِ عیّار پیشہ ام + و شب و روز در آں اندیشہ کہ
مالِ کسے ببرم + حالا مے روم - کہ ہماں پارسا گاؤ پیشے
فربہ دارد - آں را دزدیدہ بکار برم + پس با یکدیگر
شبانگاہ بخانۂ زاہد رسیدند + پارسا و گاؤ پیش قدرے
چشم گرم کردہ بودند - دزد اندیشہ کرد - کہ اگر دیو قصدِ
کشتنِ او کند - شاید فریاد برکشد - و مردم آگاہ شوند -
گاؤ پیش از دست رود + دیو نیز در فکر افتادہ - کہ
اگر دزد گاؤ را از خانہ بیروں کند - تواند بود - کہ
پارسا از آوازِ دزد بیدار شود - و کشتنِ او در توقّف
افتد + پس دزد را گفت - کہ مہلتے دہ تا پارسا را بکشم -
آنگاہ تو گاؤ را ببر + دزد گفت - تو توقّف کن - تا من
گاؤ را ببرم - آنگاہ تو او را بکش + ایں خلاف درمیانِ
ایشاں بجنگ کشید + دزد آواز داد - کہ اینجا دیو است -
مے خواہد کہ ترا بکشد + دیو نیز فریاد برداشت - کہ
اینجا دزدے است - مے خواہد - کہ گاؤِ ترا ببرد + پارسا
بیدار شد - و خروش در گرفت + ہمسایگاں در آمدند -
آں ہر دو بگریختند - و نفس و مالِ پارسا بسببِ خلافِ
دشمناں بسلامت ماند + بیت

چو در لشکرِ دشمن افتد خلاف
تو چرا تیغ باید کشید از غلاف

چوں وزیرِ سوم سخن بہ آخر رسانید - وزیرِ اوّل

بر آشفت و گفت - من مے بینم - کہ این زاغ شما را به افسوں فریفتہ کردہ است + مبادا کہ از سخن این مکّار فریب بخورید - و بہ شعبدۂ او کہ بوئے خوں ازو مے آید - از راہ بروید + ہر دشمن کہ بسبب دوریئے راہ قصدِ او نتواند کرد - اوّل خود را نزدیک گردانَد - و باتّفاق و مدارا خویش را محرم نماید - و چوں از کارہا آگاہ شد - فرصتے طلبد - و کینۂ خود بکشد + زاغ گفت اے یارِ دل آزار چنیں سخنے کہ بمن رسیدہ بحیلہ چہ مناسبت دارد ؟ ہمہ کس مے داند - کہ این محنت جز پاداشِ مخالفتِ من با زاغاں نبودہ است + وزیر گفت - کہ دیدہ و دانستہ بہ این حال خود را در دادۂ + بسیار کس بودہ - کہ جہتِ ہلاکِ دشمن خود را در گرداب ہلاک انداختہ اند - چنانکہ آں بوزنہ خود را بکشتن داد - انتقامِ یاراں حاصل کرد + ملکِ بوماں پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ جمعے از بوزینہ ہا در جزیرۂ وطن داشتند - کہ میوہائے تر و خشک درو بسیار بود + یک روز خرسے بر ایشاں گذشت - و با خود گفت - روا باشد کہ من بہ صد ہزار محنت سر خارے با بیخ گیاہے بدست آرم - و این بوزینہ ہا درین گوشہ میوہائے تازہ بخورند + پس قصد کرد - کہ درمیانِ بوزینہ ہا در آمدہ جمعیّتِ ایشاں را برہم زند + بوزینہ ہا فریاد بر کشیدند - و ہزار بوزینہ ہجوم کردہ خرس را بہ ضرب پراگندہ ساختند + خرسِ خام طمع

بزحمتِ تمام از میانِ بوزینه ها بجست - و خود را بکوهستان
رسانید + و نعره و خروش برآورد - همجنسانِ او گرد آمدند -
و واقعهٔ حال پرسیدند + خرس دردمند واقعهٔ خود را باز
راند - و گفت زهے بے ناموسی - که خرسِ قوی هیکل را
بوزینهٔ ضعیف پیکر بدین حال رساند ! صلاح آن است -
که همداستان شده اتفاق نمائید - تا به یک شبخون روزگارِ
زندگانیِ ایشان تیره سازیم + آخر شبے خرسان از کوه
فرود آمدند - و روے به جزیرهٔ بوزینه ها نهادند + قضا را
ملکِ بوزینه ها با جمعے از اعیانِ دولت به تقریبِ شکار آن
شب در صحرا مانده بود - و بوزینه هاے دیگر از هجومِ دشمن
غافل + هر یکے در منزلِ خود آرمیده - که خرسان یکبار
بر آنها ریختند - تا بوزینه ها را خبر شود - بسیارے از آن
کشته شدند - و اندکے خسته و مجروح جان از آن ورطهٔ
خونخوار بر کنار بردند - خرسان چون بیشهٔ پر نعمت را
از دشمن خالی دیدند - طرحِ اقامت انداختند - و آن خرسِ
ستمدیده را بر خود امیر ساختند - و هر نعمتے که بوزینه ها
در چندین سال ذخیره نهاده بودند - به تصرفِ خود آوردند +
روزِ دیگر ملکِ بوزینه ها که ازین حال غافل روے بجزیره
نهاد - درمیانِ راه گروهے هزیمت خورده رسیده آغازِ
داد خواهی کردند + ملک از شنیدنِ این واقعه انگشتِ
حیرت به دندان گزیدن گرفت - و درمیانِ ایشان یکے بود
میمون نام به عقل و فراست آراسته - چون ملک را
حیران و سرگردان دید - زبانِ نصیحت بر گشود - که

بے صبری در بلاہا نہ شائستۂ دانشوران است + چارہ درین کار آن است - کہ صبر باید کرد - و بہ تدبیر درست علاج واقعہ باید نمود + ملک بوزینہ پرسید - کہ چارۂ ایں کار چگونہ تواں کرد ؟ میمون خلوتے طلبید - و گفت - میخواہم - کہ جانِ خود را باختہ و انتقامے برائے دوستانِ گرامی کہ از جاں گرامی ترند از دشمن بکشم - ملک بر فوتِ من دریغ نخورد - و از وفاداری یاد آورد + ملک گفت - ایں کار را چگونہ مے کنی ؟ میمون گفت کہ تدبیرے اندیشیدہ ام - کہ ایشاں را در بیابانِ مرد آزمائے بہ آتشِ سموم بسوزم + صلاح آن است - کہ بفرمائی تا گوشہائے مرا بہ دنداں برکنند - و دست و پائے من درہم شکنند - و شب بہ کنارِ گوشۂ کہ آرامگاہِ من بود - بیفگنند - و ملک با جمیع ملازماں در اطرافِ ایں صحرا پراگندہ شود - تا دو روز بگزرد - و صباحِ سوم روز بیایند - و در منزلہائے خود بفراغت بنشینند - کہ از دشمناں اثرے نخواہد بود + ملک فرمود - تا گوشہائے او را برکندند و دست و پایش درہم شکستہ بہ کنارِ بیشہ افگندند + میمون ہمہ شب نالہ مے کرد + ملک خرساں بہ سیر بیروں آمدہ بود - نالہ و زاریٔ او شنید - و دنبالۂ آواز رفت + میمون را بداں حال دید - باوجودِ سخت دلی بر وے رحم کرد - و پرسید + میمون بفراست دریافت - کہ پادشاہِ آں قوم است + آغازِ دعا و ثنا کرد - و گفت - کہ من وزیرِ پادشاہِ بوزینگانم - و بہ اتفاق بہ شکار رفتہ + شب چوں دریں معرکہ حاضر نبودم - روزِ دیگر خبرِ مقدمِ ملک یافتم + ملکِ

بوزینہ بواسطۂ اعتمادے کہ بر تدبیر من داشت - اِلتماس چارۂ این کار نمود - و من او را از رُوے نیکو خواہی گفتم - صلاح آن است - کہ بکرِ ملازمتِ ملک بندیم - و در سایۂ دولتِ او بگوشہ و توشہ بسازیم + ملک از سخنِ من بر آشفت + چوں دوم بار نصیحت کردم - بفرمود - تا من این ہمہ خواری کردند - و بقوم خود گفت کہ این از دوادارانِ پادشاہِ خرس است - حکم کرد - کہ در ہماں جزیرہ اش بیفگنید - تا بہ بینم - کہ چگونہ آنہا حمایت او خواہند نمود + این بگفت - و چناں از درد گریست - کہ ملکِ خرساں را نیز قطرہاے اشک بر زمیں اُفتاد + ملک گفت - حالا بوزینہ کجا ہستند ؟ جواب داد - کہ بیابانے است - کہ آں را مرد آزماے مے گویند - آنجا از ہر طرف لشکرے جمع مے کنند + زود باشد - کہ با سپاہِ خونخوار شبخوں آرند + ملکِ خرساں از جاے در آمد - و گفت - اے میموں ! مصلحت چیست ؟ میموں گفت - اگر مرا پاے بودے - جمعے را بے خبر بر ایشاں مے بردم + چہ کنم - کہ رفتن بدیں دشت و پے میسّر نیست + ملک گفت - من ترا بسہولت مے توانم برد - پس آواز داد - تا خیلِ سپاہ حاضر شدند + گفت - آمادہ باشید - کہ اِمشب بر دشمن مے زنم + ہمہ ساماں آمادہ کردند - و میموں را بر پشتِ خرسے بستہ رُوے براہ آوردند - تا بسر بیابانِ مرد آزماے رسیدند + میموں گفت - زود بشتابید - کہ پیش از دمیدنِ صبحِ روزگار را بر ایشاں سیاہ کنم +

خراساں بشوقِ تمام قدم در آں بیاباں نہادند ۔ و بپاے خود بہ میدانِ اجل در آمدند + روز روشن شد ۔ و از بوزینگاں اثرے پیدا نگشت + میموں ہمچناں برفتن شتاب مے کرد ۔ و بہ افسون و افسانہ ایشاں را مے فریفت ۔ تا وقتے کہ ہوا گرم شد ۔ و ریگ تفسیدن گرفت و سموم سوزندہ وزیدن + ملک روے بہ میموں کرد ۔ کہ ایں چہ بیابان است ۔ کہ از ہیبتِ آں دلہا در تاب و جگرہا کباب مے شود ؟ میموں گفت ۔ اے ستمگارِ دل آزار ! ایں بیابانِ اجل است + دل خوش دار ۔ کہ ہمیں سموم شما را خاکستر سازد + دریں سخن بودند ۔ کہ نفِ سموم رسید + ملکِ خراساں را با تمام سپاہ و بوزینہ را بر جاے خود بگداخت ۔ و یکے زندہ بیروں نیامد + روزِ سوم کہ وعدہ بود ۔ چوں ملکِ بوزینہ ہا با لشکرِ خود بجزیرہ آمد مملکت را از غبارِ اغیار پاک دید + ایں داستاں بداں آوردم ۔ تا ملک معلوم کند ۔ کہ کینہ داراں بہ جہتِ لذّتِ انتقام از سرِ جاں برخاستہ اند + ملکِ بوماں گفت ۔ ایں چہ بے مہری است ۔ کہ دردمندے را کہ بہ ہوا دارئ ما چندیں آزار رسیدہ باشد ۔ ما نیز در آزارِ او بکوشیم ؟ پس بفرمود تا آں زاغ را بعزّت برداشتند + وزیر گفت ۔ اے ملک ! چوں بہ سخنِ من التفات نکردی ۔ بارے زندگانی با او چوں دشمناں باید کرد ۔ و یک

بچشم زدن از فریب او ایمن نباید بود + ملک ازیں
نصیحت اعراض نمود - و زاغ در خدمت او بعزت تمام
مے زیست + روزے در مجلس عام گفت - ملکِ زاغاں مرا
بے موجب آزارے رسانیده است - تا کینۂ خویش ازو
نخواہم - قرار نگیرم - و تا من در صورتِ زاغاں ام بدیں مراد
نتوانم رسید - و از اہلِ روزگار شنیده ام - چوں مظلومے
در آتش بسوزد - ہر دعائے کہ در آں حالت کند - مستجاب
گردد + اگر رائے ملک پسند کند - فرماید - کہ مرا بسوزند +
در آں لحظہ کہ گرمیئ آتش بہ من رسد - از پروردگارِ
خود بخواہم - کہ مرا بومے گرداند - مگر بدیں وسیلہ بر آں
ستمگراں دست یابم + دریں مجمع آں بوم کہ در کشتنِ
کار شناس را اہتمام داشت - حاضر بود + ملک ازو پرسید -
کہ دریں سخن چہ مے گوئی ؟ وزیر جواب داد - کہ شعبده باز
است - فریب انگیختہ + ملکِ بوماں چنانکہ قاعدۂ دولت
برگشتہا باشد - نصیحتِ وزیرِ دانا نشنید + زاغ ہر روز
حکایتے دلپذیر و ہر شب افسانۂ بے نظیر مے آورد - تا
محرمِ خاص شد + ناگاه فرصتے نگاه داشتہ پیشِ زاغاں رفت +
فیروز شگفتہ خاطر شده پرسید - کہ اے کار شناس ! چہ
ساختی ؟ گفت در فلاں کوه غارے است - روزہا بوماں
در آں جمع مے شوند + در آں نزدیکی ہیزمِ خشک بسیار
است - ملک فرماید - تا قدرے از آں بر داشتہ بر درِ غار
جمع کنند - و من از منزلِ شباناں کہ در آں نزدیکی است -
قدرے آتش بیارم - و بہ ہیزم افگنم - و ملک فرماید -

تا زاغاں پرہا را در جنبش آرند - تا آتش افروختہ گردد + ہر بوم کہ ازآں بیروں آید - بسوزد - و ہر کہ بیروں نیاید - از دود خفہ شود - و بمیرد + ملک را ایں تدبیر خوش آمد - و بہ ایں تدبیر بوماں را سوختند - و زاغاں را فتح مکرر دست داد + روزے بر زبانِ ملک گزشت - کہ اے کار شناس ! در صحبتِ بوماں مدتِ دراز چگونہ صبر کردی ؟ کار شناس گفت - مرد اگر صلاح کار در آں بیند - کہ بخدمتِ فرد فرے از خود بایدبسر برد - ہماں رائے پیش گیرد - تا بمقصود رسد - چنانکہ مارے مصلحتِ خود در آں دید - کہ خدمتِ غوکے اختیار کند - ملک پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ ضعفِ پیری در مارے اثر کردہ بود - بواسطۂ ناتوانی با خود گفت - کہ حالا بنائے کار بر کم آزاری باید نہاد - و ہر خواری کہ ازیں رہگزر رسد - بہ آں باید ساخت + پس بکنارِ چشمۂ رفت - کہ در آں غوکاں بسیار بودند - و ملکے در کار داشتند + مار خود را اندوہناک بر خاکِ راہ انداخت + غوکے بسرِ وقتِ او رسیدہ پرسید + کہ ترا بغایت غمگیں مے بینم - سبب چیست ؟ جواب داد - کہ سبب زندگانیٔ من شکارِ غوک بودہ است - و امروز واقعۂ پیش آمدہ کہ صید کردنِ ایشاں بر من حرام است - اگر بقصد خواہم - کہ یکے از ایشاں بگیرم - نتوانم + آں غوک رفت - و ملکِ خود را خبر کرد + پادشاہِ غوکاں متعجب شدہ نزدیکِ مار آمدہ

پرسید - کہ بچہ سبب بایں حادثہ بر تو رسیدہ؟ مار گفت - کہ
قصدِ غوکے کردم - و او از ترسِ من گریخت خود را در خانۂ
پارسائے افگند - از عقبِ وے بخانہ در آمدم - خانہ تاریک
بود - و پسرِ پارسا خفتہ + انگشتِ بزرگِ پایے او بمن رسید
پنداشتم غوک است - از حرص دندانے برو فرو بردم -
و او بر جائے خود سرد شد + پارسا خبر یافت - از سوزِ
فرزند قصدِ من کرد + من روے بصحرا نہادم + شتابان
میرفتم - و پارسا در عقب نفریں مے کرد و مے گفت -
کہ از پروردگار مے خواہم - کہ ترا خوار و بے مقدار
گرداند - و مرکبِ ملکِ غوکاں سازد - و ہرگز قادر
نشوی بر خوردنِ غوکاں - مگر بہ رسمِ تصدق آنچہ ملک
بتو دہد + اکنوں دعاے او مستجاب شدہ است -
بہ ضرورت بایں جا آمدہ ام - تا ملک بر من سوار گردد -
و بحکمِ آسمانی راضی شدہ ام + ملکِ غوکاں شرفِ روزگار
خود دانست + ہموارہ برو مے نشست - و فخر مے کرد -
و بر ابنائے جنس بزرگی مے جست + چوں یک چندے
بریں گذشت - مار بعرض رسانید - کہ زندگانیِ ملک دراز
باد! مرا از قوتِ طعمہ چارہ نیست - تا بداں زندہ مانم -
و ایں خدمت را بپایاں برم + ملک گفت - ہمچنیں است -
کہ مے گوئی - مرا از مرکب گزیر نیست - و مرکب را
بے قوت قوت نتواند بود - پس ہر روز دو غوک برائے
راتبہ مقرر ساخت - کہ چاشت و شام بکار برد - و
چوں در آں زبونی منفعتے بود - از آں عار نمے داشت +

و این داستان برای آن آورده ام - که من نیز صبر میکردم -
و خواری مے کشیدم - نظر بر آنکه هلاکِ دشمنان و صلاح
دوستان در آن بود + ملک گفت - ایشان از ما این قدر
حساب نداشتند - چه ما را ضعیف و ناتوان شمرده + کارشناس
گفت - که چهار چیز است - که اندکِ او را بسیار باید
پنداشت + اول آتش - که اندکِ او را همان زیان است
در سوختن - که بسیار را + دوم وام - که شرم از قرض خواهان
در یک درهم همان است - که در هزار دینار + سوم بیماری -
که هر چند کم باشد - بے حضوری آرد + چهارم دشمن -
با آنکه زبون و خوار باشد - اما آخر کارِ خود بکند + شنیده
ام - که گنجشکے به آن زبونیِ حال از مارِ قوی هیکل کینهٔ
خود کشید + ملک پرسید - که چگونه ؟

حکایت - گفت - که دو گنجشک در سقفِ خانه آشیانه
ساخته بودند + وقتے ایشان را بچگان پدید آمدند - و هر
یک از مادر و پدر بجهتِ پرورشِ ایشان به طلبِ قوت
مے رفتند - آنچه حاصل شدے - در حوصلهٔ ایشان
مے ریختند + روزے نر بیرون بنگاه ماند + چون باز
آمد - ماده را دید - که به اضطراب گردِ آشیانِ خود
مے پرید - و فریادِ سوزناک ازو ظاهر مے شد + گفت -
این چه حال است ؟ جواب داد چه کنم ؟ که دمے غائب
شده بودم - چون بر گشته آمدم - مارے بزرگ دیدم - آمده
قصدِ بچهاے من کرده + گفتم - از آن انتقام بیندیش -
که من و پدرِ این فرزندان کمر بر آن بندیم - و بدانچه

توانیم - در ہلاکِ تو بکوشیم + مار بخندید و گفت -

بیت

دلیرے کہ او شیر را پے کند
ز ہیچوں توئے عاجزی کے کند

آں بیداد گر پنجاہے مرا خوردہ است - و ہم در آشیانہ خفتہ + گنجشکِ نر ایں سخن شنید - و دود از نہادش بر آمد - و از فراقِ فرزنداں آتشِ حسرت در جانش افتاد + دریں محل خداوندِ خانہ برائے سوختنِ چراغ فتیلہ را بہ روغن چرب کردہ روشن ساختہ + مے خواست - کہ در چراغداں نہد - گنجشک بپرید - و آں فتیلہ را از دستِ او گرفتہ برداشت - و بہ درونِ آشیانہ افگند + صاحبِ خانہ از بیمِ آنکہ مبادا آتش در سقفِ خانہ گیرد - زود بر بالائے بام بر آمد - و آشیانہ را خالی مے ساخت - تا آتش را فرو نشاند + مار از پیشِ شرارۂ آتش بجہد - و از بالائے بام آوازِ آدمی شنید - سر از سوراخ کہ جانبِ بام داشت - بیروں کرد + محض سر بر آوردن و سنگ بر سرش خوردن + ایں داستاں را فائدہ آں است - کہ مار دشمنِ خود را خوار داشت - و ازو حسابے نہ برد - عاقبت سرش بسنگِ انتقام کوفتہ شد + ملک گفت - کہ سیرتِ بوماں را در رزم و بزم چگونہ دیدی ؟ گفت - نہ اندیشۂ راست داشتند - نہ رائے درست - مگر آں یک تن - کہ رائے او بر کشتنِ من درست بود - امّا ایشاں از صاحبِ خود نصیحت باز نہ گرفتند +

دُور اندیشیِ آزادی از دُشمناں

راے دابشلیم بہ بید پاے برہمن فرمود - کہ اکنوں باز نماے - کہ ہرکہ بہ دامِ دُشمناں گرفتار گردد - چگونہ زیست نماید - برہمن گفت - اگر بحیلۂ دوست گرفتن یکے از دُشمناں خلاصیِ خود داند - فرو گزاشت نہ نماید - مگر اعتمادِ فراواں روا ندارد - چنانکہ موش و گربہ + راے پُرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - برہمن گفت - کہ در زیرِ درختے در سوراخ موشے بود تیز ذہن زود فہم - و در نزدیکیِ آں درخت گربۂ نیز خانہ داشت + روزے صیاد اندکے از گوشت بر رُوے دام بستہ باز کشید + گربۂ حریص را بوے گوشت گرفتارِ دام ساخت - و موش نیز در جستجوے روزی از سوراخ بر آمد + ناگاہ چشمش بر گربہ افتاد - نزدیک بود - کہ ہوش از سر رود + چوں نیک نگریست - او را بستۂ دامِ صیاد یافت + شکر بجا آورد - و چوں بجانبِ دیگر قصدِ رفتن نمود - راسوئے را دید - کہ در کمینِ او نشستہ است - رُوے بر درخت آورد - زاغے را دید کہ از بالاے درخت میلِ گرفتنِ او دارد + بخود اندیشیدہ کہ مرا ہیچ تدبیر درست تر ازیں نیست - کہ نزدِ گربہ روم - زیرا کہ آں چنانکہ مرا باو احتیاج است - او نیز بہ مددِ من محتاج + اُمید کہ بہ برکتِ راستی ہر دو از چنگِ اندوہ خلاص شویم + پس نزدیکِ گربہ رفت - پرسید -

کہ چہ حال داری ؟ گفت - چہ مے پرسی ؟ کہ تنگے دارم بشنیدِ بند مشقت ۔ موش گفت - اندوہ مدار - کہ سخنے دلپذیر دارم ۔ گربہ آرزوئے شنیدن کرد - موش گفت بدان - کہ ہمیشہ من بہ غم تو شاد بودہ ام - امروز در بلا شریکِ تو ام - خلاصِ خود را تدبیرے اندیشیدہ ام - کہ خلاصِ تو نیز در آن است ۔ بنگر - راسو عقبِ من در کمیں نشستہ و زاغ بالائے درختِ انتظارِ من مے برد ۔ ہر آئینہ ازیں دو دشمنِ جانی خلاص بیابم - و بہ اندک زمانے بندہائے ترا ببرم ۔ گربہ در فکر شد - و چپ و راستِ ایں سخن نگریست ۔ موش فریاد بر کشید - کہ اے دانا ! وقت مے گزرد ۔ تو ہم بہ حیاتِ من خوش باش - کہ رستگاریِ ہر یک از ما بحیاتِ دیگرے فرو بستہ است - چنانکہ بکوششِ کشتیباں کشتی بکنار رسد - و کشتیباں بہ پشتیِ کشتی کار کند ۔ پس گربہ دل بہ صلح نہاد و پرسید - کہ ما را چہ باید کرد ؟ موش گفت - چوں نزدِ تو آیم - باید کہ تعظیم بجا آوری مثلِ دوستاں - تا دشمنانِ بے بہرہ باز گردند ۔ پس بند از پائے تو بر دارم ۔ گربہ قبول نمود ۔ موش نزدیکِ گربہ شد - و گربہ دل جوئی نمود - و نوازشہا بجا آورد ۔ راسو و زاغ ازیں حال از شکارِ موش باز گشتند ۔ موش شادیہا نمود - و گسستنِ قیدِ گربہ بخاطر آوردہ بہ آں گرمی بندہا نے برید ۔ گربہ ازآنجا کہ دور بیں بود - ترسید - کہ موش بند نا بریدہ سرِ خود گیرد ۔ زبانِ دوستی بر کشود - و گفت - در وفائے

عہدِ کاہلی مے نمائی۔ و ہر کہ سر رشتۂ وفا از دست گزارد۔
بندِ بلا بر پاے دل نہادہ باشد + موش گفت ۔ مے دانم۔
کہ پیماں شکنی بہ بزرگاں نسبت ندارد۔ لیکن دوستاں
دو قسم اند۔ یکے آنکہ بے غرض رشتۂ دوستی استوار
ساختہ باشد۔ دوم آنکہ بغرضے طرح دوستی اندازند ۔
گروہِ اوّل را اعتماد را شاید۔ امّا از جماعۂ دوم خاطر جمع
نتواں گشت + تو از گروہِ دوم ہستی۔ من نیز دور اندیشی
بکار بردہ بندِ ترا بکشایم۔ و خود ہم از زیانِ تو ایمن
باشم + خیالِ من آن است۔ کہ بندہاے ترا ببرم۔ مگر یک
بندِ ترا کہ استوار ترین بندہا باشد۔ بگزارم۔ تا آنکہ ترا
اضطرابے بہم رسد۔ بمن نتوانی پرداخت۔ پس آں نیز
ببرم + گربہ دانست۔ کہ موش بفریب از راہ نخواہد رفت۔
راضی شد + موش بندہا آہستہ بریدن گرفت ۔ تا آنکہ
بندِ استوار را بحالِ خود گزاشت + چوں روز شد ۔ صیاد
پدید آمد ۔ و گربہ سراسیمہ شد + موش آں بندِ استوار را
ببرید + گربہ از بیمِ جاں بالاے درخت رفت۔ و موش بسوراخِ
خود خزید + صیاد نا امید بر گشت + پس از زمانے موش
سر از سوراخ بیروں کرد + گربہ را دید ۔ مے خواست ۔
کہ باز در سوراخ شود + گربہ آواز بر کشید۔ کہ از من چرا
مے ترسی ؟ شکرِ مہربانی ہاے ترا بکدام زبان ادا کنم ؟
موش از آنجا کہ ہشیار بود۔ گفت ہماں بہتر کہ درِ آشنائی
بر بندم ۔ و در گوشۂ تنہائی باشم + گربہ گفت ۔ ہر کہ
دوستے بدست آورد۔ و بآسانی از دست دہد۔ دوستانِ

دیگر از وَے نا اُمید شوند + مُوش جواب داد- ہرگاہ کہ دُشمنیٔ ذاتی باشد- دوستیٔ بغرض چہ کار آید- و ہر کہ با غیر جنسِ خُود در آمیزد- بدو آں رسد- کہ بداں غوک رسید + گُربہ پُرسید- کہ چگونہ ؟

حکایت- مُوش گُفت- کہ بر لب چشمہ بپایۂ درختے مُوشے خانہ گرفتہ بُود- و غوکے نیز در آں آب بسرمے نمُود- رُوزے بر لبِ آب آمدہ نغمہ سرائی آغاز نہاد + مُوش بر آں آوازِ دل خراش دلدادہ شُد و از خانہ بر آمدہ نشاطے میکرد- و سرے مے جُنبانید + غوک با او طرحِ آشنائی افگند + رُوزے مُوش با غوک گُفت- کہ چُوں تو در زیرِ آب قرار داری- اگر فریاد کُنم- از شورِ غوکانِ دیگر بگوشِ تو نمے رسد- چارۂ آں چیست ؟ غوک گُفت- حوالۂ ایں کار بر دِلِ دانائے تو است + مُوش گُفت- چُناں بخاطر آوردہ ام- کہ رشتۂ درازے پیدا کُنم- یک سرِ آں را بر پائے تو بندم- و سرِ دیگر را بر پائے خویش مُحکم کُنم- تا چُوں بر لبِ آب آیم- و رشتہ را بجُنبانم- از آمدنِ من آگاہ شوی- و اگر تو نیز بہ درِ خانۂ من تشریف آوری- مرا معلُوم شود + آخر بریں قرار داد از حالِ یکدیگر با خبر بُودند + تا آنکہ رُوزے مُوش بر لبِ آب آمد- تا غوک را طلب کُند + ناگاہ زاغے از ہوا فرود آمدہ مُوش را برداشت- و رُوے ببالا نہاد + چُوں رشتہ مُحکم بُود- غوک نیز از خانۂ خُود آوارہ شُد- و در ہوا سرازیر میرفت + مردُمان فریاد کردند- کہ زاغ بر خلافِ عادت غوک را ایں طور شکار

کردہ است - غوک فریاد کرد - کہ از شومیٔ مصاحبت
موش بدیں بلا گرفتار شدم * موش ایں داستان بر گربہ
خواند - و گفت - مرا ہرگز با تو اعتماد نباشد *

پاداشِ کارہا

رائے دابشلیم بہ بیدپائے حکیم گفت - اکنوں باز گوے
حالِ کسے را کہ برائے فائدۂ خود از زیانِ دیگراں
پرہیزد * بیدپائے فرمود - بسا است - کہ پاداشِ نیکی و
بدی در ہمیں جہاں بود * ہر کسے ہر تخمے کہ بکارد -
بسے در نگذرد - کہ برِ آں بردارد * مناسب ایں مقام
داستانِ شیرِ صفت شکن و مردِ شیر افگن است *
رائے پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - بیدپائے حکیم گفت - کہ در نواحیٔ حلب بیشۂ
بود - کہ در آں شیرے بر سریرِ فرماں روائی نشستہ ہموارہ
بخونِ ناحق ریختن مشغول بودے * سیاہ گوشے ملازمِ
درگاہ بود - از عاقبتِ کار اندیشیدہ میخواست - کہ ترکِ
ملازمت نماید * دریں فکر با خود گفتگوے داشت * ناگاہ
در کنارِ بیشہ دید - کہ موشے بکوششِ تمام بیخ درختے
مے بُرد - و درخت بزبانِ بے زبانی مے گوید - کہ اے
ستمگار! چرا در پیٔ بنیاد انداختنِ من کوشش مے نمائی؟
و موش گوش بزاریٔ او نہ نہادہ بہماں بریدن مشغول
بود - ناگاہ مارے دہن کشادہ از کمیں بیروں آمدہ و
بیک دم موش را فرو برد * مار از خوردنِ موش فارغ شدہ

در سایۂ درخت حلقه زده بود + خار پشتے در آمد و دُم
مار را بدهان گرفته سر در کشید + مار از غایتِ اضطراب
ہر ساعت خود را بر وے مے زد - تا آنکه ہمه تنِ او
به نوکِ خارِ خار پشت سوراخ سوراخ شد - به صد زاری
جاں بداد + چوں مار از کار بیفتاد - خار پشت سر بیروں
آورد - و آنکه لائقِ خوردنِ خود دانست از مار بخورد -
و باز سر در کشید - ناگاه روباہے گرسنه بدانجا رسید -
خار پشت را که لقمۂ چرب او بود - بداں صورت دیده +
دانست - که با وجودِ آزارِ خار از گُل مقصود بوئے بمشام
نتواں آورد + پس مکرے در کار کرد + خار پشت را
به پشت افگند - و قطرۂ از شاشۂ خود بر شکمِ او ریخت +
خار پشت بخیالِ آنکه باران است - سر از درون بیروں
آورد + محض سر بر آوردن - و جستنِ روباه و سرش
را بر کندن + آنچه خواست - ازو بخورد - و ہنوز روباه
از خوردن فارغ نشده بود - سگے از گوشۂ در آمد -
روباه را از ہم بدرید - و در گوشۂ بخفت + ناگاه پلنگے
پدید آمد - و سگ را از ہم درید - و ہنوز کار نا تمام
نکرده بود - که صیادے رسید - و خدنگِ دل دوز بجانب
پلنگ انداخت - چنانکه به پہلوے راستش آمد - و از
طرفِ چپ بیروں رفت - و صیاد به سبکدستی پوست از
تنش بر کشید + و در ہمیں زماں سوارے در رسید -
خواست - که پوستِ پلنگ را ازو بگیرد + صیاد بجنگ
پیش آمد - مردِ سوار بشمشیرِ آبدار سرِ او را جدا ساخت.

و پوستِ پلنگ را گرفته روے براه آورد + چند گام نه رفته بود - که اسپش بسر در آمد - و سوار بر زمین افتاد - و گردنش بشکست + این روے داد سیاه گوش را پندے تمام شده + اندیشهٔ جدائی از خدمت در دل آورد و بخدمتِ شیر آمد - و رخصتِ رفتن ازاں بیشه طلبید + شیر فرمود - که سببِ رفتنِ تو چیست ؟ سیاه گوش جواب داد - که اگر همتِ پادشاهانه پیمانے کند - که به هیچگونه شکستنِ آں بخاطر نگذرد - و تسلیِ من شود - به راستی وا نمایم + شیر او را اماں داد - و قول را بسوگندها استوار کرد + سیاه گوش گفت - اے ملک ! همواره نیتِ تو به آزردنِ جانوراں است - نه خود مے فهمی - و نه کسے داری - که سخنانِ نصیحت آمیز با تو بگوید - و ترا ازاں باز دارد + شیر ازیں سخن بر آشفت - لیکن چوں عهدے تازه بسته بود - ناچار صبر نمود - و گفت - چوں بر تو ستمے نمیرود - کناره کردنِ تو برائے چیست - سیاه گوش گفت - از دو جهت + یکے آنکه طاقتِ دیدنِ ظلم نیست - و هر وقت نمے گذارد - که نالهٔ ستم رسیدها بشنوم + دوم آنکه مبادا شومیٔ ایں کار به تو رسد - و من نیز به آتشِ تو بسوزم - شیر گفت - تو جهاں را ندیدهٔ - و تجربه نداری - شومیٔ کارِ بد از کجا دانستهٔ ؟ و خوبیِ پاداشِ کارِ نیک از که آموختهٔ ؟ سیاه گوش گفت - به رهنمونیٔ خردِ خدا داد ایں راز دانسته بودم - لیکن امروز مکافات و پاداش را بچشمِ ظاهر هم دیدم + پس قصهٔ موش و مار و خارپشت

و روباہ و سگ و پلنگ و صیاد و سوار کہ دیدہ بود ۔ باز نمود ۔ شیر از آنجا کہ غرور در سر داشت ۔ نصیحت سیاہ گوش را افسانہ پنداشت ۔ چوں سیاہ گوش دانست ۔ کہ افسانۂ من سودے نمے کند ۔ آہستہ بہ گوشۂ بیروں رفت ۔ شیر از غصہ در پئے جستنِ او رواں شد ۔ سیاہ گوش خود را در تہِ بوتۂ خارے پنہاں کرد ۔ شیر از و در گذشتہ دو آہو برہ دید ۔ کہ در آں صحرا بچرا مشغول بودند ۔ و مادرِ مہربان متوجہ حالِ ایشاں ۔ شیر قصدِ گرفتن ایشاں کردہ ۔ مادہ آہو فریاد بر کشید ۔ کہ اے ملک ! چشم مرا بہ فراقِ نورِ دیدہ گریاں مساز ۔ شیر زاریٔ او را گوش نہ کردہ آنہا را در ربود ۔ و طعمۂ خود ساخت ۔ مادہ آہو در غصہ مے دوید ۔ ناگاہ سیاہ گوش رسید ۔ و آغازِ نالہ کرد ۔ سیاہ گوش سخنانِ تسلی بخش درمیاں آورد ۔ و گفت غم مخور ۔ کہ در اندک زمانے پاداش ایں بہ شیر خواہد رسید ۔ قضا را شیر دو بچہ داشت ۔ در آں زماں کہ شیر قصدِ بچگانِ آہو کردہ بود ۔ صیادے بر آشیانۂ شیر بگذشت ۔ و ہر دو بچۂ او بکشت ۔ و پوست کشیدہ با خود برد ۔ و چوں شیر شکار کردہ بخانہ رسید ۔ بچگانِ خود را بداں گونہ افتادہ دید ۔ خروشے بر آورد ۔ کہ جاں دارانِ آں بیشہ را دل بر سوخت ۔ در ہمسایگیٔ شیر شغالے بود گوشہ نشین پرہیزگار ۔ بہ عزا پرسی نزدیکِ شیر آمد ۔ و گفت ۔ صبر پیش آر ۔ و زمانے دل با خود دار ۔ و گوش ہوش بگشا تا سخنے

چه از دفترِ الٰهی فرو خوانم - و اندکے از بیوفائیِ روزگار بے اعتبار بیان کنم + شیر به گوشِ هوش بشنو سخنانِ او را شنید - و اندکے تسلّی یافت + شغال چوں دید - که شیر از غفلت بر آمده در مقامِ شنیدنِ سخن است - دلیر تر پیش آمد و گفت - اے ملک! هر آغازے را آخرے قرار یافته است - و پس هر سودے زیانے آمده + شیر گفت - اے دانایِ روزگار! هر بدی که مے رسد - آں را سببے خواهد بود + بگو - که ایں بد از کجا به بچگانِ من رسید؟ شغال گفت - آں هم از تو به تو رسیده است + آنچه صیّادِ تیر انداز با تو کرده است - صد مثلِ آں تو با دیگراں کردهٔ + نیک باشد است قصّهٔ تو به آں هیزم فروش + شیر پرسید - که چگونه؟

حکایت - شغال گفت - در زمانِ پیشیں ستمگارے بود - که هیزمِ درویشاں با ستم خریدے - و به بهائے گراں بدستِ توانگراں فروختے - روزے هیزمِ درویشے گرفت - و نیمهٔ بها بداں فقیر داد + فقیر نالیدن گرفت + صاحبدلے برسید - و زبانِ نصیحت بداں ظالم بکشود + و آں ستمگر چوں مستیِ غفلت در سر داشت - روے در هم کشید - و بخانهٔ خود رفت + قضا را همان شب آتشے در انبارِ هیزمش افتاد - و از آنجا بخانهٔ او آمد + هر متاعے که داشت پاک بسوخت + بامداداں افسوس بر مالِ خود مے کرد - و میگفت - که ایں آتش از کجا در هیزمِ من افتاد؟ آں طالبِ رضائے الٰهی که دوش او را

نصیحت می کرد - لرزش باو افتاد - و گفت - ای ستمگارا!
هنوز نمیدانی - که آتش از دودِ دلِ ستم رسیده است -
ظالم را این سخن در دل گرفت - و از کارِ نکوهیدهٔ خود
در گذشت + ای شیر! این داستان برای آن آوردم -
تا بدانی - که آنچه به فرزندانِ تو رسید - پاداشِ آن است -
که با بچگانِ دیگران کردهٔ + شیر گفت - ای شغالِ دانا!
این را واضح تر باز گوی؟ شغال گفت - عمرِ تو چند
است؟ گفت - چهل سال + گفت - درین مدت چه
میخوردی؟ گفت - گوشتِ جانوران + شغال گفت - آن
جانوران که تو چندین سال از گوشتِ ایشان غذا ساخته
آیا پدر و مادر و خویش نداشته اند - که در غم این قضیهٔ
جان گداز فریاد و زاری کنند؟ اگر آن روز اندیشهٔ
اندوهِ خاطرِ آنها نموده از ریختنِ خون پرهیز میکردی -
ترا این روز پیش نمی آمد + شیر را سخنانِ شغال خوش
آمد - و دانست که عمرِ گرامی که از مستیِ جاه و همنشینیِ
خوشامد گویان در تبه کاری گذرانیده‌ام - افسوس که بهارِ جوانی
بخزانِ پیری مبدل شده است - رضای الهی بدست آورم +
پس از خوردنِ خون و گوشت باز ایستاد - و به میوه قناعت
کرد - چون شغال دید - که شیر به میوه خوردن در آمد -
و اگر همواره چنین نماید - آن بیشه بزودی از میوه
خالی شود - و آنچه روزینهٔ یکسالهٔ جانوران است - بیک
روز خورده میشود - بارِ دیگر پیشش آمد - و گفت -
ملک به چه مشغول است؟ شیر جواب داد - که بمیوه ها

خُشک و تر قناعت کردہ + شغال گُفت - نہ ایں چنین است - کہ ملک مے فرماید - بلکہ زبانِ خلق خالا بیشتر است + شیر گُفت - بہ چہ سبب ؟ شغال گُفت - کہ اگر میوۂ ایں بیشہ را بخوری در دہ روز تمام شود + جانورانے کہ خوراکِ یکسالۂ آنہا است - اگر از گرسنگی ہلاک شوند - وبالِ ایں بر گردنِ تو ماند - زود مکافاتِ آں بہ تو رسد - و من مے ترسم - کہ حالِ تو ہمچو حالِ آں خوک شود - کہ میوۂ بوزینہ را بزور گرفت + شیر گُفت - کہ چگونہ ؟

حکایت - گُفت - وقتے بوزینۂ بہ کنجِ بیشۂ قرار گرفت - و در آں بیشہ چند - درختِ انجیر بود + با خود اندیشید - کہ جاں دار را از روزی چارہ نیست و دریں بیشہ جز انجیر یافتہ نمے شود - اگر تمام انجیرہا خوردہ شود در زمستاں بے برگ و نوا باید بود + ہیچ بہ از آں نیست - کہ ہر روز یک درختِ انجیر افشانم - و آنچہ ضرور باشد - ہر روز از آں بخورم - و باقی را خشک ساختہ بگوشۂ بنہم - تا ہم تابستاں بفراغت گزرد - و ہم در زمستاں - فراغت باشد + ہمچنیں چند درخت را باز مے تکانید - و اندکے از آں خورد - و باقی ذخیرہ ساخت + روزے بالاے درختِ انجیر بر آمدہ بود - پارۂ از آں مے خورد - و پارۂ را نگاہ میداشت - کہ ناگاہ خوکے از پیشِ صیاد جستہ خود را در آں بیشہ افگند و بہ ہر درخت کہ میرسید - بر آں میوہ نمے دید - تا بہ پاے آں درخت آمد - کہ بوزینہ بر آں انجیر مے چید + چوں چشم بوزینہ

بر خوک افتاد - دلش بہ طپید - و با خود گفت - کہ
این بلائے ناگہانی از کجا آمد! خوک بوزینہ را دیدہ
آداب بجا آورد و گفت - کہ مہمان تو ام + بوزینہ نیز
جواب را بمہربانی از روے نفاق باز داد - و گفت -
رسیدن تو بہ کلبۂ این نامراد مبارک باشد! اگر پیشتر
از آمدنم اشارتے میرفت - چندین شرمندگی نہ بایستے
کشید - و سامان مہمانیٔ تو فراہم کردمے + خوک گفت -
تعارفے درمیان نہ گنجد - از راہ مپرسم - ہرچہ داری -
بیار + بوزینہ ناچار درختِ انجیر بیفشاند - و خوک بہ میل
تمام بخورد - تا بر درخت و زمین ہیچ نماند + روے بہ
بوزینہ آورد - کہ اے میزبانِ گرامی! بسیار گرسنہ ام -
درختے دیگر بیفشان + بوزینہ خواہی نہ خواہی درختِ
دیگر بیفشاند - و بہ اندک زمانے از میوۂ آن درخت نیز اثرے
نماند + خوک بہ درختِ دیگر اشارت کرد + بوزینہ گفت -
اے مہمانِ عزیز! رسمِ مروت فرو مگذار - کہ آنچہ ایثار
تو کردہ ام - یک ماہہ روزیٔ من بود - مرا دیگر قوتِ ایثار
نماندہ است + خوک در غضب شد - و گفت - این بیشہ
مدتے در تصرفِ تو بودہ است - حالا بہ من متعلق باشد +
بوزینہ جواب داد - کہ غضب کردن مناسبِ شانِ تو
نیست - کہ آزردنِ ضعیفان نتیجۂ خوب ندہد + خوک را
بدین سخن خشم زیادہ شد - پس بہ درختے بر آمد -
تا بوزینہ را بزیر افگند + ہنوز بر شاخِ اول قرار
نہ گرفتہ بود - کہ شاخ بشکست - و سر نگون افتاد -

و جاں بداد ۔ ایں داستاں برائے آں آوردم ۔ کہ تو نیز میوۂ دیگراں بزور مے خوری ۔ و چوں ایں گروہ بمیرند ۔ وبال بتو رسد ۔ ایں چہ درویشی باشد؟ کہ تو ہمچناں بہ تن پروری مشغول باشی ۔ چوں شیر ایں سخنہا بشنید ۔ از خوردن میوۂ تر پرہیز نمود ۔ و بہ آب و گیاہے قناعت کردہ بہ گزرد آورد ۔ و بہ رضائے الٰہی مشغول شد ۔

گراں بارئے پادشاہاں بہ کارہا

رائے دابشلیم از بید پائے حکیم پرسید ۔ کہ از خصلت ہائے پادشاہاں کدام ستودہ تر است؟ بید پائے گفت ۔ اے ملک! ہیچ صفتے سلاطین را از حلم بہتر نیست ۔ و داستانِ رائے ہندوستاں کہ با براہمہ گزشتہ است ۔ ازیں آگاہی میدہد ۔ رائے پرسید ۔ کہ چگونہ؟

حکایت ۔ گفت ۔ در ہندوستاں راجۂ بود ہیلار نام ۔ چند چیز داشت ۔ کہ بہ آں افتخار کردے ۔ اول دو پسر خوش روئے و نیک خوئے ۔ یکے را شہیر یمن گفتندے ۔ و دیگرے را ماہ جشن خواندندے ۔ دوم مادرِ فرزنداں ایراں دخت ۔ کہ حسن خدا داد و عفت مادر زاد داشت ۔ سوم وزیرے بود ۔ کہ او را بلار گفتندے ۔ و معنٔی آں بہ زبانِ ہندی مبارک روئے باشد ۔ چہارم منشئے داشت ۔ نام او کسال بود ۔

پنجم سہ فیل داشت - کہ یکے از آں فیل سفید بود - و دو فیل ستیزہ + ششم دو شتران بختی + ہفتم سمند باد پیمائے + ہشتم شمشیرے + راجہ را با ہر کدام ازینہا آں قدر میل بود - کہ زیادہ بر آں خیال نتواں کرد + جمعے از برہمناں از روے نادانی بقضے روشنہاے نکوہیدہ را درمیان مردم شائع و جمعے را گمراہ ساختہ بودند + راجہ از انجا کہ نگہبان دین و دنیاے بندگان خدا بود - آں برہمناں را نصیحت کرد - و چوں بے دولت بودند - سخن راجہ نہ شنیدند + راے براے خدا تا دوازدہ ہزار گمراہان برہمنان متعصب را بقتل رسانید + از آں میاں چہار صد کس منافقان از آئین خود برگشتہ و بدانچہ حق بود - اعتراف نمودہ براہ راست در آمدند - و ملازم درگاہ بودہ زمان انتقام کشی را انتظار مے بردند - تا شبے ملک در خواب ہفت واقعۂ ہولناک دید + ہر بار کہ واقعہ دیدے - در حیرت شدے - و بفکر فرو رفتے - تا بخواب شدے - و واقعہ دیدے - در واقعۂ اول دو ماہیۂ سرخ دید کہ بر دم ایستادہ + و واقعۂ دوم آں بود - کہ دو بط رنگین و قازے بزرگ از پیچ او مے پریدند - و بآخر پیش وے فرود آمدہ آغاز دعا کردند + و خواب سوم آں بود - کہ مارے سبز پر از خالہاے زرد و سفید بر گرد پاے او مے گردد - و خود را بر پاے او مے پیچید + و خواب چہارم آں بود - کہ سر تا پاے او بخوں آلودہ

شدہ است + پنجم چناں دید - کہ بر اشترِ سفید سوار است - و بجانبِ مشرق تاختہ تنہا مے راند - و چندانکہ مے نگرد - از ملازماں جز دو فراش کسے را با خود ہمراہ نمے بیند + و ششم دید - کہ آتش بہ فرقِ او افروختہ شدہ است - کہ از شعاعِ آں اطراف روشن شدہ است + ہفتم بخواب دید - کہ مرغے بر سرِ او نشستہ منقار بہ فرقش میزند - و در ایں نوبت راجہ نعرہ زد - کہ ملازمانِ خلوت سرا بہ فریاد آمدند + در تعبیرِ ایں خواب فکر ہا میکرد + آخر بے اختیار بدونِ آنکہ در عاقبتِ کار اندیشہ نماید - برہمنانِ مذکور را کہ بہ نفاق خود را دولت خواہ نمودہ بودند - طلبید - و آنچہ در خواب دیدہ بود - بہ ایشاں تقریر کرد + و ایشاں نشانِ ترس و بیم در روے راجہ دیدہ گفتند - کہ ایں بس کارے بزرگ است - و از راجہ رخصت طلبیدند - کہ تا زمانے کتاب ہاے خود را بہ بینیم - و بایکدیگر راے طلبیم - بدانچہ تعبیرِ آں قرار یابد - بعرض رسانیم + چوں رخصت یافتند - بگوشہ آمدند - و از بد درونی بایکدیگر قرار دادند - کہ ہنگامِ انتقام کشی رسیدہ است - امروز ہرچہ توانیم - بکنیم + پس حرام نمکی بخود قرار دادہ پیشِ راجہ رفتند - و گفتند - کہ بس کارے عظیم روے نمودہ است + اگر ملک سخنِ مارا گوش کند - امید وار ہست - کہ کار بہ ساماں رسد - وگرنہ زود ...

از دشت رود - بلکه زندگانیِ ملک سپری گردد * ملک
بیشتر بترسید - و دلش از جاے رفت و گفت - بگوئید -
تا آنچه توان کرد - کرده شود * پس آن ناپاکان تقریر
کردند - که آن دو ماهیِ بر دُم ایستاده فرزندانِ راجه
اند - و آن مارے که بر پاے ملک پیچیده بود -
ایراں دُخت است - و آن دو بط پیلانِ ستیزه اند -
و قازِ بزرگ پیلِ سفید است - و آن اُشترِ راهوار
سمندِ شهریار است - و دو فراشِ پیاده اُشترانِ بختی -
و آن آتش که بر فرقِ ملک روشن بود - بلار وزیر
است - و آن مرغ که منقار بر سرِ شاه مے زد -
کمال مُنشی است - و آن خوں که بدنِ شاه بداں
آلوده شده - از شمشیر است - که بر فرقِ ملک رانند -
و تن را بداں رنگیں سازند * و چارهٔ دفعِ ایں بلا
چناں اندیشیده ایم - که هر دو پسر و مادرِ آنها و
وزیر و مُنشی و پیلاں و اسپ و شتراں را بداں شمشیر
بکشند - و از خونِ هر یک قدرے گرفته جمع کنند - و
شمشیر را شکسته بداں کشتگاں را در زیرِ خاک کنند -
و آن خوں را به آبِ دریا آمیخته در جاے کنیم - و
ملک را در آنجا نشانده افسوں بخوانیم - و از آن خوں
بر پیشانیِ ملک طلسمات بنویسیم - و کتف و سینه را
بداں خوناب آلوده ساخته به روغنِ زیتوں چرب کنیم -
اُمید که ملک را زیانے نه رسد * راجه از شنیدنِ
ایں سخن اندوهگیں شد - و گفت - مرگ مرا ازیں

تدبیر شما بهتر است • هرگاه آنها را که سرمایۂ خوشدلی و پیرایۂ سلطنت من اند - بکشم - مرا از زندگانی چه راحت باشد - مگر شما داستانِ رفتنِ سلیمان و بوتیمار نشنیده اید ؟ برہمناں التماس نمودند - کہ یک بار نماید - کہ چگونہ بود ؟

حکایت - گفت - سلیمان را دانائے قدحے پُر از آبِ حیات آورد - گفت - از اسرارِ پنہانئِ خود چُناں دانشتہ ام - کہ ایں جام اگر نہ نوشی - زود بدرود ایں جہانِ ناپایدار کنی - و اگر بنوشی - عمرِ دراز یابی - سلیمان اندیشید - کہ دریں کار با خردمنداں مشورت باید کرد - پس حکم کرد - تا دانشورانِ ہر گروہ از روندہ و پرندہ حاضر آمدند - و رازِ سربستہ درمیاں نہاد • رائے ہمہ بر آں قرار یافت - کہ سلیمان جامِ حیات بخش را بیاشامد • سلیمان فرمود - کہ از دانش پروران مملکتِ من ہیچکس باشد کہ دریں کنگش حاضر نباشد ؟ گفتند - فلاں بوتیمار حاضر نیست • سلیمان اسپ را بہ طلبِ وے فرستاد • بوتیمار سخنِ اسپ را نہ شنید - و از گوشۂ خود بیروں نیامد • بارِ دیگر سگ را فرستاد - کہ بوتیمار را بیارد - و بوتیمار بہ سخنِ سگ بہ بارگاہِ سلیمان حاضر آمد • سلیمان فرمود - کہ ترا بجہتِ مشورت طلب داشتہ ام - اما پیش ازانکہ از مقصود سخن گویم - باز گوے - کہ بہ طلبِ اسپ کہ بہ بزرگی در جانداراں امتیازِ تمام

دارد - نیامدی - و بگفتۂ سگ کہ در نظرها خوار است - چگونہ آمدی ؟ بوزنیہ از اظہار نادانی و مسکینی نمودہ گفت - اے ملک ! اگرچہ اسپ در نظرِ ظاہر خوش نماید - امّا در هر خوار وفا نہ چریدہ است - و از سر چشمۂ حق شناسی قطرۂ نچشیدہ - و خردمندان پیشین بہ تجربہا دانستہ اند - کہ از زن و اسپ و شمشیر وفا کمتر آید - و ہر چند سگ در نظر خوار است - ولیکن طعمۂ وفاداری خوردہ است - و رسم حق گزاری عادت کردہ است - من کہ از شومئ نفسِ خود بگوشۂ خزیدہ بودم - سخنِ بیوفا را باور نداشتم - و چوں رابیں وفادارِ ملامت کش رسید - سخنِ او را راست دانستہ بہ بارگاہِ تو آمدم + سلیماں سخنِ او را پسندید - و رازِ خوردنِ آبِ حیات درمیاں آورد + بوزنیہ گفت - آب را تنہا مے آشامید ؟ یا دوستاں و دولتخواہاں را نیز مے خورانید ؟ سلیماں فرمود - کہ آں را برائے من آوردہ اند - و دیگرے را رخصت نیست - کہ بدہم + بوزنیہ گفت - اے ملکِ جہاں ! زندگانی بے ہمدمانِ موافق چہ لذّت داشتہ باشد ؟ سلیماں آں دُور بیں را تحسیں کرد - و آبِ حیات نخورد - رابیں داستاں برائے آں آوردم - کہ اے برہمناں ! من زندگی بے ایں دوستاں نمے خواہم + چارۂ ایں کار بطورِ دیگر کنید - برہمناں گفتند - اگر ذاتِ ملک باقی است - زن و فرزند ہم میرسد - و دولتخواہاں نیز

پدید آید - امّا زندگانیِ رفته باز نیاید + ملک از سخنان
ایشان دلگیر شده یک شبانه روز در اندیشه بود -
و بدرگاه الٰهی مے نالید - و تدبیر کار مے جُست + بلار
وزیر از اندوهِ ملک بیتاب شده پیشِ ایران دُخت
رفت - و گُفت - اَے ملکۂ روزگار ! از آں زمانے کہ
بشرفِ آستان بوسی مشرّف شده ام - ملک از من
ہیچ پوشیده نہ داشته است + دو روز مے شود -
کہ با برہمنانِ بد درُون بہ خلوت صُحبت مے دارد -
و مرا دریں مشورت نہ طلبید - و اِمروز در گوشۂ
اندوہناک نشستہ است + مبادا آں برہمنانِ بے دولت
کینے اندیشند - کہ چارۂ کار نتواں ساخت + اگر من
چیزے از خُود پُرسم - مبادا کہ بے ادبی باشد - و
کار از ہم نگشاید + زود تر شُما را پیشِ راجہ باید
رفت - و سبب اندیشہ مندی باید پُرسید + ایران دُخت
بخلوت سرائے راجہ رفت - و از اندوهِ او پُرسید +
ملک آنچہ در آں شب خوابہائے پریشان دیده و
آنچہ برہمناں تعبیر کرده چارۂ آں کار گُفتہ بودند -
یک یک گُفت + ایران دُخت از بزرگی و دُور بینی
دل بساخت و بہ تازه روئی گُفت - ہزار جانِ من
و صد چون من فدائے تو باد ! ملک بہ دلِ خُود
رُجُوع نماید - اگر در خاطر ایں سخنِ ایشان راست
مے نماید - دیگر جائے تامّل نیست - و اگر اندک شُبہ
در خاطر است - در ساعت پائے دولت در رکاب کرده

بخلوت خانۂ آں حکیم کہ در فلاں کوہ در غارے نشستہ۔
و بہ عبادتِ الٰہی مشغول است۔ باید رفت۔ و یک بار
ایں قصہ را باز باز باید گفت + اگر موافق برہمناں
جواب میگوید۔ جائے شک و شبہ نمے ماند۔ بے اندیشہ
دریں کار شروع باید کرد + و اگر مخالفِ ایشاں
مے گوید۔ عقلِ دُوربینِ راجہ آں را تمیز فرماید و
بر آنچہ رائے جہاں آرا تقاضا کند۔ ہماں را بجا آرد۔
کہ مبارک خواہد بود + راجہ را بسخنانِ رانی ایراں دُخت
تسلی شد۔ و سوار شدہ نزدیک حکیم رفت۔ و
پس از زمانے شرح شنیدنِ واقعہ ہائے ہولناک
و دیدنِ خواب ہائے پریشاں بر سبیلِ تفصیل
باز گفت + حکیم از شنیدنِ واقعہ خُرم شد۔ و
بہ عرض رسانید۔ کہ عجب خواب ہائے مبارک دیدہ
اند۔ اُمید کہ بہ نزدیکی آثارِ سعادتِ ایں خوابہا برسد +
آں دو ماہیِ سُرخ کہ بر دُم ایستادہ بودند۔ رسولے
باشند۔ کہ از جانبِ سراندیپ آیند۔ و دو پیلِ
سبز رنگ با چہار صد رطلِ یاقوت کہ کمیاب باشد۔
آورند۔ و آں دو بط و قاز دو اسپِ عراقی و اُشتر
باشد۔ کہ راجۂ دہلی بہ رسمِ تحفہ بہ ملک فرستد۔
و آں مار کہ بر پائے ملک خود را مے پیچید۔
شمشیرے است۔ کہ حاکم چیں پیشکش فرستد۔
و آں خوں کہ ملک خود را بہ آں آلودہ دیدہ است۔
خلعتے ارغوانی باشد مکلّل بہ جواہر از دارالملک غزنی

بطریق تحفه به جامه خانهٔ ملک آید - و آن اشتر سفید
که ملک بران سوار شده بود - پیل سفید باشد - که
راجهٔ پنجاب به خدمت ملک فرستند - و درخشیدن آتش
بر فرق مبارک تاجے است قیمتی پر از در و گوهر -
که راجهٔ سیلان پیشکش فرستند - و آنکه منقار زدن
مرغ بر سر خود دیده است - نشاید که اندک ناخوشی
روے نماید - و به خیر گزرد - و نهایتش آن است -
که چند روز از دوستے دل پذیر اعراض نموده آید -
و آخر کار به عافیت بگزرد - و آنکه هفت کرت دیده
است - دلیل است برین که ایلچیان به هفت نوبت
با پیشکشها آیند + ملک از تعبیر داناے مرتاض خرم
شد - و حکیم را از تعبیر برهمنان بد درون آگاه ساخت -
حکیم سر جنبانیده انگشت تعجب به دندان گزیده گفت -
اے ملک ! برهمنان بد ذات فرصت را غنیمت یافته
در مقام انتقام بر آمده بودند - و در لباس دوستی
میخواستند - که تلافی بکنند + باید که خاطر ملک به هیچگونه
آزرده نباشد - و شکرانهٔ این دولت بجا آرد - و ملک
دیگر هیچ نا اهلے را محرم نسازد + ملک شکر بجا آورد
و با دلے خرم و روے گشاده به منزل باز آمد - تا
به اندک زمانے حکیم همچنان که گفته بود - در هفت
روز پیاپے در پئے ایلچیان با پیشکشها و تحفه ها بدرگاه
راجه رسیدند + ملک رایران دخت و بلار وزیر را طلبیده
گفت - عجب خطائے کرده بودم - که راز خود را

بہ دُشمناں گفتم + اگر رایراں دُخت مرا آں چناں
سخناں نیک نہ گفتے - شما را کہ سرمایۂ خوشی حالے
من اید - خطرہاے عظیم پیش آمدہ بُود + ایں پیشکشہا
را بہ شما دادم - خاصہ رایراں دُخت کہ مرا آگاہ
ساخت + بزم افروز نام حرمے کہ ہم نوبتِ رایراں
دُخت بود نیز حاضر بُود - و تاج و جامہ را حاضر
ساختند + فرماں شد - کہ ہر کدام ازیں ہر دو را کہ
رایراں دُخت خواہد - اختیار کند - و آں دیگر حصۂ
بزم افروز باشد + رایراں دُخت را میل بہ طرفِ
تاج بیشتر بُود - و در بلار وزیر نگریست - تا آنچہ
بر دارد - بہ صلاح دید او باشد + بلار چوں دریافتہ
بُود - کہ ملک مے خواہد - کہ آں تاج را بزم افروز
داشتہ باشد - اشارت بسوے جامہ کرد - دریں میاں
ملک را نظر بر بلار افتاد - کہ بہ چشم اشارت میکند +
رایراں دُخت تاج بر گرفت - تا ملک از مشورت آگاہ
نہ شود - بلار چشم خود را چنانچہ براے اشارت کج کردہ
بُود - ہمچناں بگذاشت تا ملک بر اشارت اطلاع
نہ یابد - و بعد از آں چہل سالِ دیگر ملازم بُود -
کہ ہرگاہ پیشِ ملک آمدے - چشم کج داشتے - تا
گمانِ ملک بر طرف گردد + چوں رایراں دُخت بہ
تاج سر فرازی یافت - بزم افروز بہ خلعتِ ارغوانی
سُرخ روے شد + یکے از روزہا در خانۂ رایراں دُخت
ملک نشستہ بُود - رایراں دُخت تاجِ مرصّع بہ سر نہادہ

و طبق زرین پر از برنج بر دست گرفته پیش ملک
بایستاد - و ملک از آن طبق لقمه بر میداشت + درین
میان بزم افروز جامهٔ ارغوانی پوشیده برو بگذشت +
ملک را دل از جای برفت - و دست از طعام باز کشید +
بزم افروز را پیش خود طلبیده - آنگاه ایران دخت
را گفت - این تاج لایق فرق بزم افروز بود - که
تو برداشتی + ایران دخت از غیرت رشک درهم شده
بیخود شد - و آن طبق برنج بر سر شاه افگند - و
روی و موی ملک را بدان آلوده ساخت + ملک
به غصه آمد + بلار وزیر را طلب فرمود - و گفت
این بی ادب را گردن بزن + بلار ملکه را بیرون
آورد - و با خود اندیشید - که درین کار شتابی نه باید
کرد + او را به خانهٔ خود برد و بجای نیک پنهان داشت -
که اگر ملک پشیمان شود - چه بهتر که خدمتی پسندیده
بجا آورده باشم - و اگر نه همه وقت کار او می توان
ساخت - پس خود با شمشیر خون آلوده چون اندیشمندان
سر در پیش افگنده به بارگاه در آمد - و گفت -
فرمان ملک بجا آوردم + پس از زمانی ملک را غصه
از دل فرو نشست - و یاد نیکو خدمتیهای او در
دل گذشتن گرفت + روز بروز این غم می افزود -
با کس اظهار نمی کرد + بلار وزیر اگرچه پریشانی
و پشیمانی ملک دریافته بود - لیکن از دور بینی
خود درون خاطر او را می جست - که بارے این

پشیمانی از تیرِ دل است یا نہ؟ تا آنکہ وقتے مناسب یافتہ بہ عرض رسانید۔ کہ خردمنداں را در کارے کہ از چارہ گزشتہ باشد۔ اندیشہ نہ باید کرد۔ و بہ اندوہِ بے فایدہ در پئے آزارِ خود نہ باید شد + بایستے کہ ملک بر غضبِ خود غالب بودے۔ تا پشیمانی دست نہ دادے + رائے بہ بلار گفت۔ اے بلار! مرا دریں کار خطائے بزرگ افتاد۔ امّا تو کہ چنیں مردِ دولتخواہِ خردمند بودی۔ چرا دریں کار اندیشۂ درست نہ کردی؟ جواب داد۔ کہ اے ملک! بندگاں را خلافِ حکم کردن نمے رسد۔ مرا دریں کار چہ ملامت مے کنی؟ رائے را یقین شد۔ کہ بظاہر حکم رفتہ است۔ و چوں دولتخواہان دور اندیش اندیشہ نہ کردہ۔ دود از نہادِ او بر آمد + پس روئے بہ وزیر کرد۔ و گفت۔ مرا کشتنِ ایراں دخت سخت آزردہ کردہ است۔ و تا فہمیدنِ تو سر بارِ آں شدہ است۔ چارۂ ایں کار چیست؟ وزیر گفت۔ اکنوں دریں کار بجز صبر چارۂ نیست۔ ہر کہ بے فکر کارے کند۔ بدو آں رسد۔ کہ بہ آں کبوتر رسید۔ رائے پرسید۔ کہ چگونہ؟

حکایت۔ گفت۔ کہ جفتے کبوتر در اوّلِ تابستاں دانۂ چند فراہم آوردہ در گوشۂ بجہتِ زمستان ذخیرہ نہاد و آں دانہ ہا بہ سبب تری

بسیار مے نمودند + چوں تابستان بہ آخر رسید - و
از گرمی دانہ ہا خشک شدند - کمتر از آنچہ بودند -
بہ نظر مے آمدند - کبوتر چند روزے بجائے رفتہ بود -
چوں باز آمد - دانہ را اندک دید + جفتِ خود را ملامت
آغاز کرد - و گفت - ایں دانہ ہا را برائے زمستان
نگاہ داشتہ بودم - برائے چہ از آں خوردی ؟ مادہ
گفت - ایں حرکت از من بہ وقوع نیامدہ + کبوتر
نر چوں دانہ را کمتر دید - انکارِ او را باور نمیداشت -
و آں قدر زدش - کہ بمرد + پس در فصلِ بہاراں
نم در دانہ ہا پیدا شد - و ہماں قرارِ اوّل باز آمدند +
کبوتر دانست - کہ سبب کم نمودنِ دانہ ہا چہ بودہ
است - بر بے حوصلگیِ خود خود را ملامت مے کرد -
و از فراقِ دوستِ جانیِ خود زار زار مے گریست +
فائدۂ ایں داستان آن است - کہ ہوشمند را باید -
کہ در ہیچ کارے خصوصاً در کشتن تیزی نکنند +
بلک گفت - اے بلار ! اگرچہ من بد کردم - تو بد تر
از من کردی + من خود خشم داشتم - چہ اگر وقتے
بے حوصلگیے کنم - بسا باشد - کہ خرد در آں وقت
در من نباشد - امّا تو خوبیِ من مے دانستی و
ہوشمند بودی - چرا شتاب کردی ؟ بلار گفت - از
غضبِ بلک اندیشیدم + چوں بہ خاطرِ بلار یقیں شد -
کہ آزردگیِ خاطرِ بلک از اندازہ بیروں است -
و از کردۂ خود بسیار پشیمان است - او را آنکہ

ساخت - کہ ایراں دُخت زندہ است ۔ من مزاجِ شہر یار را دانستہ او را نہ کُشتہ ام ۔ مَلِک از شنیدنِ ایں خبر خُرسم دِل شُدہ سجدۂ شُکرِ الٰہی بجا آورد - و گفت - اے سنگ دِل ! چگونہ سخُن میگفتی ؟ کہ یقین من شُدہ بُود - کہ ایراں دُخت را کُشتۂ - و چرا بر من چندیں آزردگی روا داشتی ؟ و مرا بر خِردِ دُوربینِ تو اعتمادِ بسیار بُود ۔ اللہ الحمد کہ ہمچناں ظاہر شُد - کہ مرا اعتماد بُود ۔ بلار گُفت - اے مَلِک ! ایں سخُناں بجہت آں بُود - کہ نیک بشناسم - کہ خاطرِ مَلِک ازیں کار پشیماں شُدہ است یا نہ ۔ مَلِک بر دانشِ بلار آفریں کرد ۔ ایراں دُخت را بہ تعظیم تمام در حضور آورد ۔ ایراں دُخت شرطِ بندگی و شُکر گُزاری بجا آوردہ زبانِ منّت بر کُشاد ۔ مَلِک گُفت - ایں منّت از بلار باید داشت - بلار گُفت - اگر مرا بر دانشِ مَلِک اعتمادے نمے بُود - کَے ایں گُستاخی مے توانستم کرد ؟ و مُخالفِ فرمانِ او را زندہ مے گُذاشتم ۔ پس شُکر گُزارِ مَلِک باید بُود - از دستِ من چہ کار آید ؟ مَلِک از سنجیدگی و ہشیاری دریافتِ بلار خوش حال شُد - و پایۂ او را بلند ساخت ۔

انتخاب از تُوزکِ جہانگیری

از عنایاتِ بے نہایاتِ الٰہی یک ساعت نجُومی از رُوزِ پنجشنبہ ہشتم جمادے الثانیہ ہزار و چہاردہ ہجری گزشتہ در دار الخلافۂ آگرہ در سن سی و ہشت سالگی بر تختِ سلطنت جلُوس نمُودم۔ پدرم را تا بہشت و ہشت سالگی فرزند نمے زیست۔ و ہمیشہ بجہتِ بقاے فرزند بدرویشاں و گوشہ نشیناں کہ ایشاں را قُربِ رُوحانی بدرگاہِ الٰہی حاصل ہست۔ التجاے مے بُردند۔ چُوں خواجۂ بُزرگوار خواجہ مُعین الدّین چشتی سرِ چشمۂ اکثرِ اولیاے ہند بُودند۔ پدرِ بزُرگوار بر خاطر گزرانیدند۔ کہ بجہتِ حصُولِ ایں مطلب رُجُوع بہ آستانۂ مُتبرکۂ ایشاں نمایند۔ با خُود قرار دادند۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ پسرے کرامت فرماید۔ و ایں نعمت را بہ من ارزانی دارد۔ از آگرہ تا بدرگاہِ روضۂ مُنورۂ ایشاں کہ یک صد و چہل کروہ است۔ پیادہ از روے نیازِ تمام مُتوجہ گردم۔ در سنۂ نہ صد و ہفتاد و ہفت روزِ چہار شنبہ ہفتدہم ماہِ ربیع الاوّل ہفت ساعت از رُوزِ مذکور گزشتہ بہ طالعِ بہشت و چہارم درجۂ میزان اللہ تعالےٰ مرا از کتمِ عدم بوجُود آورد۔ و در آں ایام کہ والدِ بزرگوارم جویاے فرزند بُودند۔ شیخ

سلیم نام درویشے صاحبِ حالت کہ بسیارے از مراحلِ عمر را طے نمودہ بود۔ در کوہے متصل بہ موضع سیکری از مواضعِ آگرہ اِستقامت داشت۔ و مردم آں نواحی بہ شیخ اِعتقادِ تمام داشتند ✦ چوں پدرم بہ درویشاں نیاز مند بودند۔ صحبتِ ایشاں را نیز دریافتہ روزے در اثنائے توجہ و بیخودی از ایشاں پرسیدند۔ کہ مرا چند فرزند خواہد شد؟ فرمودند۔ کہ بخشندۂ بے منت سہ پسر بہ شما ارزانی خواہد داشت ✦ پدرم مے فرمایند۔ کہ نذر نمودم۔ کہ فرزندِ اوّل را بدامنِ تربیت و توجہ شما انداختہ شفقت و مہربانیِ شما را حامی و حافظِ او سازم ✦ شیخ ایں معنی را قبول مے فرمایند۔ و بر زباں مے گزرانند۔ کہ مبارک باشد۔ ما ہم ایشاں را ہمنامِ خود ساختیم ✦ چوں والدۂ مرا ہنگامِ وضعِ حمل نزدیک مے رسد۔ بخانۂ شیخ مے فرستند۔ تا ولادتِ من در آں جا واقع گردد ✦ بعد از تولد نامِ مرا سلطان سلیم نہادند۔ امّا من از زبانِ مبارکِ پدر خود نہ در مستی و نہ در ہوشیاری نشنیدم۔ کہ مرا محمد سلیم یا سلطانِ سلیم مخاطب ساختہ۔ ہمہ وقت شیخو بابا گفتہ سخن مے گفتند ✦ والدِ بزرگوارم موضعِ سیکری را کہ محلِ ولادتِ من بود۔ بر خود مبارک دانستہ پایۂ تخت ساختند ✦ و در عرضِ چہاردہ پانزدہ سال آں کوہ و جنگلِ پُر دد و دام شہرے شد مشتمل بر انواعِ باغات و عمارات و منازلِ متنزہ عالی و جاہائے خوش و دلکش ✦ بعد از فتحِ گجرات ایں موضع بہ فتح پور

موسوم گشت + و چوں پادشاہ شدم - بہ خاطر رسید - کہ
نامِ خود را تغییر باید داد - کہ ایں اسم محلِّ اشتباہ است
بنامِ قیاصرۂ روم - مُلہمِ غیب بخاطرم انداخت - کہ کارِ
پادشاہاں جہانگیری است - خود را جہانگیر نام نہم - و
لقبِ خود را چوں جلوس در وقتِ طلوعِ حضرتِ نیرِ اعظم
و نورانی گشتنِ عالم واقع شد - نور الدین سازم + و در ایامِ
شاہزادگی نیز از دانایانِ ہند شنیدہ بودم - کہ بعد از
گزشتنِ عہدِ سلطنت و زمانِ جلال الدین اکبر پادشاہ
نور الدین نامے متصدیٔ امورِ سلطنت خواہد گشت -
ایں معنی نیز در خاطر بود - بنا بریں مقدمات نور الدین
جہانگیر پادشاہ اسم و لقبِ خود ساختم + چوں ایں امرِ عظیم
در شہرِ آگرہ واقع گشت - ضرور است - کہ مجملے از خصوصیاتِ
آنجا مرقوم گردد + آگرہ از شہرہاے قدیم بزرگِ ہندوستان
است - بر کنارِ دریاے جمنا قلعۂ کہنہ داشت + پدرم
پیش از تولدِ من آں را انداختہ قلعہ از سنگِ سرخ
تراشیدہ بنا نہادند - کہ سیاحانِ عالم مثلِ آں قلعہ
نشاں نمے دہند + در عرضِ پانزدہ شانزدہ سال باہتمام
رسید مشتمل بر چہار دروازہ و دو دریچہ + سی و پنج لک
روپیہ کہ یک صد و پانزدہ ہزار تومانِ رایجِ ایراں و یک
کرور و پنج لک بحسابِ توراں باشد - خرج ایں قلعہ
شدہ + آبادانیٔ ایں معمورہ بر ہر دو طرفِ دریاے مذکور
واقع شدہ - روبۂ آں جانبِ غرب است کہ کثرتِ آبادانی
بیشتر دارد - دورِ آں ہفت کروہ است - طولِ آں دو کروہ

و عرض یک کروه + و دورِ آبادانیِ آں طرف آب کہ بر جانبِ شرقی واقع است - دو نیم کروہ است - طول یک کروہ - و عرض نیم کروہ - امّا کثرتِ عمارات بہ نوعے است کہ مثلِ شہر ہاے عراق و خراسان و ماوراءُ النّہر چند شہر آباد تواند شُد + اکثرِ مردُم سہ طبقہ و چہار طبقہ عمارت ساختہ اند + و انبوہیِ خلق بحدیست - کہ در کوچہ و بازار بدشواری تردّد تواں نمود + از اواخرِ اقلیم ثانی است + شرقیِ آں ولایتِ قنّوج و غربی ناگور و شمالی سنبھل و جنوبی چندیری است + در کتبِ ہنود مسطور است کہ منبعِ دریاے جمنا کوہے است کلند نام - کہ مردُم را از شدّتِ سردی عبور در آنجا ممکن نیست + جائیکہ ظاہر مے شود - کوہے است قریب بہ پرگنۂ خضر آباد + ہواے آگرہ گرم و خشک است - سخنِ اطبا آں است - کہ روح را بہ تحلیل مے برد - و ضعف مے آرد - بہ اکثرِ طبائع ناسازگار است - مگر بلغمی و سودائی مزاجاں را کہ از ضررِ آں ایمن اند - و ازیں جہت است حیوانانے کہ ایں مزاج و طبیعت دارند - مثلِ فیل و گاو میش و غیرِ آں دریں آب و ہوا خوب مے شوند + پیش از حکومتِ افغانانِ لودی آگرہ معمورۂ کلاں بود - و قلعہ داشت - چنانچہ مسعود سعدِ سلماں در قصیدۂ کہ در مدحِ محمود پسرِ سلطان ابراہیم بن مسعود بن سلطان محمود غزنوی در فتحِ قلعۂ مذکور انشاء نمودہ مذکور ساختہ است +

حصارِ آگرہ پیدا شُد از میانۂ گرد
بسانِ کوہ بود بارہاے چُوں کہسار

چُوں سِکندرِ لودی ارادۂ گرفتنِ گوالیار داشت - از دہلی کہ پاے تختِ سلاطینِ ہند است - بہ آگرہ آمد - و جاے بُودنِ خود آنجا قرار داد - و از آں تاریخ آبادانئِ معمورۂ آگرہ رُوے در ترقّی نہاد - و پاے تختِ سلاطینِ دہلی گشت + چُوں حضرتِ حق سُبحانہٗ تعالےٰ پادشاہئِ ہند باریں سلسلۂ والا کرامت کرد - حضرتِ فردوس مکانی بابر پادشاہ بعد از شکست دادنِ ابراہیم ولدِ سکندر لودی و کُشتہ گشتنِ او و فتح راناسانگا کہ کلاں ترینِ راجہا و زمینداران ولایتِ ہندوستاں بُود - بر طرفِ شرقئِ آب جمنا زمینے خوش کردہ چار باغے احداث فرمودند - کہ در کم جاے بآں لطافت باغ دیدہ شدہ باشد - نام آں را گُل افشاں فرمودند - و عمارتِ مختصرے از سنگِ سُرخ تراشیدہ ساختہ اند - و مسجدے بر یک جانبِ آں باغ بہ اتمام رسیدہ - در خاطر داشتند - کہ عمارتِ عالی بسازند - چُوں عُمر وفا نہ کرد - از قوّۃ بفعل نیامد + دریں واقعات ہر جا کہ صاحب قرانی نوشتہ شود - مُراد امیر تیمور گورگان است - و ہر جا کہ فردوس مکانی بقلم درآید - حضرت بابر پادشاہ است - و چُوں جنّت آشیانی مرقوم گردد حضرتِ ہمایُوں پادشاہ است - و چُوں عرش آشیانی مذکور شود - حضرتِ والدِ بزرگوارم جلالُ الدّین محمّد اکبر پادشاہِ غازی است + خربُوزہ و انبہ و دیگر میوہا در آگرہ و نواحئِ آں خُوب میشود + زیادہ از ہمۂ میوہا مرا بہ انبہ میلِ تمام است +

در ایّامِ دولتِ حضرتِ عرش آشیانی اکثر میوہاے ولایت در
ہند بہم رسید ۔ اقسامِ انگورہا از صاحبی و حبشی و کشمشی در
شہرہاے مقررہ فراواں گشت ۔ چنانچہ در بازارہاے لاہور
در موسمِ انگور آں مقدار کہ خواہند ۔ از ہر قسم و ہر جنس
بہم مے رسد ۔ از جملۂ میوہا میوہ ایست ۔ کہ آں را اناناس
مے نامند ۔ و در بنادرِ فرنگ مے شود ۔ در غایتِ خوشبوئی
و خوش مزگی است ۔ در باغ گل افشانِ آگرہ ہر سال
چندیں ہزار ببار آید ۔ از رطیب ریاحیں گلہاے خوشبوے
ہند را بر گلہاے معمورۂ عالم ترجیح مے تواں داد ۔
چندیں گل است ۔ کہ در ہیچ جاے عالم نام و نشانِ آں
نیست ۔ اوّل گلِ چنپہ گلے است در نہایتِ خوشبوئی و لطافت
بہیئتِ گلِ زعفراں ۔ لیکن رنگِ چنپہ زرد مائل بسفیدی است ۔
درختِ آں در غایتِ موزونی است ۔ و کلاں و پُر برگ و شاخ
و سایہ دار مے شود ۔ در ایّامِ گل یک درخت باغے را معطر
دارد ۔ و ازاں گذشتہ گلِ کیوڑہ است ۔ کہ بہیئت و اندام
غیر مکرر است ۔ بوے او در تندی و تیزی بدرجہ ایست ۔ کہ
از بوے مشک ہیچ کمی ندارد ۔ دیگر راے بیل کہ در بو شبیہ
یاسمنِ سفید است ۔ غایتہً برگہایش دو سہ طبقہ بر روے
ہم واقع شدہ ۔ دیگر گلِ مولسری است ۔ کہ درختِ
آں نیز بسیار خوش اندام و موزوں و سایہ دار است ۔
و بوے گلِ آں در نہایتِ ملایمت ۔ دیگر گلِ سیوتی کہ مشابہ
گلِ کیوڑہ است ۔ نہایتہً کیوڑہ خاردار است ۔ و سیوتی خار
ندارد ۔ رنگِ آں بزردی مائل است ۔ و کیوڑہ سفید رنگ است ۔

ازیں گلها و از گلِ چنبیلی کہ یاسمنِ سفیدِ ولایت است۔
روغنهاے خوشبو مے سازند + و دیگر گلها ست - کہ ذکرِ
آں ها سببِ تطویل است + از درختاں سرو و صنوبر و
چنار و سفیدا و بید مولّ کہ هرگز در هندوستان خیال
نکرده بودند - بهم رسیده و بسیار شده + و درختِ صندل کہ
خاصهٔ جزائر بود - درین باغات نشو و نما یافتہ + ساکنانِ
آگره در کسبِ هنر و طلبِ علم سعیِ بلیغ دارند - و طوائفِ
مختلف از هر دین و هر مذهب سکونت درین بلده
اختیار کرده اند + بعد از جلوسِ اوّلین حکمے کہ از
من صادر گشت - بستنِ زنجیرِ عدل بود - کہ اگر
متصدیانِ مهماتِ دار العدالت در داد خواهی و رسیدگی
بستم دیدگاں و مظلوماں اهمال و مداهنہ ورزند - آں
مظلومان خود را بدیں زنجیر رسانیده سلسلہ جنباں گردند -
تا صدایے آں باعثِ آگاهی گردد + وضعِ آں بریں
نهج است - کہ از طلاے ناب فرمودم زنجیرے سازند +
طولش سی گز مشتمل بر شصت زنگ - وزنِ آں چهار
منِ هندوستان کہ سی و دو منِ عراق بوده باشد -
یک سرش بر کنگرهٔ شاه برجِ قلعهٔ آگره استوار ساختہ -
سرِ دیگر را تا کنارهٔ دریا برده بر میلِ سنگیں کہ نصب
شده بود - محکم ساختند + و دوازده حکم فرمودم -
کہ در جمیعِ ممالکِ محروسہ معمول داشتہ ایں احکام را
دستورُ العمل سازند - اوّل منعِ زکوٰة از تمغا و میر بحری -
و سایرِ تکالیفے کہ جاگیرداران هر صوبہ و هر سرکار

بجهتِ نفعِ خود وضع نموده بودند * دوم در راه هائے که
دزدی و راهزنی واقع شود - و آن راه قدرے از آبادانی
دور باشد - جاگیر دارانِ نواحِ سرائے و مسجدے بنا نهند
و چاہے احداث کنند - تا باعثِ آبادانی گشته جمعے درآن سرا
نشینند - و اگر به محالِ خالصه نزدیک باشد - متصدیِ
آنجا سر انجام نماید - و در راهها بارِ سوداگران را
بے اذن و رضائے ایشان نکشاید * سوم در ممالکِ محروسه
از کافر و مسلمان هر کس که فوت شود - مال و منالِ
او بورثهء او وا گزارند - هیچ کس در آن مداخله نکند -
و اگر وارث نداشته باشد - بجهتِ ضبطِ آن اموال مشرف
و تحویلدار علیحده تعین نمایند - تا آن وجه بمصارفِ شرعی
که ساختنِ مساجد و سراها و مرمتِ پلهائے شکسته و احداثِ
تالابها و چاهها باشد - صرف شود * چهارم شراب و
دِگر بهره و آنچه از قسمِ مسکراتِ منهیه باشد - نسازند -
و نه فروشند - با آنکه خود بخوردنِ شراب ارتکاب مے نمایم
و از هژده سالگی تا حال که عمرِ من به سی و هشت رسیده -
همیشه مداومت بآن کرده ام * در اوائل چون بخوردن آن
حریص بودم - گاهے تا بیست پیالهٔ عرقِ دو آتشه تناول
مے شد - چون رفته رفته در من اثرِ تمام کرد - در
مقامِ کم شدنِ آن برآمدم - در عرضِ هفت سال از
پانزده پیاله به پنج شش رسانیدم * و اوقاتِ نوشیدن
نیز مختلف بود - بعضے اوقات سه چهار ساعتِ نجومی از
روز باقی مانده آغازِ خوردن مے کردم - و بعضے

اوقات در شب - و برخے در روز - تا سی سالگی بریں
نہج بود - بعد ازآں وقتِ خوردن در شب قرار دادم -
دریں ایام خود محض براے گوارشِ طعام مے خورم +
پنجم خانۂ ہیچ کس را بنزول نسازند + ششم منع نمودم -
کہ ہیچ کس گوش و بینیۂ شخصے را بہ ہیچ گناہے نبرد -
و خود نیز بدرگاہ الٰہی نذر نمودم - کہ ہیچ کس را بدیں
سیاست معیوب نسازم + ہفتم حکم کردم - کہ متصدیانِ
خالصہ و جاگیر داراں زمینِ رعایا را بتعدی نگیرند - و
کاشت خود نسازند + ہشتم عاملِ خالصہ و جاگیردار
در پرگنہ کہ باشند - با مردماں بے حکم خویشی نکنند +
نہم در شہرہاے کلاں دارُ الشفاہا ساختہ اطبا را
بجہتِ معالجۂ بیماراں تعین نمایند - و آنچہ صرف و خرج
مے شود - از سرکارِ خالصۂ شریفہ بدہند   و دہم
بہ سُنّتِ والدِ بزرگوارِ خود فرمودم - کہ ہر سال از
ہیجدہم ربیع الاوّل کہ روزِ تولدِ من است - بعدد
ہر سالے یک روز اعتبار نمودہ در ممالکِ محروسہ
دریں روزہا ذبح نکنند - و در ہر ہفتہ دو روز
نیز منع شد - یکے پنج شنبہ کہ روزِ جلوسِ من است
دیگر یک شنبہ کہ روزِ تولدِ پدرِ من است - کہ
ایشاں بسبب آنکہ ایں روز بہ حضرتِ نیّرِ اعظم
منسوب است - و روزِ ابتداے آفرینشِ عالم
آں را مبارک دانستہ تعظیم بسیار مے کردند -
و از روزہاے کہ در ممالکِ محروسہ کشتار نمے

شد - یکے ہمیں روز بود + یازدہم بہ طریقِ عمومی حکم
کردم - کہ مناصبِ جاگیرہاے نوکرانِ پدرِ من برقرار
باشند + بعد ازاں بقدرِ حالتِ ہر کس بر منصبہاے ایشاں
افزودہ از دہ دوازدہ کم نہ و تا دہ سی و دہ چہل
اضافہ مقرر گشت + و علوفۂ جمیع احدیاں را از قرارِ
دہ پانزدہ و ماہیانۂ کل شاگرد پیشہ دہ دوازدہ فرمودم
و بر وظیفۂ ہر یک از پردہ دارانِ سراپردۂ عصمتِ والدِ بزرگوار
خود بقدرِ حالت و نسبتے کہ داشتند - از دہ دوازدہ تا دہ
و بیست افزودم + و مددِ معاشِ اہالیِ ائمۂ ممالکِ محروسہ
را کہ لشکرِ دعا اند - یک قلم مطابقِ فرامین کہ در دست
داشتند - بہ قرار و مسلم گذاشتم + و میراں صدرِ جہاں
کہ از ساداتِ صحیح النسبِ ہندوستان است - و مدتہا
منصبِ جلیل القدرِ صدارتِ پدرِ من بدو متعلق بود -
امر نمودم - کہ ہمہ روز اربابِ استحقاق را بنظر آرند -
دوازدہم جمیع گنہگاراں کہ از سالہاے دیر در قلعہا
و زندانہا مقید و محبوس بودند - آزاد نمودہ خلاص ساختم +

جشنِ بیست و یکمین نوروز از جلوسِ ہمایوں

روزِ سہ شنبۂ بیست و دوم جمادی الثانیہ سنۂ
ہزار و سی و پنج ہجری نیرِ جہاں افروز بہ برجِ حمل
تحویل نمود - و سالِ بیست و یکم از جلوسِ مبارک آغاز
شد + بر ساحلِ دریاے چناب یک روز بلوازمِ جشن

نوروزی پرداخته روز دیگر از آن منزل کوچ فرمودند +
درین ولا آقا محمد ایلچی شاه فلک بارگاه شاه عباس
را رخصت انعطاف ارزانی داشته خلعت با خنجر مرصع
و سی هزار روپیه به او مرحمت فرمودند - و مکتوبی
که در جواب محبت نامهٔ شاهی نگارش یافته بود - با
گرز مرصع تمام الماس که یک لک روپیه قیمت داشت -
و کمر خنجر مرصع نفیس نادره به رسم ارمغان حوالهٔ او
شد + در اوراق سابق فرستادن عرب دست غیب بطرف
مهابت خان بجهت آوردن فیلان رقم زدهٔ کلک سوانح
نگار گشته - و اشارتی بطلب او نیز رفته بود - درین ولا
به حوالیٔ اردو پیوست + بالجمله طلب او به تحریک
و کارپردازی آصف خان شده بود - و پیش نهاد
خاطر ایشان آنکه او را خوار و بی عزت ساخته دست
تعرض به ناموس و جان و مال او دراز کنند - و این مطلب
گران را به غایت سبک دست پیش گرفتند + و او
بر خلاف ایشان با چهار پنج هزار راجپوت خون خوار
یک رنگ و یک جهت آمده - و از اعیان اکثری را همراه
آورده - که هرگاه کار بجان و کارد باستخوان رسد - و از
همه راه و از همه جهت مایوس گردد - برای پاس عزت
و ناموس خود بقدر امکان دست و پا زده با اهل و
عیال جان نثار شوند +

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

با آنکہ از روشِ آمدنِ او در مردم حرفہاے نا ملایم مذکور مے شد- آصف خاں در نہایتِ غفلت و بے پروائی بسر مے برد + چوں خبرِ آمدنِ او بعرضِ اقدس رسید - نخست پیغام دادہ شد- کہ تا مطالباتِ دربارِ پادشاہی را بہ دیوانِ اعلیٰ مفروغ نسازد - و مدعیاں را بمقتضاے عدالت تسلّی ننماید- راہِ کورنش و ملازمت مسدود است + و درباب خواجہ برخوردار پسر خواجہ عمر نقشبندی کہ مہابت خاں دخترِ خود را باو منسوب نمودہ - و سابقاً مذکور شد - کہ اورا نیز چنگ آوردہ بزنداں سپردند - حکم شد- کہ آنچہ مہابت خاں بہ او دادہ فدائی خاں تحصیل نمودہ - بخزانۂ عامرہ رساند - و چوں منزل بکنارِ بہت واقع بود - نوّاب آصف خاں با وجودِ چنیں دشمن قوی بازو از سر و جاں گزشتہ در نہایتِ غفلت و عدم احتیاط صاحب و قبلۂ خود یعنی حضرتِ شاہنشاہی را در آں طرفِ دریا گزاشتہ خود با عیال و اطفال و اثقال و خدم و حشم از راہِ پل عبور نمودہ دریں طرفِ آب منزل گزید - و ہمچنیں کارخانجات از خزانہ و قور خانہ وغیرہ حتّٰی کہ خدمتگاراں و بندہاے نزدیک کل از دریا عبور نمودند + معتمد خانِ بخشی و میر توزک از آب گزشتہ شب در پیشِ خانہ بود + علی الصباح چوں مہابت خاں دریافت - کہ کار بناموس و جانِ او رسیدہ - لا علاج دریں وقت کہ ہیچ کس در گرد و پیش

حضرت نمانده بود - با چهار پنج هزار سوارِ راجپوت که به آنها قول و عهد نموده بود - از منزلِ خود بر آمده نخست بر سرِ پُل رسیده قریب دو هزار سوار بر پُل مے گذارد - که پُل را آتش زده تا اگر کسے ارادۂ آمدن داشته باشد - بمدافعه و مقابله قدم را مستحکم دارند - و خود متوجهِ دولت خانه مے گردد - و از درِ حرم گذشته به پیشِ خانۂ معتمد خاں رسیده احوال پرسی نمود + معتمد خاں شمشیر بسته از خیمه بر آمد - و چوں چشمش بر او افتاد - از احوالِ شاهنشاهی استفسار نمود + و قریب به صد راجپوت پیاده برچھه و شمشیر در دست همراه داشت - و از گرد و غبار چهرۂ آدم خوب محسوس نمے شد - بر سمتِ دروازۂ کلاں شتافت + و در آں وقت در فضاے دولت خانه معدودے از اهلِ یتاق وغیره و سه چهار خواجه سراے پیشِ دروازه ایستاده بودند + مهابت خاں سواره تا دولت خانه رفته از اسپ فرود آمد - در آں وقت که پیاده شده بجانبِ غسل خانه شتافت - قریب دو صد راجپوت همراه داشت + معتمد خاں پیش رفته گفت - که ایں همه گستاخی و بیباکی از ادب دور است - لحظے توقف نمائید - تا من رفته عرضِ کورنش و زمیں بوسی نمایم - اصلاً بجواب نه پرداخت + و چوں بر درِ غسل خانه رسید - ملازمانِ او تختهاے دروازه را که دربانان بجهتِ احتیاط بسته بودند - در هم شکسته بفضاے

دولت خانہ در آمدند ✦ جمعے از خواصاں کہ بر گرد و پیش آں حضرت بسعادتِ حضورِ اختصاص داشتند۔ از گستاخئِ او بعرضِ ہمایوں رسانیدند ✦ آں حضرت از درونِ خرگاہ بر آمدہ بہ پالکی نشستند ✦ دریں وقت مہابت خاں مراسمِ کورنش بتقدیم رسانیدہ۔ آنگاہ بر دورِ پالکی گردیدہ معروض داشت۔ کہ چوں یقیں کردم کہ از آسیبِ عداوت و دشمنئِ آصف خاں خلاصی و رہائی ممکن نیست۔ و بہ انواع و اقسامِ خواری و رسوائی کشتہ خواہم شد۔ از روئے اضطرار جرأت و دلیری نمودہ خود را در پناہِ آستاں انداختم۔ اکنوں اگر مستوجبِ قتل و سیاست ام۔ در حضورِ اشرف سیاست فرمایند ✦ دریں وقت راجپوتانِ او فوج فوج مسلح آمدہ درِ سرا پردۂ پادشاہی را فرا گرفتند۔ و در خدمتِ آں حضرت بجز عربِ دست غیب کہ دستیارِ او بود۔ و میر منصور بدخشی و جواہر خاں خواجہ سرائے و بلند خاں و خدمت پرست خاں و فیروز خاں و خدمت خاں خواجہ سرائے و فصیح خانِ مخلصی و سہ چہار نفرے از خواصاں۔ دیگرے حاضر نبود ✦ چوں آں بے ادب خاطرِ اقدس را شورانیدہ مزاجِ اعتدال سرشت را غیرت بہ جوش آمدہ بود۔ دو مرتبہ دست بر قبضۂ شمشیر رسانیدہ خواستند۔ کہ جہاں را از لوثِ وجودِ آں بے باک پاک سازند۔ ہر بار میر منصور بدخشی بہ ترکی عرض مے کرد۔ کہ

وقت مقتضئ آں نیست۔ صلاح حال را منظور باید داشت۔ وسزائے کردار ناہنجارِ ایں تیرہ بخت بہ کردار را بہ ایزدِ دادگر حوالہ فرمایند۔ تا وقتِ استیصالِ او در رسد ✦ چوں حرفِ او بہ زیورِ دولت خواہی آراستگی داشت۔ ضبطِ خود فرمودند ✦ و در اندکِ فرصت پاچوتانِ او درون و بیرونِ دولت خانہ را احاطہ نمودند۔ چنانچہ بغیرِ او و نوکرانِ او کسے دیگر بنظر در نمے آمد ✦ دریں وقت آں بد عاقبت عرض کرد۔ کہ ہنگام سواری است۔ بہ ضابطۂ معہود سواری فرمایند۔ تا ایں غلام قدرے در خدمت باشد۔ و بر مردم ظاہر شود۔ کہ ایں جرأت و گستاخی حسب الحکم از من بوقوع آمدہ ✦ و اسپِ خود را پیش آوردہ اصرار و الحاحِ بسیار نمود۔ کہ بر ہمیں اسپ سوار شوید۔ غیرتِ سلطنت رخصت نداد۔ کہ بر اسپِ او سواری فرمایند۔ حکم شد۔ کہ اسپ سوارئ خاصہ را حاضر سازند ✦ و بہ بہانۂ لباس پوشیدن و استعدادِ سواری خواستند۔ کہ بہ درونِ محل تشریف برند۔ آں ستیزہ کار راضی نہ شد ✦ القصہ آں قدر مجال دست داد۔ کہ اسپِ خاصہ را حاضر ساختند ✦ و آں حضرت سوار شدہ دو تیر انداز بیرونِ دولت خانہ تشریف بردند ✦ بعد از آں فیلِ خود را آوردہ التماس نمود۔ کہ چوں وقتِ شورش و ازدحام است بندہ صلاحِ دولت را دریں مے داند۔ کہ بر فیل نشستہ متوجہ شکار گاہ

نشنوند + و آں حضرت بے مسامحہ و مضایقہ بر ہماں فیل
سوار شدند - یکے از راجپوتانِ معتمدِ خود را در پیشِ فیل
و دو راجپوتِ دیگر را در پسِ حوضہ نشانیدہ بود + دریں
اثنا مقرب خاں خود را رسانیدہ بہ استرضائے او
درونِ حوضہ نزدیک بہ آں حضرت رفتہ نشست + ظاہرا
دریں آشوب گاہ بے تیزی زخمے بر پیشانئے
مقرب خاں رسید + و خدمت پرست خاں خواص
کہ متعادِ شراب و پیالۂ خاصہ در دست داشت -
خود را بہ فیل رسانید - و ہر چند راجپوتاں
بہ سنانِ برچھہ و زورِ دست و بازو مانع آمدند -
و خواستند - کہ او را جائے ندہند - او کنارۂ حوضہ
را محکم گرفتہ خود را نگاہ مے داشت - و چوں در
بیروں جائے نشستن نبود - خود را میانِ حوضہ
گنجانید + و چوں قریبِ نیم کروہ مسافت طے شد -
گجپت خاں داروغۂ فیل خانہ مادہ فیلِ سواریٔ خاصہ
را حاضر آورد - و خود در پیشِ فیل و پسرش در
عقب نشستہ بود + مہابت خاں اشارہ کرد - تا آں
بے گناہ را با پسرش شہید کردند + با لجملہ در لباسِ
سیر و شکار بر سمتِ منزلِ خویش رہبری نمود + و
آں حضرت بہ درونِ خانۂ او در آمدہ زمانے توقف
فرمودند - فرزندانِ خود را بر دورِ آں حضرت گردانید +
و چوں از نور جہاں بیگم غافل افتادہ بود - دریں
وقت بہ خاطرش رسید - کہ باز حضرتِ شاہنشاہی را

به دولت خانه بُرده از آنجا همراهِ نورجهان بیگم باز بخانهٔ خود آرد- به این قصد بارِ دیگر آں حضرت را بدولت خانه آورد + از قضا در هنگامے که حضرتِ شاهنشاهی به قصدِ سیر و شکار سوار شدند- نورجهاں بیگم فرصت غنیمت شمرده با جواهر خانِ خواجه سرا که ناظرِ محلاتِ پادشاهی بود- از آب گزشته به منزلِ برادرِ خود آصف خاں رفته بود + آں کم فرصت خبرِ رفتنِ بیگم یافته از سهوے که در محارستِ بیگم کرده- ندامت کشیده متردِّدِ خاطر گشت- آنگاه در فکرِ شهریار شد- و دانست- که جدا داشتنِ او از خدمتِ حضرت خطائے است عظیم- لاجرم رائے فاسدِ او بریں معنی قرار گرفت- که آں حضرت را باز سوار ساخته به منزلِ شهریار برد- وآں حضرت از وسعتِ حوصله و گرانباری هرچه او مے گفت- مے کردند + دریں وقت بهجو نبیرهٔ شجاعت خاں همراه شد + و چوں بخانهٔ شهریار در مے آمد- به راجپوتاں اِشارہ کرد- تا او را به قتل رسانیدند + بالجمله چوں نورجهاں بیگم از آب گزشته به منزلِ برادرِ خود رسید- اعتمادِ دولت را طلب کرده مخاطب و معاتب ساخت- که از غفلت و خام کاریِ شما کار تا به ایں جا کشید- و آنچه در مخیلهٔ هیچ کس نه گزشته بود- به ظهور آمد- و در پیشِ خدا و خلق خجلت زدهٔ کردارِ خویش گشتید- اکنوں تدارکِ آں باید کرد + و در آنچه صلاحِ دولت

و بر آمدِ کار باشد - به اتّفاق معروض باید داشت + ہمہ یک دل و یک زبان به عرض رسانیدند که تدبیرِ درشت و رائے صائب آن است - که فردا فوجہا ترتیب داده در رکابِ سعادت از آب گزشتہ آن مفسدان را مقہور و منکوب ساختہ به آستان بوسی بندگانِ حضرت سرفراز شویم + چوں ایں رائے نا صواب بمسامعِ جلال اعلیحضرت رسید - و از ضابطۂ معقول دور نمود + ہماں شب مقرب خان و صادق خان بخشی و میر منصور وخدمت خان را پیے در پے نزدِ آصف خان و امنائے دولت فرستادند - که از آب گزشتن و جنگ انداختن محض خطا ست - زنہار که ایں تدبیرِ نا درست را نتیجۂ خام کاری و نا سازگاری دانستہ پیرامونِ خاطر راه ندہند - که بجز ندامت و پشیمانی اثرے بر آں مترتب نخواہد شد - ہرگاه دریں طرف باشیم - به کدام دل گرمی و بچہ امید جنگ مے کنید ؟ و بہ جہتِ اعتماد و احتیاط انگشترئے مبارکِ خود را مصحوبِ میر منصور فرستادند - امّا آصف خان به گمانِ آنکہ ایں حرفہا زادۂ طبیعتِ مہابت خانِ بے عاقبت باشد - و حضرت به تحریکِ او حکم فرموده مُہر را فرستاده به ہماں قرار داد پائے عزیمت افشرده + دریں وقت فدائی خان چوں از فتنہ پردازیئے زمانہ وقوف یافت - سوار شده به کنارِ آب آمد - و از آنکہ پل را آتش داده بودند - و امکانِ عبور متصور نبود - بے تاب

شده در زیرِ باران بلا و تلاطم فتنه با چندیں نوکرانِ خویش
رُو برُوے دولت خانه اسپ بدریا زده خواست - که به
شناوری عبور نماید - شش کس از ہمراہانِ او در
موج فنا ہلاک گشتند - و چند نفرے از تُندیِ آب پایاں
رُوبه اُفتادند - و نیم جانے به ساحلِ سلامت رسانیدند - و
خود با اسپ سوار بر آمده چپقلش نمایاں کرد - و دستِ
اکثرے از رُفقاے او بکار رسید - و چہار کس از ہمراہانِ
او جاں نثار شدند * و چوں دید - که کارے از پیش
نمے رود - و غنیم زور آور است - و بخدمتِ اشرف
نمے تواند رسید - عطفِ عناں نموده از آب گزشت *
و حضرتِ شاہنشاہی آں روز و آں شب در منزل
شہریار بسر بردند * روزِ شنبه ہشتم فروردی مطابقِ
بیست و نہم جمادے الثانیه آصف خاں باتفاقِ خواجه
ابو الحسن و دیگر امناے دولت قرار به جنگ داده
در خدمتِ مہدِ علیا نورجہاں بیگم از گزرے که
غازی بیگ مشرفِ نواڑه پایاب دیده بود - قرارِ گزشتن
داد * اتفاقاً بدترینِ گزرہا ہماں بود - سه چہار
جا از آبِ عمیق عریض گزشتند - و در وقتِ گزشتن
انتظامِ افواج برقرار نماند - ہر فوجے به طرفے اُفتاد *
آصف خاں و خواجه ابو الحسن و ارادت خاں با عماریِ
بیگم رُوبرُوے فوجِ کلانِ غنیم که فیلانِ کارے خود
را پیش داده کنارِ آب را مضبوط ساختہ بودند -
در آمدند * و فدائی خاں بفاصلهٔ یکسا نیرِ پرتاب پایاں تر

مُقابلِ فوجِ دیگر از آب گزشت ۔ و ابوطالب پسر آصف خاں و نبیرِ خواجہ واللہ یار و بسیارے مردم پایاں بر فدائی خاں عبور نمودند ۔ و ہنوز جمعے بہ کنار پیوستند ۔ و بعضے میانِ آب بودند ۔ کہ افواجِ غنیم فیلاں را پیش رانده حملہ آوردند ۔ و ہنوز آصف خاں و خواجہ ابو الحسن درمیانِ آب بودند ۔ و معتمد خاں از آب یک جا گزشتہ بر لبِ آب دوم ایستاده تماشاے نیرنگیِ تقدیر مے کرد ۔ کہ سوار و پیاده و اسپ و شتر درمیانِ دریا در آمده پہلو بر یک دیگر برزده سعی در گزشتن دارند ۔ دریں وقت ندیم خواجہ سراے بیگم آمده آنہارا مخاطب ساخت ۔ کہ حضرتِ علیا مے فرمایند ۔ کہ ایں چہ جاے توقف و تامل است ؟ پاے ہمت پیش نہید ۔ کہ بہ مجردِ در آمدنِ شما غنیم منہزم گشتہ راہِ آوارگی پیش خواہد گرفت ۔ از استماعِ ایں خطاب و عتاب خواجہ ابو الحسن و معتمد خاں اسپانِ خود را در آب زدند ۔ و فوجِ غنیم و راجپوتاں مردمِ ایں جانب را پیش انداختہ بہ دریا در آمدند ۔ در عماریِ بیگم دخترِ شہریار و صبیۂ شاه نواز خاں بودند ۔ تیرے بر بازوے دخترِ شہریار رسید ۔ و بیگم بہ دستِ خود بر آورده بیروں انداخت ۔ و لباسہا بہ خوں رنگیں شد ۔ و جواہر خاں خواجہ سرا ناظرِ محل و ندیم خواجہ سراے بیگم و خواجہ سراے دیگر در پیشِ فیل جاں نثار گردیدند ۔ و دو زخمِ شمشیر بر خرطومِ فیلِ

بیگم رسید + و بعد از آنکہ رُوے فیل بر گشت - دو سہ زخم برچھہ بر عقب فیل زدند - تا آنکہ شمشیرہا از پئے ہم مے رسیدند - فیلبان آں سعئے در راندن فیل داشت - تا جائے رسید - کہ آب عمیق آمد - و اشیاں بہ شناوری اُفتادند - و بیم غرق شدن بود - تا گُزیر عطفِ عناں نمودند - و فیلِ بیگم بہ شناوری از آب گزشت - و بدولت خانۂ پادشاہی رفتہ فرود آمدند + و چوں راجپوتاں قصدِ تمام بہ ایں جانب کردند - دریں وقت آصف خاں پیدا شد - و از نیرنگئے زمانہ و ہمراہ رفتنِ رفیقاں و نشستنِ نقشِ بد گلہ آغاز کردہ روانہ شد + و ہر چند حاضراں از ایشاں نشاں خواستند - اثرے ظاہر نہ شد - کہ بہ کدام جانب شتافتند + و خواجہ ابو الحسن گرم راند - و از ہولِ اضطراب اسپ بہ دریا زد - و چوں آب عمیق بود - و تند مے رفت - در وقتِ شناوری از اسپ جدا شد - پس قاشِ زیں را بہ دو دست محکم گرفتہ - تا آنکہ غوطہ خورد - و نفس بند شد - قاشِ زیں را نگذاشت - دریں حالتِ مخمصہ ملّاحِ کشمیری خود را رسانیدہ خواجہ را بر آورد + و فدائی خاں با جمعے از نوکرانِ خود و چندے از بندگانِ پادشاہی کہ دوستی و آشنائی با وے داشتند - از آب گزشتہ با فوجے کہ در مقابلِ او بود - چپقلش کرد و غنیم خود را بر داشتہ تا خانۂ شہریار کہ حضرتِ شاہنشاہی در آں جا

تشریف داشتند - خود را رسانید + و چوں درون ملاپرده از سوار و پیاده مالا مال بود - او بر سر در ایستاده به تیر اندازی پرداخت - چنانچه تیر ہائے او اکثر در صحنِ دولت خانہ نزدیک بہ آں حضرت میرسید - و مخلص خاں در پیشِ تخت ایستاده بود + بالجملہ فدائی خاں زمانے ممتد ایستاده تلاش مے کرد + و از ہمراہانِ او سید مظفر کہ از جوانانِ کار طلب کار دیدۂ فدوی بود - و عطاء اللہ نام خویشِ فدائی خاں بہ حصولِ شہادت حیاتِ جاوید یافتند + و سید عبد الغفور بخاری کہ از جوانانِ شجاع است - زخم کاری برداشت - و چہار زخم بہ اسپ سوارئ فدائی خاں رسید + و چوں دریافت - کہ کارے از پیش نمے رود - و بہ خدمت نمے تواند رسید - عطفِ عناں نموده از اردو بر آمد - و بہ طرفِ بالائے آب شتافت - و روزِ دیگر از آب گذشتہ بہ رہتاس نزدِ فرزندانِ خود رفت - و از آں جا عیال را برداشتہ بگرہ چاک شتافتہ بہ رخصتِ سلامت کشید + بیدر بخش نام زمیندارِ پرگنۂ مذکور با او رابطۂ قدیم داشت - فرزنداں را در آں جا گذاشتہ و خاطر از آں جانب پرداختہ جریده بہ جانبِ ہندوستاں شتافت + و شیر خواجہ و اللہ وردی خانِ قراول باشی و اللہ یار پسرِ افتخار خاں ہر کدام بطرفے رفتند + و آصف خاں چوں دانست - کہ از وحشتِ مہابت خاں

خلاصی ممکن نیست - با پسرِ خود ابو طالب و دو بیست
سیصد سوارِ مغلوک از بارگیر و اہلِ خدمت بجانبِ
قلعۂ اٹک کہ در تیولِ او بود - رفت ٭ و چون
بہ رہتاس رسید - از ارادت خاں خبر یافت - کہ در
گوشۂ فرود آمدہ - کسانِ خود را فرستادہ بہ مبالغۂ بسیار
اورا نزد خود طلبید - لیکن ہر چند سعی کرد - او
بہ ہمراہیِ آصف خاں راضی نہ شد - و آصف خاں
بقلعۂ اٹک رفتہ متحصن گشت - و ارادت خاں برگشتہ
بہ اردو آمد ٭ و بعد از آں خواجہ ابو الحسن بہ عہد او
سوگند اطمینانِ خاطر یافتہ مہابت خاں را دید - و
نوشتۂ بنامِ ارادت خاں و معتمد خاں مشتمل بر سوگندِ
غلیظ شدید بخطِ او گرفت - کہ گزندِ جانی و نقصانے
بعزت و ناموس نرساند - آنگاہ ایشاں را ہمراہ بردہ
ملاقات داد ٭ در ہمیں روز عبد الصمد نواسۂ شیخ چاند منجم را
کہ بہ آصف خاں رابطۂ قوی داشت - و الحق جوانِ
معتمد بود - بہ شامتِ آشنائیِ او در حضورِ خود بہ قتل
رسانید ٭ مقارنِ ایں حال شاہ خواجہ ایلچیِ نذر محمد خاں
والیِ بلخ بہ درگاہِ والا رسیدہ ملازمت نمود - و بعد از
ادائے کورنش و تسلیم و آدابے کہ دریں دولت معمول
است کتابتِ نذر محمد خاں کہ مشتمل بر اظہارِ اخلاص
و نیاز مندی بود - با تحف و ہدایائے آں ملک گزرانیدہ
آنگاہ پیشکشِ خود را بہ نظر در آوردند - و سوغاتہائے
نذر محمد خاں از اسپ و غلام ترکی وغیرہ

موافق پنجاه هزار روپیه قیمت شد۔ و بحال الوقت سی هزار روپیه انعام یافت ٭ بارے پیش ازیں نگارشِ نگارِ وقایع نگار گشت۔ که چوں آصف خاں به هیچ وجه از مهابت خاں ایمن نه بود۔ به قلعهٔ اٹک که در جاگیرِ او بود۔ رفته تحصّن جُست۔ و همگی دو بیست و پنجاه کس از سوار و پیاده با او همراه بودند ٭ مهابت خاں چندے از احدیانِ پادشاهی و ملازمانِ خود و زمینداران آں نواحی را به سرکردگیِ بهروز نام پسرِ خود و شاه قلی فرستاد۔ که گرما گرم شتافته بمحاصرهٔ قلعه پرداختند ٭ آں نفوس در آں جا رسیده قلعه را به دست آوردند ٭ و آصف خاں عناں به قضا سپرد۔ و فرستادهاے مهابت خاں به عهد و سوگند آرام بخشِ خاطرِ متوحّش او گشته حقیقت را با مهابت خاں نوشتند ٭ و چوں موکبِ جهاں شکوه از دریاے اٹک عبور نمود ٭ مهابت خاں از حضرت رخصت حاصل نموده به قلعهٔ اٹک رفت و آصف خاں را با ابو طالب پسرش و خلیل الله ولدِ میر میراں مقیّد و محبوس ساخت۔ و قلعه را به ملازمانِ خود سپرد ٭ و در همیں اثنا عبد الخالق برادر زادهٔ خواجه شمس الدّین محمّد خوافی را که از مصاحباں و مخصوصانِ آصف خاں بود۔ با محمّد تقی بخشیِ شاهجهاں که در محاصرهٔ برهانپور بدست افتاده بود۔ به تیغِ بے باکی آوارهٔ صحراے عدم گردانید ٭ و ملا میر محمّد قنوجی را که بسببِ آخوندی نزدِ آصف خاں

بود- وقتیکه او را زنجیر کردند- به حسبِ اتّفاق زنجیر
حلقه دار در پایِ او کردند- چنانچه باید- استحکام ندادند-
به اندک حرکت از پایِ او بر آمد- این مقدّمه حمل
بر افسونگری و ساحریِ او کرده + او حافظِ قرآنِ مجید
بود- و پیوسته بتلاوت اشتغال داشت- و لبهایِ او
بتلاوتش متحرّک بود- ازین حرکتِ لب یقین کرده- که مرا
دعایِ بد می کند- و از غلبهٔ وسواس و فرطِ توهّم آن
مظلوم را به تیغِ ستم شهید ساخت + ملّا محمّد با فضائلِ
صوری و کسبِ کمالات بزیورِ صلاح و پرهیزگاری آراستگی
داشت- افسوس که آن سفّاکِ بے باک قدرِ چنین مردے
هم نه شناخت و بیهوده ضائع ساخت! و چون بنواحیِ
جلال آباد نزولِ اردوے کیهان پوے اتّفاق افتاد- جمعے
از هندوان آمده ملازمت نمودند + اکنون مجملے از معتقدات
و رسومے که میانِ ایشان شائع است- به جهتِ غرابت
مرقوم می گردد- طریقِ آنها به آئینِ هندوان نسبت
نزدیک است + بعضے صورتِ آدمی از طلا یا از سنگ ساخته
پرستش می نمایند- و بیش از یک زن نمے کنند-
مگر که زنِ اوّل نازا و گاه باشد- یا با شوهر ناسازگار +
اگر خواهند که بخانهٔ دوستے یا خویشے بروند- از بالاے
بامِ یک دیگر تردّد می کنند- و حصارِ شهر را جز یک
درے نمے باشد + و غیر از خوک و ماهی و مرغ دیگر همه
گوشت می خورند- و حلال دارند- می گویند- که از قومِ ما
هر کس که ماهی خورد- البتّه کور شده- و گوشت را

یخنی کردہ مے خورند ؛ و لباسِ سُرخ را دوست مے دارند؛ و مُردۂ خود را لباس پوشانیدہ و مُسلّح ساختہ با صُراحی و پیالہ و شراب در گور مے گزارند ؛ و سوگندِ ایشان این است - کہ کلّۂ آہو یا بُز را در آتش مے نہند - و بازآں را از آں جا برداشتہ بر درخت مے گزارند - و مے گویند - کہ ہر کس از ما این سوگند را بہ دروغ خوردہ - البتہ بہ بلائے مُبتلا شُدہ ؛ و اگر پدر زنِ پسرِ خود را خوش کند - بگیرد - و پسر دراں باب مُضایقہ نمے نماید ؛ حضرتِ شاہنشاہی فرمودند - کہ ہرچہ دلِ شما از چیزہائے ہندوستان خواہش داشتہ باشد - درخواست نمائید - اسپ و شمشیر و نقد و سروپائے سُرخ التماس کردند - و کامیاب گشتند ؛ دریں اثنا جگت سِنگہ پسر راجہ باسو از اُردوئے گیہاں شکوہ فرار نمودہ بہ کوہستانِ شمالیئ لاہور کہ وطنِ اوست - شتافت ؛ و مُقارنِ ایں حال صادق خاں بہ ایالتِ صوبۂ پنجاب رخصت یافت - و حُکم شُد - کہ تنبیہ و تادیبِ جگت سِنگہ نماید - و حضرتِ شاہنشاہی منزل بہ منزل بہ نشاطِ شکار پرداختہ - روزِ یک شنبہ بیستم اُردی بہشت در ساعتِ مسعود داخلِ شہرِ کابُل شُدند - و دریں روز بر فیل نشستہ نثار کُناں از میانِ بازار گُزشتہ بہ باغِ شہر آرا کہ نزدیک بہ قلعۂ کابُل واقع است - نزولِ اجلال فرمودند ؛ روزِ جُمعہ غُرّۂ خُرداد بہ روضۂ منورۂ حضرتِ

فردوس مکانی تشریف برده لوازم نیاز مندی به تقدیم
رسانیده از باطن قدسی مواطن آن حضرت استمداد همت
نمودند - و همچنین به زیارت میرزا هندال و عم بزرگوار خود
میرزا محمد حکیم تبرک جسته از حضرت حق سبحانه تعالے
التماس آمرزش ایشان فرمودند + از غرائب اتفاقات که
از نهانخانهٔ تقدیر بر منصهٔ ظهور پرتو افگند - پاداش کردار
زشت مهابت خان است + تفصیل این اجمال آنکه چون
آن جرأت و گستاخی در کنار آب بهت ازو به ظهور
آمد - و امرائے بے حوصله با سپاه از غفلت خویش
خجلت زدهٔ خاوند خویش گشتند - و امرے که در
مخیلهٔ هیچکس خطور نه کرده بود - چهره پرداز ظهور
گشت - راجپوتان او بنا بر تسلط و اقتدارے که به حسب
اتفاق روے نموده بود - خود سر و مغرور گشته دست تعدی
و تطاول بر رعایا و زیر دستان دراز کرده هیچ کس را
موجود نمے شمردند - تا آنکه روزگار برگشت - و دست
فتنه آتش به خرمن هستیٔ آن خود سران زد + بالجمله جمعے
از راجپوتان در جلگه که از شکارگاههاے مقرریے کابل
است - رمهٔ اسپان خود به چرا گذاشته بودند + چون
جلگه را بجهت شکار پادشاهی قرق ساخته به جمعے از
احدیان حواله نموده بودند - یکے از آنها مانع آمده کار
به درشتی گذرانید - و راجپوتان بے محابا آن بیچاره را
به تیغ پاره پاره کردند + چندے از خویشان و برادران
او و احدیان دیگر به درگاه رفته استغاثه و داد خواهی

نمودند - حکم شد - که اگر او را شناخته اند - نام و نشانِ
او معروض دارند - تا به حضورِ اشرف طلبیده باز پرس
فرمائیم - و بعد از اثباتِ خون به سزا رسد + احدیان
را به این حکم تسلّی نگشته بر گشتند + راجپوتان نیز
قریب به آنها فرود آمده بودند + روزِ دیگر احدیان مستعدِ
رزم و پیکار شده همه یک جهت و یک رو بر سرِ دائرۂ
راجپوتان آمدند و چون احدیان تیر انداز و توپچی
بودند - به اندک زد و خوردے راجپوتِ بسیار کشته
شدند و چندے را که مهابت خان از فرزندانِ حقیقی
گرامی تر مے دید - علفِ تیغِ انتقام گردیدند - تخمیناً
هشت صد و نُه صد راجپوت به قتل رسیده بودند +
و احشام کابل و هزاره جات هر جا راجپوتے را در اطراف
و نواحی یافتند - از کوتلِ هندو کش گرد رانیده فروختند +
و به این طریق قریب به پانصد راجپوت که بیشترے از
آنها سردارِ قوم بودند - و به شجاعت و مردانگی
اشتهار داشتند - به فروخت رفتند + و مهابت خان از
شنیدنِ این خبر سراسیمه و مضطرب سوار شده به کمکِ
نوکرانِ خود شتافت - و در اثنائے راه نفس را طورِ
دیگر دیده از بیم و هراس که مبادا درین آشوب کشته
شود - بر گشته خود را در پناهِ دولت خانه انداخت + و
به التماس او حبشیان و کوتوال خان و جمال خانِ خواص
را حکم شد - تا این فتنه را فرو نشانند + دیگر به عرض
رسید که باعثِ جنگ و مادۂ فساد بدیع الزمان خویش

خواجہ ابو الحسن و خواجہ قاسم برادرِ اوشت - ہر دو را بہ حضور طلبیدہ باز پرس فرمودند - جوابے کہ مایۂ تسلیئ خاطر شود - نتوانستند داد + چوں کسانِ بسیارے از تیر و تفنگ بہ قتل رسیدہ بودند - ناگزیر مراعاتِ خاطرِ او از لوازم شمردہ تام بردہ ہا را بہ وے حوالہ کردند - و او در نہایتِ خواری و رسوائی آنہا را سروپا برہنہ بہ خانۂ خود بردہ مقید ساخت - و آنچہ در بساطِ آنہا بود - تمام را متصرف شد + دریں ولا بہ عرض رسید - کہ عنبر حبشی در سنِ ہشتاد سالگی بہ اجل طبعی در گزشت + عنبر در فنِ سپاہ گری و سرداری و ضوابطِ تدبیر عدیل و نظیر نہ داشت - آبادیِ آں ملک را چنانچہ باید - ضبط کردہ بود - تا آخرِ عمر روزگارے را بہ عزت بسر برد - و در ہیچ تاریخے بہ نظر درنیامدہ - کہ غلام حبشی بمرتبۂ او رسیدہ باشد + و دریں ایام سید بہوہ حاکمِ دہلی بموجب نوشتۂ مہابت خاں عبد الرحیم خان خاناں را کہ متوجہ جاگیرِ خود بود - بر گردانیدہ بہ لاہور فرستاد + دریں ولا خبر رسید - کہ شہزادہاے والا نژاد سلطانِ دارالشکوہ و سلطانِ اورنگ زیب پسرانِ شاہ جہاں بہ حوالیِ اکبر آباد رسیدند + خاطرِ قدسی مظاہر از مژدۂ وصولِ نہائرِ کامگار چوں گل شگفت - لیکن مہابت خاں بہ مظفر خاں حارسِ دار الخلافہ نوشتہ - کہ آنہا را نظر بند دارد و بہ درگاہ بیارد + چوں توجہ خاطرِ اشرف بہ شکار بسیار بود - و شیفتگیِ آں حضرت دریں شغل بحدے رسیدہ بود

که در حضر و سفر یک روز بے شکار ممکن نیست - که بسر آید - لاجرم دریں ولا الله وردی خان قراول بیگی بجهت شکارِ قمرغه تورِ کلانے که اهلِ هند آں را نادر گویند - از پریشان تابیده ترتیب داده پیشکش نمود - مبلغ بیست و پنج هزار روپیه بر آں صرف شد - بنا بر آں در موضع ازغنده که از شکارگاههاے مقررِ ایں ملک است - به متصدیانِ بیوتاتِ شکاری حکم شد - که تورِ مذکور را به شکار برده استاده نمودند - و شکارے را از هر جانب به تور در آوردند - و حضرت با پرستارانِ حرم سراے عزت بنشاطِ شکار توجه فرمودند ٭ شاه اسمٰعیل هزاره که هزارها جماعت او را به بزرگی و مرشدی قبول میداشتند - با توابع و لواحقِ خویش در ظاهرِ دهِ مهیر مانوس فرود آمده بود - حضرتِ شاهنشاهی با نور جهاں بیگم و اهلِ حرم به منزلِ شاه اسمٰعیل تشریف فرماشدند ٭ و بیگم به فرزندانِ شاه از اقسام جواهر درازی مرصع آلات التفات فرمودند - و از آں جا بنشاطِ شکار پرداخته قریب سی صد راس از رنگ و قوچ کوهی و خرس و کفتار که دریں تور درآمده بود - شکار شد - و یکے از همه کلاں تر بود - وزن فرمودند - سه من و سه سیر به وزنِ جهانگیری در آمد ٭ واز سوانح آنکه چوں خبر گستاخیٔ مهابت خاں به سمع شاه جهاں رسید - مزاج به شورش گرائید - و باوجودِ قلتِ جمعیت و عدم سامان داعیه مصمم شد - که بخدمتِ پدرِ والا قدر شتافته سزاے کردارِ ناهنجار در

دامنِ روزگارِ او رہد - بہ ایں عزیمت شتافتہ بہ تاریخِ بیست وسوم رمضان سالِ ہزار و سی و پنج با ہزار سوار از مقامِ ناسک برنگ رایات بر افراشتند - بہ گمانِ آنکہ شاید دریں مسافت بقدرِ کفایت جمعیتے فراہم آید * چوں اجمیر مخیم گشت - راجہ کشن سنگھ پسر راجہ بھیم کہ با پانصد سوار در موکب منصور بود - بہ اجلِ طبیعی در گذشت - وجمعیتِ او متفرق گشت - و ہمگی پانصد سوار در غایتِ پریشانی و تنگدستی ہمراہ ماند - و ارادۂ سابق سامان پذیر نشد - ناگزیر رائے عقدہ کشائے چنیں تقاضا فرمود - کہ باید بولایتِ ٹھٹہ شتافتہ روزے چند دراں تنگنائے خمول گذرانید - بہ ایں داعیہ از اجمیر بہ ناگور و از ناگور بہ حدودِ جودھپور و از آں راہ بجیسلمیر نہضت اتفاق افتاد * و حضرتِ جنت آشیانی در ایامِ ہرج و مرج از ہمیں راہ بہ ولایتِ سند و ملکِ ٹھٹہ تشریف بردہ بودند - و ایں موافقت با جدِ بزرگوار از بدائع روزگار است * چوں خاطرِ فیض مظاہر از سیر و شکارِ گلزار ہمیشہ بہارِ کابل را بیشتر اختیار مے بود - روزِ دو شنبہ غرۂ شہریور از کابل بصوب مستقر الخلافہ کوسِ مراجعت بلند آواز گشت * دریں تاریخ خبر بیمارئے شاہزادۂ پرویز بہ عرض رسید - کہ دردِ قولنج قوی بہم رسیدہ ایشاں را زمانے ممتد بے شعور داشت - و بعد از تدبیرات قدرے خفت حاصل شد * و متقارنِ ایں حال عرضداشتِ خان جہاں رسید * نوشتہ بود - کہ شاہزادہ باز از ہوش رفتہ - و دریں مرتبہ

پنج گھڑی که دو ساعتِ نجومی باشد - بے شعور بودند -
ناگزیر اطبا به داغ قرار دادند - و پنج داغ در سر و
پیشانی و شقیقهٔ ایشان گذاردند - معهذا به هوش نیامدند -
و بعد از ساعتِ دیگر افاقت بهم رسید - و سخن گفتند - و
باز از هوش رفتند - اطبا بیماریِ ایشان را صرع تشخیص
نموده اند - و ایں نوعِ افراطِ شراب است - چنانچه هر دو عم
ایشان شاهزادهٔ شاه مراد و شاهزادهٔ دانیال به همیں بیماری
مبتلا گشته کاسهٔ سر را فدائے جامِ شراب کردند * دریں
ولا شاهزادگانِ والا گهر سلطان دارا شکوه و شاهزاده اورنگ زیب
از خدمتِ پدر به ملازمتِ جدِّ بزرگوار آمده به آستانه بوسی فرقِ
نیاز را نورانی ساختند - و از فیلان و جواهرِ مرصع آلاتِ قریب
ده لک روپیه پیشکشِ ایشان بنظر در آمد * دریں میانه
از نوشتهٔ فاضل خان بعرض رسید - که با شهریار پسرِ سلطان
دانیالِ مرحوم در اهر کوٹ از شاهجهان جدائی گزیده به ملکِ
راجه گج سنگه خود را رسانیده عنقریب به شاهزادهٔ پرویز
خواهد رسید * و از سوانحِ بهجت افزا که دریں راه به ظهور
آمد - آوارگیِ مهابت خان از درگاه است * تفصیلِ ایں
داستان به رسمِ اجمال آنکه از تاریخے که آں بد اندیش
مصدرِ چنیں گستاخی گردید - مزاجش به شورش گرائیده
وظرفِ حوصله اش تنگی کرد - و به اعیانِ دولت سلوکِ
ناملائم پیش گرفته دلها را از خود آزرده و خاطرها را متفکر
گردانید - حضرت شاهنشاهی با وجودِ چنیں گستاخی و
سوءِ ادب از کمالِ حوصله و بردباری التفات و عنایت

ظاہر مے ساختند - و ہرچہ نورجہاں بیگم در خلوت مے گفت - بے کم و کاست نزدِ او بیان مے فرمودند - چنانچہ مکرر بر زبان آوردند - کہ بیگم قصدِ تو دارد - خبردار باش - و صبیۂ شاہنواز خاں نبیرۂ عبد الرحیم خان خاناں کہ در عقدِ ازدواج شایستہ خاں پسر آصف خان است - مے گوید - کہ ہرگاہ دست یابم - مہابت خاں را بہ بندوق خواہم زد - و بہ اظہارِ ایں مقدمات خاطرِ او را مطمئن مے ساختند - تا آنکہ رفتہ رفتہ توہمے کہ در ابتدا داشت - و از آں رہ گزر ہوشیار و بیدار مے بود - و جماعتے کثیر از راجپوتاں با خود ہمراہ مے آورد - و بر گرد و پیشِ دولت خانہ بار مے داشت - کم شد - و آں ضبط و انتظام برہم خورد - و معہذا نوکرانِ خوب او در جنگِ احدیانِ کابل بہ قتل رسیدند * و نورجہاں بیگم بہ خلافِ او پیوستہ در اظہارِ فرصت بود - و سپاہ نگاہ مے داشت - و مردم دلیر جنگ آنہا را دلاسا میکرد - و مستمال و امیدوار مے ساخت - تا آنکہ ہوشیار خاں خواجہ سرائے بیگم بہ موجبِ نوشتۂ ایشاں قریب بدو ہزار سوار از لاہور نوکر کردہ بہ خدمت شتافت * و در رکابِ سعادت ہم جمعیت نیک فراہم آمدہ بود * یک منزل پیش از رہتاس دیدنِ محلۂ سواراں را ترتیب ساختہ فرمودند - کہ تمام سپاہِ قدیم و جدید جیبہ پوشیدہ در راہ بہ ایستند * آنگاہ بلند خاں خواص را حکم شد - کہ از جانبِ حضرت نزدِ مہابت خاں رفتہ پیغام

گزارد - کہ اِمروز مردُم بیگم خُود را بہ نظرِ اشرف مے گزرانند۔
بِہتر آن است - کہ مُجرائے اوّل را موقوف دارید نہ مبادا
باہم گُفتگُو شُدہ بہ جنگ و نزاع کشد - و در عقبِ
بلند خاں خواجہ انور را فِرستادند - کہ ایں سخنِ پسندیدہ
را مفہُوم او سازد + و او حسبُ الحُکم عمل نمُودہ دریں
وقت بہ کورنش نیامد + رُوزِ دیگر ہوشیارے از بندگانِ
بادشاہی در درگاہ فراہم آمدند - و آنحضرت بہ مہابت خاں
حُکم فرمُودند - کہ یک منزل از اُردُو پیش برود + اگرچہ
او از حقیقتِ کار آگاہ گشت - لیکن چُوں چشمش از
جنگِ احدیاں ترسیدہ بُود - کام و ناکام روانۂ پیش
شُد - و آں حضرت بہ تعاقُبِ او سوار شُدہ گرما گرم
شِتافتند + و مہابت خاں دیگر خُود را جمع نتوانست
ساخت - و از منزلِ پیش نیز کُوچ کردہ از دریاے
بہت گُذشتہ فرود آمد + و حضرتِ شاہنشاہی دریں طرف
مُعسکر آراستند - و افضل خاں را نزدِ آں آشُفتہ دِماغ
فرِستادہ چہار حُکم بہ تقریرِ او حوالہ فرمُودند۔ نخُست آنکہ
چُوں شاہ جہاں بہ صوبِ ٹھٹھہ رفتہ - او نیز از پئے او رود
و آں مُہم را بہ انجام رساند + دُوم آصف خاں را
بہ مُلازمتِ حضُور فرِستد + سوُم طہمُورث و ہوشنگ پسرانِ
شاہزادۂ دانیال را روانۂ حضُور نماید + چہارُم لشکری
کہ پسرِ مُخلص خاں را ضامنِ اوست - و تا حال
بہ مُلازمت نیامدہ - حاضر سازد - و اگر در فرِستادنِ
آصف خاں کوتاہی کُند - یقیں شِناسد - کہ فوج بر سرِ

او تعین خواہد شد۔ افضل خان پسرانِ شاہزادۂ دانیال
را ہمراہ آوردہ معروض داشت - کہ در بابِ آصف خان
عرض مے کند - کہ چوں از جانبِ بیگم ایمن نیستم - بیم
آں دارم - کہ اگر آصف خان را از دست دہم - مبادا
لشکر بر سرِ من تعین فرمایند - دریں صورت بندہ را
بہ خدمتے کہ تعین فرمایند - بداں سرفراز شدہ چوں از
لاہور بگذرم - منت بر چشم و دل گذاشتہ آصف خان
را روانۂ درگاہ خواہم ساخت۔ چوں افضل خان عذرِ
فرستادنِ آصف خان معروض داشت - بیگم از حرفہاے
لغو او بہ شورش در آمد - و افضل خان باز رفتہ آنچہ دیدہ
و شنیدہ بود - پوشیدہ کندہ ظاہر ساخت - و گفت - در
فرستادنِ آصف خان توقف مصلحت نیست - زینہار طورِ
دیگر بہ خاطر نہ رساند - کہ ندامت خواہد کشید۔ چوں
مہابت خان از حقیقتِ کار آگاہ گشت - فی الفور
آصف خان را خود آوردہ معذرت خواست - و بہ عہد
و سوگند خاطرِ او را پرداختہ ملایمتِ فراواں بہ ساختہ
روانۂ درگاہ نمود - لیکن ابو طالب پسرِ او را بہ جہتِ
مصلحتے کہ رقم پذیر گردیدہ - روزے چند نگاہ داشت۔
بہ ظاہر عزیمتِ ٹھٹھہ وانمودہ کوچ بہ کوچ روانہ شد۔
و بیست و سوم ماہِ مذکور عبورِ موکبِ منصور از آب
بہت واقع شد۔ از غرائب آنکہ یورشِ مہابت خان و
ہرج و مرجِ او بر ساحلِ ہمیں آب اتفاق افتادہ بود -
باز انحطاطِ اخترِ بخت و زمانِ ادبار او نیز بر کنارِ ہماں

دریا روے نمود ؛ و پس از روزے چند ابو طالب پسر آصف خاں و بدیع الزّماں دامادِ خواجہ ابو الحسن و خواجہ قاسم برادرِ او را نیز عذر خواستہ بہ درگاہ فرستادند چوں در جہانگیر آباد نزولِ سعادت اتّفاق افتاد۔ داور بخش پسر خسرو و خان خاناں و مقرب خاں و میر جملہ و اعیانِ شہرِ لاہور بہ آستانہ بوسی جبینِ اخلاص را نورانی ساختند ؛ ہفتم ماہِ آباں بہ ساعتِ مسعود نزولِ موکبِ اقبال بہ دار السّلطنتِ لاہور چہرہ افروزِ مراد گردید ؛ دریں روزِ مسعود آصف خاں بہ صاحب صوبگیِ پنجاب اختصاص یافت۔ و منصبِ وکالت ضمیمۂ مراحم گردید۔ و حکم شد۔ کہ سرِ دیوان نشستہ از روے استقلال بہ تمشیتِ مہمّاتِ مالی و ملکی پردازد ؛ و خدمتِ دیوانی بہ خواجہ ابو الحسن ارزانی شد ؛ و افضل خاں از تغیّرِ میر جملہ۔ بہ خدمتِ میر سامانی سرفرازی یافت ؛ و میرِ مذکور بہ خدمتِ بخشی گری سر بلند گردید ؛ و سیّد جلال ولدِ سیّد محمّد نبیرۂ شاہ عالم بخاری را کہ در گجرات آسودہ اند۔ و احوالِ ایشاں بہ تقریبات دریں اقبال نامہ ثبت افتادہ۔ رخصتِ وطن فرمودہ فیل بجہتِ سواریِ ایشاں لطف نمودند ؛ و نیز دریں ایّام بہ عرض رسید۔ کہ مہابت خاں از سمتِ راہِ ٹھٹّہ عناں تافتہ بہ جانبِ ہندوستاں روانہ شد ؛ و نیز بہ مسامعِ جلال رسید۔ کہ بیست و دو لک روپیہ کہ بجاے او از بنگالہ فرستادہ اند۔ بہ حوالیِ دہلی رسیدہ۔ بنابراں صفدر خاں و سپہدار خاں

و علی قلیجِ درمن و نورُ الدّین قلی و اہبراے سنگدلن با ہزار احدی تعیّن شدند۔کہ بر جناحِ استعجال شتافتہ زرہا بدست آرند + نفوسِ مذکورہ متوجّہِ این خدمت شدہ در حوالئِ شاہ آباد بادہاے او کہ خزانہ مے آوردند۔ رسیدند۔ و آنہا با زرہا در سرائے متحصّن شدہ تا ممکن و متصوّر بود۔ بہ مدافعہ و مقابلہ پاے ضلالت افشردند + و بندگانِ دربار بعد از زد و خوردِ بسیار آنسرا را آتش زدہ بدروں درآمدہ مبلغ ہا را متصرّف شدند۔ و آدمہاے او قرار بر فرار دادہ راہِ ادبار سپردند + و فرماں شد۔کہ زرہا بدرگاہ فرستادہ خود بہ تعاقبِ مہابت خاں شتابند + و مقارنِ این حال خان خاناں را بہ منصبِ ہفت ہزاری ذات و سوار از ہزارِ دو اسپہ و سہ اسپہ سرفراز نمودہ خلعت و شمشیر و اسپِ قبچاق با زینِ مرصّع و فیلِ خاصہ مرحمت نمودہ با جمعے از ملازمانِ شاہی بہ استیصالِ مہابت خاں مامور فرمودند۔ و صوبۂ اجمیر بہ تیولِ او مقرّر شد + و چوں مہمِ جگت سنگھ از صادق خاں سرانجام نشدہ بود۔ و او را از دوستانِ مہابت خاں مے دانستند۔ حکم شد۔کہ از سعادتِ کورنش محروم باشد + و دریں ایام روز مخلص خاں و جگت سنگھ از کوہستانِ کانگڑہ رسیدہ ملازمت نمودند + و دریں روزہا بہ تقدیم خاں کہ تمامتِ ملکِ کوچ داشت۔ فرماں صادر شد۔کہ او را صاحبِ صوبۂ بنگالہ ساختیم۔ بداں صوبہ شتافتہ بہ ضبط و نسق آں ولایت پردازد۔ و خانہ‌زاد خاں را روانۂ حضور نماید +

شاهزاده پرویز از فرطِ باده پیمائی به مرضِ صرع مبتلا شده رفته رفته از غذا نفرت بهم رسانید - و قوی به تحلیل رفت - و هر چند اطبا به معالجات و تدبیرات پرداختند - چون زمانِ ناگزیر در رسیده بود - اثرے بر آں مترتب نگشت - و شبِ چهار شنبه به تاریخ هفتم شهرِ صفر سنه هزار و سی و ششِ هجری پیمانهٔ حیاتش لبریز گردید + و کالبدِ آں مرحوم را نخست در آں شهر امانت فرمودند - و آخر به اکبر آباد نقل کردند - و در باغے که سبز کردهٔ آں سروِ جویبارِ سلطنت بود - مدفون کردند + و چوں ایں خبر به مسامعِ علیه رسید - رضا بقضاے ایزدِ تعالے داده زخمِ درونی را به مرهمِ صبر و شکیبائی چاره فرمودند + در سنِّ سی و هشت سالگی وفات یافت + تاریخِ فوتِ او بعضے از فضلا چنیں یافته اند - وفات شاهزاده پرویز + بعد از استماعِ ایں خبر به خانِ جهاں حکم شد - که فرزنداں و بازماندهاے ایشاں را روانهٔ درگاهِ والا سازد + در خلالِ ایں احوال شاه خواجه ایلچیِ نذر محمد خاں رخصتِ معاودت یافت - و سواے آنچه به دفعات به او عنایت شده بود - چهل هزار روپیهٔ دیگر مرحمت گردید - و انموذجے از نفائسِ هندوستاں براے خاں فرستادند + و در همیں اوقات ابو طالب خلفِ اعتضاد الخلافت آصف خاں به خطابِ شایسته خاں نامور شد + دریں ایام هم موسوی خاں از دکن مراجعت نموده سعادتِ آستاں بوسی دریافت + و دریں بین میرزا

رشتهٔ صفوی به صوبه داریٔ بهار فرق عزت بر افراخت *
درهمین هنگام از عرایض متصدیان صوبهٔ دکن بعرض
رسید - که یاقوت خان حبشی که در آن ملک بعد از عنبر
سرداری عمده تر ازو نبود - و در حیات عنبر نیز
به سالاریٔ لشکر و انتظام افواج به عهدهٔ او مقرر بود -
اختیار بندگی و دولتخواهی را سرمایهٔ سعادت خود دانسته
با پانصد سوار بحوالیٔ جالنا پور آمده - بسر بلند رای
نوشته - که من با فتح خان پسر ملک عنبر و دیگر سرداران
نظام الملک قرار دولتخواهی داده از پیش قدمان این
میدان سعادت شده ام - و آن اشخاص هر یکی بر دیگر
سبقت برده پی در پی خواهند آمد * چون خان جهان
از نوشتهٔ سر بلند رای بر حقیقت کار اطلاع یافت -
کتابتی مشتمل بر استمالت و دولتخواهی بسیار به
یاقوت خان نوشته سرگرم عزیمت گردانید * و سر بلند
رای نیز گفتگوی قلمی نمود - که در لوازم ضیافت و مراسم
مهمانداری کوشیده به زودی روانهٔ برهانپور سازد *
در اوراق سابق مرقوم گردیده - که شاهجهان با متعددی
از بندگان آستان به جانب تهته نهضت فرمود * چون در
ایام شاهزادگی با پادشاه والا جاه شاه عباس طریقهٔ دوستی
و مصادقت مسلوک و ابواب مراسلات مفتوح داشتند - و
درین هرج و مرج شاه نیز متفحص احوال ایشان بودند -
به خاطر صواب اندیش رسید - که بدان سمت شتافته به ایشان
نزدیک باید شد - همین که به آبیاریٔ مهربانی و اشفاق

ایشاں غبارِ شورش و فسادے کہ مرتفع شدہ - فرو نشیند ✤ بالجملہ چوں بہ حوالیٔ ٹھٹہ پیوستند - شریف الملک کہ حارسِ آں ملک بود - نہ ہزار سوار و دوازدہ ہزار پیادہ فراہم آوردہ حصارِ شہر را استحکام دادہ قدم جرأت پیش گذاشت ✤ و باآنکہ فقط ہمگی سی صد چہار صد سوار از بندہاے وفادار ہمراہِ شہزادہ شہریار بودند - ولے او تابِ مقابلۂ ملازمانِ شاہ نیاورد و بہ حصارِ شہر در آمدہ متحصن گشت ✤ و چوں از بیشتر مرمت قلعہ نمودہ توپ و تفنگِ بسیار در برج و بارہ آمادہ ساختہ بود - دریں بین بدرونِ حصار در آمدہ بعد از مدافعہ و مقابلہ آخر پاے ضلالت افشردند ✤ و شاہِ جہاں مردمِ خود را منع فرمود - کہ بر قلعہ نتازند - و رعیتِ خود را بہ توپ و تفنگ ضایع نسازند - باوجودِ ایں معنی جمعے از جوانانِ کار طلب بر حصارِ بندِ شہر یورش نمودند - و از استحکامِ برج و بارہ و کثرتِ توپ خانہ کارے نساختند - و ناگزیر عطفِ عناں نمودہ دائرہ کردند ✤ و پس از چند روز بہادرانِ شیر دِل زنجیر گسل مانندِ برقِ لامع بہ قلعہ تاختند ✤ و چوں بر دورِ قلعہ ہمہ جا میدانِ مسطح بود - و اصلاً پستی و بلندی و دیوار و درخت نداشت - سپرہا بر رو کشیدہ دویدند - قضا را در آں ضلع خندقِ عمیق و عریض مملو از آب بود - پیش رفتن محال و پس گشتن از آں محال تر شد - درمیانِ میداں نشستہ توکل را حصارِ خود ساختند ✤ دریں وقت شاہ جہاں تکسّرے بہم رسانید - و بنا بر بعضے موانع کہ رفتنِ آں طولے دارد - سفرِ عراق در عہدۂ تعویق افتاد ✤

و نیز خبرِ بیماریٔ شاہزادہ پرویز بنواترُ بہ ثبوت -و بیقین شُد - کہ ازیں مرض جاں بر نیست + و ہم دریں ضمن مکتوبِ نُور جہاں بیگم رسید- مرقوم بُود - کہ مہابت خاں از ہیبتِ نہضتِ موکبِ پادشاہی سراسیمہ گشتہ- مبادا از غایتِ شورشِ مزاج در راہ غبارِ آسیبے بہ دامنِ پسرانِ شُما رساند- صلاحِ دَولت در آں است کہ باز بہ صوبِ دکن عطفِ عناں نمُودہ چند رُوز با رُوزگار بسازند -ع

تا خُود فلک از پردہ چہ آرد بیرُوں

بنابرآں با وُجُودِ ضُعفِ قُوٰے و بیماریٔ صعب پالکی سوارہ از راہِ گجرات و مُلکِ ناگور مُتوجّہِ دکن شُدند + دریں ضمن خبرِ فوتِ شاہزادہ پرویز رسید- و بر جناحِ استعجال نہضتِ موکبِ منصور اُفتاد + و ایں راہے است کہ سُلطانِ محمُود از ہمیں راہ آمدہ فتحِ بُت خانۂ سومنات کردہ - چُنانچہ مشہُور است + و شاہ جہاں بہ مُلکِ گجرات در آمدہ از بیست کروہیِ احمد آباد بگُزرِ جان جانب دریاے نربدا را عُبُور فرمُودند - و از کریوۂ چھپرائی کہ بہ راجۂ بگلانہ تعلّق دارد- بر آمدہ بناسک بر تنگ از مُضافاتِ دکن کہ مروّجہ خُود را در آں جا گزاشتہ بُودند- نزُول نمُودند + و چُوں دریں مُلک عمارتے نبُود - در ہماں نزدیکی بہ جُنیر شتافتہ در آں سر زمیں رحلِ اقامت انداختند + دریں وقت [illegible] خاں کہ بہ منصبِ ہفت ہزاری ذات و سوار دو اسپہ و سہ اسپہ فرقِ عزّت بر افراخت + تا از قیدِ

مہابت خاں و آسیب جاں نجات یافتہ بود۔ منصب و جاگیر نداشت۔ احوالش نا منتظم بود ✣ و ہم درین اوقات از عوارض متصدیان دکن بہ عرض رسید۔ کہ نظام الملک از کوتاہ اندیشی و فتنہ انگیزی فتح خاں پسر عنبر و دیگر نو بیت یافتہا ــــ لو دولت را بہ حدودِ ملکِ پادشاہی رفرستادہ غبارِ شورش و فساد بر انگیختہ۔ لاجرم عمدۃ الملک خان جہاں بجہتِ محافظت و محارست لشکر خاں را کہ از بندہاے کہن سال است و کار داں۔ بہ حراستِ برہان پور مقرر داشتہ خود با عساکرِ ظفر لوا متوجہ بالا گھاٹ شد۔ و تا کھرکی کہ محلِ اقامتِ او بود۔ عنانِ منازعت باز نکشید۔ و نظام الملک از قلعۂ دولت آباد سر بیرون نیاورد۔ از سوانح ایں ایام کشتہ شدنِ محمد مومن است۔ و او از ساداتِ سیفی بودہ با سلسلۂ نقیب خاں قرابتِ قریب داشت ✣ چوں از عراق آمد۔ حضرتِ عرش آشیانی صبیۂ سادات خاں نبیرۂ عمِ نقیب خاں را بوے منسوب فرمودند ✣ در ہنگامے کہ عبورِ شاہ جہاں در ممالکِ شرقیہ افتاد۔ مشار الیہ در آں حدود جاگیر داشت۔ بہ خدمتِ ایشاں پیوست۔ و چندے دریں ہرج مرج ہمراہی گزید ✣ سادات خاں کہ در خدمتِ شاہزادہ پرویز بود۔ نوشتہاے با مبالغہ و تاکید فرستادہ او را نزدِ خود طلب کرد ✣ و آں خوں گرفتہ از خدمتِ شاہ جہاں جدا شدہ نزدِ سلطان پرویز آمد ✣ چوں خبرِ آمدنِ او بہ حضرتِ شاہنشاہی رسید۔ او را احضار فرمودند ✣ ہرچند شاہ پرویز

اِلتماسِ عفوِ گناهِ او نمود۔ التماسے نہ فرمودند۔ و آں سیّد
زادہ را در پاے فیلِ مست انداختہ بہ عقوبتِ تمام
سیاست فرمودند ÷ درین وقت نظامُ المُلک در قلعۂ
دَولت آباد حمید خاں نام غلام حبشی را پیشواے خود
ساختہ مدار و اعتبارِ مُلک و مال بہ قبضۂ اقتدارِ او
سپرد ÷ از بیرون او و از اندرون زنش نظامُ المُلک را
مثلِ مُرغے در قفس داشتند ÷ و خبرِ آمدنِ خان جہاں تقاین
شد ÷ حمید خاں با سہ لک ہُون کہ دوازدہ لک روپیہ
باشد۔ نزدِ او رفتہ بہ افسون و افسانہ او را از راہ
بُردہ قرار داد۔ کہ مبلغِ مذکور را بگیرد۔ و تمام مُلکِ
بالا گھاٹ را با قلعۂ احمد نگر بہ تصرّفِ نظامُ المُلک باز
گذارد ÷ فغان ازین افغانِ ناحق شناس کہ حقوقِ
تربیتِ حضرت شاہنشاہی را فراموش کردہ چناں مُلکے
را بہ سہ لک ہُون از دست داد۔ و بنامِ اُمراے
پادشاہی کہ در تھانہ جات بودند ہم نوشتہا فرستاد۔ کہ
آں محال را حوالۂ وُکلاے نظامُ المُلک نمودہ خود را
بہ حضور رسانند۔ و ہمچنین نوشتۂ بنامِ سپہدار خاں
حاکمِ احمد نگر ارسال داشت ÷ چوں مردمِ نظامُ المُلک
جہتِ اخذِ قلعہ شتافتند۔ حاکمِ مذکور گفت۔ کہ مُلک
کہ تعلّق بہ شما دارد۔ متصرّف باشید۔ امّا قلعہ ممکن نیست۔
کہ من از دست بدہم۔ تا آنکہ فرمانِ شاہی بنما ئید۔
آں وقت قلعہ را خواہم داد۔ مُجملاً ہر چند وُکلاے
نظامُ المُلک دست و پا زدند۔ اثرے بر آں مُترتّب نگشت۔

و سپهدار خاں آذوقہ و ذخیرۂ فراواں بدروں بردہ و به استحکام برج و بارہ پرداخت - و مردانہ قدم ہمت محکم داشت ۔ و دیگر نامرداں ۔ پوشیدہ خانِ جہاں ملک بالا گھاٹ را کل به وکلاے نظام الملک سپردند - و به برہان پور آمدند ۔ انتقال حقیقتِ احوالِ حمید خاں حبشی و منکوحۂ او بنا بر غرابت مرقوم مے گردد - که ایں غلام را زنے بود از غریب زادہاے ایں ملک - و در ابتداے که نظام الملک مفتونِ شراب شد - ایں زن بدرونِ حرم راه یافتہ - شرابِ مخفی که مردم بیروں را ازاں آگاہی نبود - میرسانید - رفتہ رفتہ مدار و اختیار بیروں به قبضۂ اختیارِ شوہرش قرار یافت و از درون مدارِ زندگانیِ نظام الملک بدستِ آں زن افتاد ۔ ہرگاه آں زن سوار مے شد - سرانِ سپاه و عمدہاے دولت پیاده در رکابِ او مے رفتند - و مطالبِ خود عرض مے نمودند - تا آنکه عادل خاں فوجے بر سرِ نظام الملک فرستاد - و ازیں جانب نیز خواستند - که لشکرے متعین نمایند - و ایں زن به طوع و رغبتِ خود و خواہشِ تمام ایستادہاے سپاه از نظام الملک کرده و او را دل نشیں ساخت - که اگر فتح عادل خاں را شکست دادم - زنے مصدرِ چنیں کارے نشده باشد - و اگر نقش بر عکس نشست - شکستِ زنے چه اعتبار و افتخار خواہد افزود ۔ الفصہ ایں مادۂ گرگِ محتال مرتکبِ ایں امرِ خطیر گشتہ پیوستہ در سیاق ایں یساق نقاب بر قامت افگنده بر اسپ سوار مے شد -

و خنجر و شمشیرِ مرصّع بر کمر مے بست و حلقہ ہاے طلا
و مرصّع کہ بہ اصطلاحِ ہندوستاں کڑہ گویند - در دست
مے انداخت - و دیگر اسبابِ سپاہیانہ و تحائفِ مردانہ
با خود ہمراہ مے داشت - و داد و دہش و انعام و
بخشش را سبب مے جُست و بہانہ مے خواست ؛ ہیچ
روزے نمے گذشت - کہ بہ سردارے رعایتے نمے کرد -
و مبلغے مردوم نمے داد ؛ بعد از آنکہ ملاقاتِ صفّین و محاذاتِ
فئتین اتّفاق افتاد - از علوِّ ہمّت و کمالِ جرأت دلیرانہ
با لشکرِ عادل خاں بہ مصاف آمد - و سپاہ و سرداراں را
بہ قتل و حرب و طعن و ضرب ترغیب و تحریص نمودہ
قدمِ مردانگی را دراں بحرِ زخّار و میدانِ کارزار چوں کوہ
استوار بر قرار داشت - و آں غنیمِ دشمنِ عظیم را چناں
شکستِ فاحشے داد کہ جمیع فیلاں و توپ خانہ را بدست
آوردہ سالماً و غانماً رایتِ مراجعت بر افراخت ؛ دریں
احیان بعرض رسید کہ امام قلی خاں فرمانرواے توراں
چند سال میر سنّی بہ رکابِ ایلچیِ حضرتِ شاہنشاہی را در
ماوراء النہر نگاہداشتہ آدمیانہ سلوک نمود - و چوں خبر
بے عنایتی بہ شاہ جہاں و مخالفت نمودنِ ایشاں
بہ والدِ والا قدر شائع شد - لاجرم قدوۂ ممالکِ اسلام
عبد الرحیم خواجہ و ارکانِ خواجہ را با شرائفِ تحف و
نفائسِ ہدایا ہمراہِ میرِ مذکور رخصت فرمود - و مثنوے
نیز نوشتہ مصحوبِ خواجہ ارسال داشت ؛ خواجہ از اعاظمِ
سادات و از اجلّۂ مشائخِ ماوراء النہر است ؛ نسبِ شریفش

به امام جعفر صادق علیه السلام منتهی می شود - و پادشاه توران عبد الله خان بخواجه جوئبار جد بزرگوار آن جناب دست ارادت داده بود - و اخلاص صادقانه داشت بحضرت شاهنشاهی آمدن خواجه را گرامی داشته بر تعظیم او افزودند - و امرا و اعیان دولت را به استقبال فرستادند - و چون به کابل رسید - ظفر خان استقبال نموده ایشان را بشهر آورد - و مجلس عالی آراسته لوازم مهمانداری باتمام رسانید و حضرت شاهنشاهی در سه منزلی لاهور موسوی خان را به خلعت خاصه و خنجر مرصع به پیشواز فرستاده مسرت بخش خاطر آن سید عزیز شدند - و هم بهادر خان اوزبک که در زمان عبد المومن خان حاکم مشهد بود - و درین درگاه منصب پنجهزاری داشت - به استقبال شتافت - و چون خواجه بحوالی شهر پیوست - بحکم اشرف خواجه ابو الحسن دیوان و ارادت خان بخشی به استقبال او رفته ملاقات نمودند - و همان روز بشرف دست بوسی آن حضرت مشرف گردید - و ایشان را از کورنش و تعظیم معاف فرموده شرائط بزرگی بجا آوردند - و قریب به اورنگ خلافت محکم به نشستن فرمودند - و پنجاه هزار روپیه برسم انعام احسان فرمودند - و روز دیگر چهارده قاب طعام از نوش خاصه با ظروف طلا و نقره بجهت خواجه فرستادند - و تمام ظروف را با لوازم آن با ایشان ارزانی داشتند و درهمین ایام صوبه داری بنگاله از تغییر خان زاد خان بنام مکرم خان ولد معظم خان مقرر گشت - چون مکرم خان بحکومت آن ولایت کامیاب گردید - و بحسب اتفاق فرمانی بنام

او عزِّ حضور یافت - و او بر کشتی نشسته باستقبالِ فرمان
شتافت ✤ از قضا غیر از این دریاے مقرّرِ مشهور که در بنگاله
است - نالۂ آبے بود - که کشتی را از آن جوے بایست گذرانید ✤
چون کشتیِ عکسم خان در انجا با آخر مے رسد - به ملّاحان اشاره
مے کند - که کشتی را زمانے در کنارِ آب نگاه دارند - تا نمازِ
عصر گذارده متوجّهِ مقصد گردد ✤ وقتیکه ملّاحان مے خواهند
کشتی را به کنارِ آب رسانند - بادے شدید مے آید - پس
کشتی را بر گرداب بندند - و از شورشِ تلاطُم و حرکتِ بے موقع
کشتی در آب رفته میرود - عکسام خان با چند کس که در آن
کشتی بودند - غریقِ بحرِ فنا مے گردد - و یک متنفّس هم
از آن گردابِ بلا بر نے آرد ✤ و در خلالِ این حال
خان خانان ولدِ بیرم خان در سنِّ هفتاد و دو سالگی باجلِ
طبیعی در گذشت ✤ تفصیلِ این اجمال آنکه چون به دهلی
رسید - ضعفے قوی بر مزاجش استیلا یافت - ناگزیر در آن
مقرِ سعادت توقّف نمود - و در اواسطِ سالِ هزار و سی
و ششِ هجری حیاتِ عاریت را وداع گفت در مقبرۂ که
براے منکوحۂ خود ساخته بود - مدفون گردید ✤ از اعظمِ
امراے این دولت بود - و در عهدِ سلطنتِ حضرتِ عرش آشیانی
مصدرِ خدماتِ شایسته و فتوحاتِ عظیمه گردید ✤ از آنجمله
کارِ نمایانے که کرد نخست فتحِ گجرات و شکستِ مظفّر بود
که به همان فتح گجرات از دست رفته باز به تصرّف
اولیاے دولتِ قاهره در آمد ✤ دوم فتحِ جنگِ سهل - که
لشکرِ دکن را با فیلانِ مستِ جنگی و توپ خانۂ عظیمے که

همراه داشت - و مشهور است کہ هفتاد هزار سوار نیز فراهم آورده بود - و خان خانان به هشت هزار سوار به مقابلِ او شتافت - و در دو روز و یک شب جنگِ عظیم کرده لوائے فتح و فیروزی بر افراشت - و در آں معرکۂ مرد آزما مثلِ راجی علی سردارے به قتل رسید ؞ سوم فتح ٹھٹھہ و ملکِ سند بود - کہ در زمانِ دولتِ حضرتِ جنّت مکانی پسرِ کلانش شاه نواز خاں به اندک مایۂ مردم عنبر را شکست داد - چنانچہ در موقع خود ثبت گردید ؞ بے اغراق خانه زادِ رشید بود - کہ اگر اجل اماں دادے - آثارِ نیک ازو بر صفحۂ روزگار یادگار ماندے ؞ خان خاناں در قابلیت و استعداد یکتائے روزگار بود - و نیز زبانِ عربی و ترکی و فارسی و هندی مے دانست - و از اقسامِ دانش عقلی و نقلی حتّا علومِ هندی بهرۂ وافی داشت - و در شجاعت و شهامت و سرداری رابتے بل آیتے بود - و به زبانِ فارسی و هندی شعرِ نیکو گفتے - و واقعاتِ بابری را بحکمِ حضرتِ عرش آشیانی به فارسی ترجمه کرده و گاہے بیتے و احیاناً رباعیئے و غزلے مے گفت ؞ ایں چند بیت ازوست ؞

شمارِ شوق ندانسته ام کہ تا چند است
جز ایں قدر کہ دلم سخت آرزومند است
به کیشِ صدق و صفا حرفِ عهد بیکار است
نگاهِ اهلِ محبّت تمام سوگند است
نه دام دانم و نے دانه ایں قدر دانم
کہ پائے تا بسرم هرچه هست در بند است

مرا فزودنست محبّت دلے نمی دانم
که مشتری چه کس است و بهاے من چند است
اداے حقّ محبّت عنایتے است ز دوست
وگرنه خاطرِ عاشق به هیچ خرسند است
از آں خوشم به سخنهاے دلکشِ تو رحیم
که اندکے به اداهاے عشق مانند است

رباعی

زنهار رحیم کز پئے دل نه روی
بیهوده به آرزوے دل در گروی
گفتم گفته و باز هم مے گویم
خواهش نکاری همیشه کاهش دروی

چوں راجه امر سنگه زمیندار ناگپ مانڈو بندگی و دولت خواهی را اختیار نموده عریضه کرد - که پدرانِ من به سعادتِ آستاں بوسی مستفید گشتند - من نیز امیدوارم که به این شرف فرقِ عزّت افرازم - بنا بر آں تهوّر خاں که از خدمتگارانِ زباں فهم بود - دستوری یافت - که رهنمونیِ سعادت نموده اورا به آستانِ قدسی بیارد - و به جهتِ سرافرازیِ او فرمانِ استمالت با خلعت و اسپ مرحمت شده و دیگر چوں به مسامع رسید که مهابت خاں به خدمتِ شاه جهاں رفت - علی رغمِ او خان جهاں را به خطابِ سپه سالاری امتیاز بخشیدند * اکنوں مجملے از ماجراے احوالِ مهابت خاں نگاشتهٔ کلکِ وقائع سلک میگردد - که چوں اورا از درگاه بر آوردند - او از راهِ ٹھٹھه عطف

عِناں نمود - لشکرِ پادشاہی در تعاقُبِ او مُتعین شُد - و اورا از ہیچ طرف راہِ خلاص و اُمیدِ مناص نماند - ناگزیر نجاتِ خود را مُنحصر در توسُّلِ شاہ جہاں دانسته عریضهٔ مصحوبِ یکے از مُعتمدانِ خود بہ خدمتِ آں حضرت فرستاد - و مضمونِ آں آنکه اگر رقمِ عفو بر جرائدِ جرائم ایں بندهٔ گنہگار کشند - رُوے اُمید بہ آں آستاں آرد ٭ شاہجہاں بمقتضاے وقت از تقصیراتِ او گذشته فرمانِ مرحمت عنوان با پنجهٔ مُبارک بجہتِ استمالت و تسلّیِ او فرستاده شد - و آں سرگشتهٔ بادیهٔ ناکامی با قریبِ دو ہزار سوار از راهِ راج پلیله و مُلکِ بہر جی مُتوجّه شُده به خیبر پیوست - و ہزار اشرفی نذر و یک الماسِ کلاں که ہفت ہزار روپیه قیمت داشت - با دیگر نفائس پیشکش گذرانید - و به انعامِ خنجر و شمشیرِ مُرصّع و اسپِ خاصه و فیلِ خاصه سرافرازی یافت ٭ دریں ایّام ہم خان جہاں رقعهاے پے در پے فرستاده عبدُ الله خاں را که در آں نواحی بود - به آمدنِ بُرہان پور ترغیب و تحریص نمود - و خان به عہد و پیماں بدانجا شتافته او را دید ٭ چوں چند روزے در بُرہان پور به گذرانید - خان جہاں به اِغواے اہلِ فساد از خانِ فیروز جنگ بدگُماں شُده روزے با یک خدمتگار بخانهٔ او آمده او را گرفته مُقیّد ساخت و حقیقتِ حال را بدربار عرض نمود ٭ فرماں صادر شُد - که او را به قلعهٔ اسیر بُرده نگاہدارند ٭ و چوں عہد شکنی در جمیع ادیاں ممنوع است - خان جہاں در اندک مُدّتے نتیجهٔ

آن یافت + و شرح این داستان بر سبیلِ ایجاز آنکه
چون دماغِ او از عنایاتِ سرشارِ حضرتِ شاهنشاه آشفته
بود- بعد از آنکه اورنگِ خلافت به جلوسِ جهان افروزِ
حضرتِ جهان بانی ارتفاعِ آسمانی یافت- پیوسته خود را
باندیشهاے ناصواب و بخیالاتِ فاسد آزرده مے داشت-
تا آنکه واهمه بر مزاجِ او استیلا یافته قرار را بر فرار
اختیار نمود و شبِ یک شنبه بیست و هفتم ماهِ صفر سنهٔ
هزار و سی و نه با فرزندان و جمعے از افغانان از دارالخلافهٔ
اکبرآباد بر آمده راهِ ادبار پیش گرفت- و آن حضرت در
همان شب خواجه ابوالحسن و سیّد مظفّر خان و الله ویردی خان
و رضا بهادر و پرتهی راج راتهور را با فوجے از ملازمانِ دربار
به تعاقبِ او معیّن فرمودند- و ملازمانِ مذکور در حوالیِ
دهول پور به او رسیده جنگِ سخت در پیوستند + و در
اثناے دار و گیر رضا بهادر شربتِ خوشگوارِ شهادت
چشید - و پرتهی راج زخمی شده در میدان افتاد +
خان جهان دو پسرِ خود را بکشتن داده خود نیم جانے
از آن مهلکه در برده بجانبِ دکن شتافت- و به نظام الملک
پیوسته محرّکِ سلسلهٔ شورش و فساد شد- و متقارنِ این
حال نیز نهضتِ موکبِ جهان کشا بجانبِ دکن اتفاق
افتاد- و در ساعتِ مسعود دولت خانهٔ برهان پور بذاتِ
جهان آرا رونق و بها پذیرفت- و اعظم خان که در دولتِ
جهانگیری خطابِ ارادت خان داشت- با عساکرِ ظفر اثر
به جهتِ استیصالِ او به بالا گهات معیّن شد- و افواجِ

قاہرۂ پادشاہی را مکرّر با خان جہاں اتّفاقِ مبارزت اُفتاد۔ و ہر بار آثارِ تسلّط و غلبہ از افواجِ شاہی بظہور رسید۔ لیکن دفعِ آں مقہور میسّر نگشت۔ تا آنکہ عنانِ ادبار بہ جانبِ ممالکِ شرقی کہ مساکنِ افاغنہ است۔ معطوف ساخت ٭ خاقانِ گیتی ستاں عبدُ اللہ خاں بہادر فیروز جنگ را سردار کردہ و سیّد مظفّر و معتمد خانِ کوکہ و رشید خاں و چندے دیگر از اُمرا ہمراہ نمودہ بہ تعاقبِ آں مقہور فرستادند۔ و لشکرِ فیروزی اثر در حوالیٔ پرگنۂ سندہ کہ بیست کروہیٔ الٰہ آباد واقع است۔ بآں بے سعادت رسید ٭ و او از حیات و نجات نا اُمید گشتہ با جمعے از پسراں و خویشاں و نوکرانِ قدیم پاے جہالت افشردہ بہ جنگ پرداخت۔ و با دو پسر و بعضے از متعلّقاں بہ قتل رسید۔ و خان بہادر فیروز جنگ سرِ بے مغزِ او را بہ دربارِ گردوں مدار فرستاد ٭ و بہ تاریخِ بیست و یکم اسفندار در ساعتِ مسعود نہضتِ راياتِ اقبال بعزمِ سیر و شکارِ خطّۂ دلپذیرِ کشمیر اتّفاق اُفتاد ٭ و ایں سفر اضطراری بود نہ اختیاری۔ چوں ہواے گرم در مزاجِ اقدس در غایتِ ناسازگاری بود۔ لاجرم ہر سال در آغازِ موسمِ بہار صعوبتِ راہ بر خاطرِ اشرف و مزاجِ مقدّس آساں شمردہ خود را بہ گلزارِ ہمیشہ بہارِ کشمیرِ فردوس نظیر مے رسانیدند۔ و مزۂ خوبی ہاے کشمیر را دریافتہ و استیفاے لذّاتِ آں را رشکِ بہشت نمودہ باز عنانِ عزیمت بہ صوبِ ہندوستاں معطوف مے داشتند ٭

چند روز پیش ازیں به عبدالرحیم خواجه سی هزار روپیه انعام فرموده بودند - دریں وقت هم مادۀ فیل با حوضۀ نقره شفقت فرمودند +

جشنِ بیست و دومین نوروز از جلوسِ همایون

روزِ یک شنبه سوم رجب سنۀ هزار و سی و ششِ هجری آفتابِ جهان تاب به برجِ حمل شرفِ تحویل فرمود - و سالِ بیست و دوم از جلوسِ والا آغاز شد - و بر لبِ آبِ چناب جشنِ نوروزِ جهان افروز آراستگی یافت - و یک روز به لوازمِ آن پرداخته کوچ فرمودند - و منزل بمنزل سیرِ گلستان و شکار افگنان طے راه فرموده در ساعتِ فیض اشاعت به نزهت سراے کشمیر نزولِ اقبال اتفاق افتاد + و چون بعرض رسیده بود - که مکرم خان حاکمِ بنگاله غریقِ بحرِ فنا گشته - چنانچه در اوراقِ سابق بدان اشاره رفت - دریں بین فدائی خان را به حکومتِ صوبۀ بنگاله شرفِ امتیاز بخشیده - و منصبِ پنجهزاری و خلعتِ فاخره و اسپِ عراقیِ ابلق فرستادۀ فرمانرواے ایران عنایت باو فرموده بدانصوب رخصت نمودند - و مقرر گشت - که هر سال پنج لک روپیه برسمِ پیشکشِ شاهنشاهی و پنج لک روپیه بصیغۀ پیشکشِ بیگم که مجموع ده لک روپیه باشد - به خزانۀ عامره داخل سازد + دریں هنگام ابو سعید نبیرۀ اعتماد الدوله نیز به حکومتِ ٹھٹه منتخب شد + و بهادر خانِ اوزبک به حکومتِ اله آباد بسبب

تجربۂ جهانگیر قلی خاں خلعتِ خاص پوشیده بداں صوب
شتافت + و نیز سرکارِ کالپی به جاگیرِ محتشم خاں مقرر
شد + بعد ازیں حادثۂ روے داد کہ ذکرِ آں واقعۂ
دل دوز و شرح ایں حادثۂ جگر سوز را زبانِ سخن
آفریں و گوشِ دانش گزیں توانائی نباشد - آں را کہ
دیدۂ جہاں بیں بر حسنِ صورت و قبولِ سیرتِ آں
خاقانِ والا شوکت افتاده - داند - کہ سپهرِ شعبده باز
چه باخته ؟ و روزگارِ جهاں گداز چه پرداخته ؟

نشستے چو بر گاه شاهنشهی
گرفتے جہاں فرِّ ظلّ اللهی
فروزندۂ افسر و تخت بود
کریم و رحیم و جواں بخت بود

بالجمله دریں مدّت کہ آں حضرت در کشمیر تشریف داشتند -
مرض استیلا پذیرفت - و از غایتِ ضعف و زبونی پیوسته
بر نالکی نشسته به سیر و سواری خود را مشغول
میداشتند + روزے درد و وجع شدّت کرد - و آثارِ
یاس و ارتحال بر وجناتِ احوال پرتو افگند - و حرفهاے
کہ بوے نا امیدی ازاں مے آمد - بے اختیار بر زباں
جاری شد - شورشے عظیم در مردم افتاده - پرستارانِ
بساطِ قرب را بغایت مضطرب ساخت - لیکن چوں چند
روزے از حیاتِ مستعار باقی بود - در آں مرتبه بخیر
گزشت + و بعد از چند روز باز اشتها مفقود گشت -
و طبیعت از افیوں کہ مصاحبِ چهل ساله بود - نفرت

گزید - بغیر از چند پیالۂ شرابِ انگوری بچیزے دیگر ہرگز توجۂ خاطر نمے شد + دریں وقت شہریار را بہ اشتدادِ مرضِ داءُ الثعلب آبِ رُو رفت - و موے بروت و ابرو و مژہ تمام ریخت - ہر چند اطبّا بہ مداوا و علاج پرداختند - اثرے بر آں مترتّب نگشت - تا آنکہ از شرمندگی التماس نمود - کہ پیشتر بہ لاہور رفتہ چند روزے بہ معالجہ و مداوا پردازد - و بہ حکمِ اشرف روانۂ لاہور شد + و داور بخش پسرِ خسرو کہ نظربند بود - اورا بر نور جہاں بیگم بجہتِ نظامِ کارِ آں برگشتۂ روزگار و شرائطِ حزم و احتیاط حوالہ نمودہ بود کہ مقیّد دارد - پس التماس نمود - کہ بہ دیگرے حوالہ شود - ازو گرفتہ حوالۂ ارادت خاں نمودند + و مقارنِ ایں حضرتِ شاہنشاہی بہ تماشاے بھتی بھون و اچول و ویرناگ نہضت فرمودند + در اثناے سبرخاں زادخاں پسرِ مہابت خاں از بنگالہ آمدہ و آستاں بوسی سرافراز آمد - و یک زنجیرِ فیل خوش نسب پیشکش کرد + و سیّد جعفر کہ از خدمتِ شاہ جہاں تخلّف نمودہ بود - بہ ملازمتِ اشرف پیوست + در خلالِ ایں احوال راياتِ عزیمت بہ صوبِ دارُ السلطنتِ لاہور ارتفاع یافت + و در مقامِ بیرم کلہ بہ نشاطِ شکار پرداختند + کیفیتِ ایں شکار مکرّر در اوراقِ گزشتہ نگاشتۂ کلکِ بدائع رقم گشتہ + کوہیست بغایت بلند - و در تہ کوہ نشیمن گاہے بجہتِ تیر اندازی ترتیب یافتہ - چوں زمینداراں

آهوان را رانده بر تیغهٔ کوه بر می آوردند - و به نظرِ
اشرف در می آید - و تفنگ را سر راست ساخته می اندازند -
و همین که به آهو می رسد - از فرازِ کوه جدا شده
معلّق زنان آمده بروے زمین می افتد - و عجیب
نمودے می کند - زیرا که شکارگاهِ غریبے است ؛ بالآخره
یکے از پیادهاے آں مرز بوم آهو را رانده آورد - و آهو
بر پرچرِ سنگے جا گرفت - و چنانچه باید - خوب مخصوص
نمی شد - پیاده خواست - که پیشتر آمده آهو را از آں
مکان براند - بمجرّدِ قدم پیش گذاشتن پاے خود را
نتوانست مضبوط ساخت - در پیش بوته بود - دست بر آں
انداخت - که خود را تواند نگاهداشت - قضا را بوته کنده شد -
و از آں جا معلّق زنان بحالِ تباه بر زمین افتاد - همان
افتادن بود و جان دادن ؛ از مشاهدهٔ این حال مزاجِ
اشرف بشورش و آشوب گرائید - و خاطرِ قدسی مظاهر
بغایت مکدّر گشت - و ترکِ شکار کرده به دولت خانه
تشریف آوردند ؛ مادرِ آں پیاده آمده جزع و فزعِ بسیار
ظاهر ساخت - اگرچه او را به نقد تسلّی فرمودند - لیکن
خاطرِ اشرف تسلّی نمی یافت - گویا ملک الموت به این
صورت جلوه گر شده به نظرِ آں حضرت در آمده بود ؛
از آں ساعت آرام و قرار از دل برفت - و حال متغیّر
گشت ؛ و از بیرم کله به تهنه و از تهنه به راجور تشریف
آوردند - و به دستورِ معهود یک دو ساعت از روز مانده
کوچ فرمودند - و در اثناے راه پیاله خواستند - و همین که

بر لب رسانیدند - گوارا نشد - و طبیعت بر گشت - و تا رسیدن به دولت خانه حال برین منوال بود - آواخرِ شب - که در حقیقت آخرِ روزِ حیات بود - مقربانِ بساطِ قرب را روزِ امید سیاه شد - نفسے چند بہ سختی بر آمد - و هنگامِ چاشت روزِ یک شنبه بیست و هشتم شهرِ صفر سنهٔ هزار و سی و هفتِ هجری مطابقِ یازدهم آبان ماهِ الٰهی سال بیست و دوم از جلوسِ اشرف همایِ روحِ آن حضرت از آشیانهٔ خاک پرواز نموده سایه بر فرقِ ساکنانِ خطهٔ افلاک افگندند + در سِنِّ شصت سالگی جان بجان آفرین سپردند + از سنوحِ این واقعهٔ دل خراش و وقوعِ این حادثهٔ جگر تراش جهان بشورش و آشوب گرائید - و جهانیان سر رشتهٔ تدبیر از دست داده سراسیمه شدند +

منتخباتِ بوستاں

بابِ چہارم در تواضع

ز خاک آفریدت خداوندِ پاک
پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک

حریص و جہانسوز و سرکش مباش
ز خاک آفریدندت آتش مباش

چو گردن کشید آتشِ ہولناک
بہ بیچارگی تن بینداخت خاک

چو آں سرفرازی نمود ایں کمی
ازاں دیو کردند ازیں آدمی

حکایت در ہمیں معنی

یکے قطرہ باراں ز ابرے چکید
خجل شد چو پہنائے دریا بدید

کہ جائیکہ دریا ست من کیستم
گر او ہست حقا کہ من نیستم

چو خود را بچشمِ حقارت بدید
صدف در کنارش بجاں پرورید

سپہرش بجائے رسانید کار
کہ شد نامور لؤلوئے شاہوار

بلندی بداں یافت کو پست شد
درِ نیستی کوفت تا ہست شد

حکایت در معنی نظر کردن مردان حق در خویشتن به حقارت

جوانی خردمند پاکیزه بوم　　ز دریا برآمد بدربند روم
درو فضل دیدند و فقر و تمیز　　نهادند رختش بجای عزیز
سر صالحان گفت روزی بمرد　　که خاشاک مسجد بیفشان و گرد
همان کین سخن مرد رهرو شنید　　برون رفت و بازش نشان کس ندید
بر آن حمل کردند یاران و پیر　　که پروای خدمت ندارد فقیر
دگر روز خادم گرفتش براه　　که ناخوب کردی برای تباه
ندانستی ای کودک خود پسند　　که مردان ز خدمت بجائی رسند
گرستن گرفت از سر صدق و سوز　　که ای یار جان پرور دل فروز
نه گرد اندر آن بقعه دیدم نه خاک　　من آلوده بودم در آن جای پاک
گرفتم قدم لاجرم باز پس　　که پاکیزه به مسجد از خاک و خس
طریقت جز این نیست درویش را　　که افگنده دارد تن خویش را
بلندیت باید تواضع گزین　　که این بام را نیست سلم جز این

حکایت سلطان بایزید بسطامی قدس سره در تواضع

شنیدم که وقتی سحرگاه عید　　ز گرمابه آمد برون بایزید
یکی طشت خاکسترش بیخبر　　فرو ریختند از سرائی بسر
همی گفت ژولیده دستار و موی　　کف دست شکرانه مالان بروی

که ای نفس من در خور آتشم / بخاکستری روی در هم کشم
بزرگان نکردند در خود نگاه / خدا بینی از خویشتن بین مخواه
بزرگی بناموس و گفتار نیست / بلندی بدعوی و پندار نیست
تواضع سر رفعت افرازدت / تکبر بخاک اندر اندازدت
بگردن فتد سرکش تند خوی / بلندیت باید بلندی مجوی

گفتار در عجب و عاقبت آن - و شکستگی و برکت آن

ز مغرور دنیا ره دین مجوی / خدا بینی از خویشتن بین مجوی
گرت جاه باید مکن چون خسان / بچشم حقارت نگه در کسان
گمان کی برد مردم هوشمند / که در سرگرانیست قدر بلند
ازین نامور تر محلی مجوی / که خوانند خلقت پسندیده خوی
نگر چون توئی بر تو کبر آورد / بزرگش نه بینی بچشم خرد
تو نیز ار تکبر کنی همچنان / نمائی که پیشت تکبر کنان
چو استادهٔ بر مقام بلند / بر افتاده گر هوشمندی مخند
بسا ایستاده در آمد ز پای / که افتادگانش گرفتند جای
گرفتم که خود هستی از عیب پاک / تعنت مکن بر من عیب ناک
یکی حلقهٔ کعبه دارد بدست / یکی در خراباتی افتاده مست
گر این را بخواند که نگذاردش / ور آن را براند که باز آردش
نه مستظهرست آن باعمال خویش / نه این را در توبه بستست پیش

حکایتِ درویشِ دانشمند و قاضیِ متکبّر

فقیهی کهن جامهٔ تنگدست … در ایوانِ قاضی بصف برنشست

نگه کرد قاضی درو تیز تیز … مُعرّف گرفت آستینش که خیز

ندانی که برتر مقامِ تو نیست … فروتر نشین یا برو یا بایست

بجایِ بزرگان دلیری مکن … چو سرپنجه ات نیست شیری مکن

نه هر کس سزاوار باشد بصدر … کرامت بفضل است و رُتبت بقدر

دگر ره چه حاجت که پندت کس است … همین شرمساری عقوبت بس است

بعزّت هر آنکو فروتر نشست … بخواری نیفتد ز بالا به پست

چو آتش برآورد درویش دود … فروتر نشست از مقامے که بود

فقیهان طریقِ جدل ساختند … لِم و لا نُسلّم در انداختند

گشادند بر هم درِ فتنه باز … بلا و نعم کرده گردن دراز

تو گفتی خروسانِ شاطر بجنگ … فتادند در هم بمنقار و چنگ

یکے بیخود از خشمناکی چو مست … یکے بر زمیں میزدے هر دو دست

فتادند در عُقدهٔ پیچ پیچ … که در حلّ آن ره نبردند هیچ

کهن جامه اندر صفِ آخرین … بغرّش در آمد چو شیرِ عرین

که برهان قوی باید و معنوی … نه رگهاے گردن بحجّت قوی

مرا نیز چوگانِ حرف است و گوے … بگفتند - ار نیک دانی بگوے

به کلکِ فصاحت بیانے که داشت … بدلها چو نقشِ نگیں بر نگاشت

سر از کوے صورت بمعنی کشید … قلم بر سرِ حرفِ دعوے کشید

بگفتندش از هر کنار آفریں … که بر عقل و طبعت هزار آفریں

سمندِ سخن تا بجائے براند … که قاضی چو خر در خلاب بماند

برون آمد از طاق و دستارِ خویش … به اکرام و لطفش فرستاد پیش

که هیهات قدرِ تو نشناختم به شکرِ قدومت نپرداختم
دریغ آیدم با چنین مایهٔ که بینم ترا در چنین پایهٔ
معرّف بدلداری آمد برش که دستارِ قاضی نهد بر سرش
بدست و زبان منع کردش که دور منه بر سرم پای بندِ غرور
که فردا شود بر کهن میزران بدستارِ پنجه گزم سر گران
چو مولام خوانند و صدرِ کبیر نمایند مردم بچشمم حقیر
تفاوت کند هرگز آبِ زلال گرش کوزه زرّین بود یا سفال
خرد باید اندر سرِ مرد و مغز نباید مرا چون تو دستارِ نغز
کس از سربزرگی نباشد بچیز کدو سر بزرگست و بی مغز نیز
میفراز گردن بدستار و ریش که دستار پنبه است و سبلت حشیش
بصورت کسانیکه مردم وش اند چو صورت همان به که دم درکشند
به قدرِ هنر جُست باید محل بلندی و نحسی مکن چون زحل
نیِ بوریا را بلندی نکوست که خاصیتِ نیشکر خود در وست
بدین عقل و همت نخوانم کست وگر میروَد صد غلام از پست
چه خوش گفت خرمهرهٔ در گلے چو برداشتش پُرطمع جاهلے
مرا کس نخواهد خریدن بهیچ بدیوانگی در حریرم مپیچ
خزف را همان قدر باشد که هست وگر در میانِ شقایق نشست
نه منعم بمال از کسے بهتر است خر ار جُلِّ اطلس بپوشد خر است
بدین شیوه مردِ سخنگوے چست بآبِ سخن کینه از دل بشُست
دل آزرده را سخت باشد سخن چو خصمت بیفتاد سستی مکن
چو دستت رسد مغزِ دشمن برآر که فرصت فرو شوید از دل غبار
چنان ماند قاضی بجورش اسیر که گفت انّ هذا یومٌ عسیر
بدندان گزید از تعجب یدین بماندش دو دیده چو فرقدین

وز آنجا جوان مردِ همت بتافت ‎ برون رفت و بازش نشان کس نیافت
غریو از بزرگانِ مجلس بخاست ‎ که گوئی چنین شوخ چشم از کجاست
نقیب از پیش رفت و هر سو دوید ‎ که مردی بدین وصف و صورت که دید
یکے گفت ازین نوع شیرین نفس ‎ درین شهر سعدی شناسیم و بس
بر آں صد ہزار آفرین کاین بگفت ‎ حقِ تلخ بین تا چه شیرین بگفت

حکایتِ شهد فروش

شکر خندهٔ انگبین مے فروخت ‎ که دلها ز شیرینیش مے بسوخت
نباتے میاں بستہ چوں نیشکر ‎ برو مشتری از مگس بیشتر
گر او زهر برداشتے فی المثل ‎ بخوردندے از دستِ او چوں عسل
گرانے نظر کرد در کارِ او ‎ حسد برد بر رونقِ بازارِ او
دگر روز شد گردِ گیتی دواں ‎ عسل بر سر و سرکه بر ابرواں
بسے گشت فریاد خواں پیش و پس ‎ که ننشست بر انگبینش مگس
شبانگه چو نقدش نیامد بدست ‎ بدل تنگ روئے بکنجے نشست
چو عاصی ترش کرده روئے از وعید ‎ چو ابروے زندانیاں روزِ عید
زنش گفت بازی کناں شوے را ‎ عسل تلخ باشد ترش روے را
حرامست بر نانِ آنکس چشید ‎ که چوں سفره ابرو بهم در کشید
مکن خواجه بر خویشتن کار سخت ‎ که بد خوے باشد نگونسار بخت
بگیرم که سیم و زرت چیز نیست ‎ چو سعدی زبانِ خوشت نیز نیست

حکایت در معنیِ تواضعِ نیک مرداں

شنیدم که فرزانهٔ حق پرست ‎ گریباں گرفتش یکے رندِ مست
ازاں تیره دل مردِ صافی دروں ‎ قفا خورد و سر بر نکرد از سکوں

یکے گفتش آخر نه مردی تو نیز ‌ ‌ تحمل دریغ است ازین بے تمیز
شنید این سخن مردِ پاکیزه خوے ‌ ‌ بدو گفت ازین نوع با من مگوے
درد مستِ نادان گریبانِ مرد ‌ ‌ که با شیرِ جنگی سگالد نبرد ؟
ز هشیارِ عاقل نزیبد که دست ‌ ‌ زند در گریبانِ نادانِ مست
هنرور چنین زندگانی کند ‌ ‌ جفا بیند و مهربانی کند

حکایت در اعزازِ نفوسِ مردان

سگے پاے صحرا نشینے گزید ‌ ‌ بخشمے که زهرش ز دندان چکید
شب از درد بیچاره خوابش نبرد ‌ ‌ بخیل اندرش دخترے بود خرد
پدر را جفا کرد و تندی نمود ‌ ‌ که آخر ترا نیز دندان نبود
پس از گریه مردِ پراگنده روز ‌ ‌ بخندید کاے مامکِ دل فروز
مرا گرچه زو قوتے بود بیش ‌ ‌ دریغ آمدم کام و دندانِ خویش
محال است اگر تیغ بر سر خورم ‌ ‌ که دندان بپاے سگ اندر برم
توان کرد با ناکسان بدرگی ‌ ‌ ولیکن نیاید ز مردم سگی

حکایتِ معروف کرخی و مسافرِ رنجور

کسے راهِ معروف کرخی بجست ‌ ‌ که بنهاد معروفی از سر نخست
شنیدم که مهمانش آمد یکے ‌ ‌ ز بیماریش تا بمرگ اندکے
سرش موے و رویش صفا ریخته ‌ ‌ بمویش جان در تن آویخته
شب آنجا بیفگند و بالش نهاد ‌ ‌ روان دست در بانگ و نالش نهاد
نه خوابش گرفتے شبان یک نفس ‌ ‌ نه از دستِ فریادِ او خوابِ کس
نهادے پریشان و طبعے درشت ‌ ‌ نمے مرد و خلقے به جان بکشت
ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز ‌ ‌ گرفتند ازو خلق راهِ گریز

نمانده ز مردم در آن بقعه کس
همان ناتوان ماند و معروف بس

شنیدم که شبها ز خدمت نخفت
چو مردان میان بست و کرد آنچه گفت

شبے بر سرش لشکر آورد خواب
که چند آورد مرد ناخفته تاب

بیک دم که چشمانش خفتن گرفت
مسافر پراگنده گفتن گرفت

که لعنت برین نسل ناپاک باد
که نام اند و ناموس و زرق اند و باد

پلید اعتقادان پاکیزه پوش
فریبنده پارسائی فروش

چه داند لت انبانے از خواب مست
که بیچارهٔ دیده برهم نه بست

سخنہاے منکر بہ معروف گفت
که یکدم چرا غافل از وے نخفت

فرو خورد شیخ این حدیث از کرم
شنیدند پوشیدگان حرم

یکے گفت معروف را در نهفت
ندیدی که درویش نالان چه گفت

برو زین سپس گو سر خویش گیر
تعنت ببر جاے دیگر بمیر

نکوئی و رحمت بجاے خود است
ولے با بدان نیک مردی بد است

سر سفله را گرد بالش منه
سر مردم آزار بر سنگ به

مکن با بدان نیکی اے نیک بخت
که در شوره نادان نشاند درخت

نگویم مراعات مردم مکن
کرم پیش نامردمان گم مکن

باخلاق نرمی مکن با درشت
که سگ را نمالند چون گربه پشت

گر انصاف خواهی سگ حق شناس
بسیرت به از مردم ناسپاس

به برف آب رحمت مکن بر خسیس
چو کردی مکافات بر یخ نویس

ندیدم چنین پیچ بر پیچ کس
مکن هیچ رحمت برین هیچ کس

بخندید و گفت اے دلارام جفت
پریشان مشو زین پریشان که گفت

گر از ناخوشی کرد بر من خروش
مرا ناخوش از وے خوش آمد بگوش

جفاے چنین کس بباید شنود
که نتواند از بیقراری غنود

چو خود را قوی حال بینی و خوش
به شکرانه بار ضعیفان بکش

اگر خود همین صورتی چون طلسم / بمیری و اسمت نمیرد چو جسم
وگر پرورانی درختِ کرم / برِ نیک‌نامی خوری لاجرم
نه بینی که در کرخ تربت بسی است / بجز گورِ معروف معروف نیست
بدولت کسانی سر افراختند / که تاجِ تکبر بینداختند
تکبر کند مردِ حشمت پرست / نداند که حشمت بحلم اندر است

حکایت در گستاخیِ درویشان و حلمِ پادشاهان

ملِک صالح از پادشاهانِ شام / برون آمدی صبحدم با غلام
بگشتی در اطراف و بازار و کوی / برسمِ عرب نیمه بر بسته روی
که صاحب نظر بود و درویش دوست / هر آن کین دو دارد ملِک صالح اوست
دو درویش در مسجدی خفته یافت / پریشان دل و خاطرِ آشفته یافت
شبِ سردشان دیده نابرده خواب / چو حربا تأمل کنان آفتاب
یکی زان دو میگفت با دیگری / که در روزِ محشر بود داوری
گر این پادشاهانِ گردن فراز / که در لهو و عیش اند و با کام و ناز
درآیند با عاجزان در بهشت / من از گور سر برنگیرم زِ خشت
بهشتِ برین ملک و ماوای ماست / که بندِ غم امروز بر پای ماست
همه عمر ازینان چه دیدی خوشی / که در آخرت نیز زحمت کشی
اگر صالح آنجا به دیوارِ باغ / در آید بکفشش بدرم دماغ
چو مرد این سخن گفت و صالح شنید / دگر بودن آنجا مصالح ندید
دمی رفت تا چشمهٔ آفتاب / زِ چشمِ خلائق فرو شست خواب
بدان هر دو کس را فرستاد و خواند / بهیبت نشست و بحرمت نشاند

بر ایشان ببارید باران جود — فروشستشان گرد ذل از وجود

پس از رنج سرما و باران و سیل — نشستند با نامداران خیل

گدایان بی جامه شب کرده روز — معطر کنان جامه بر عود سوز

یکی گفت از ایشان ملک را نهان — که ای حلقه در گوش حکمت جهان

پسندیدگان در بزرگی رسند — ز ما بندگانت چه آمد پسند

شهنشه ز شادی چو گل بر شگفت — بخندید در روی درویش و گفت

من آن کس نیم کز غرور و حشم — ز بیچارگان روی درهم کشم

تو هم با من از سر بنه خوی زشت — که ناسازگاری کنی در بهشت

من امروز کردم در صلح باز — تو فردا مکن در برویم فراز

چنین راه اگر مقبلی پیش گیر — شرف بایدت دست درویش گیر

بر از شاخ طوبی کسی برنداشت — که امروز تخم ارادت نکاشت

ارادت نداری سعادت مجوی — بچوگان خدمت توان برد گوی

ترا کی بود چون چراغ التهاب — که از خود پری همچو قندیل زآب

وجودی دهد روشنائی بجمع — که سوزیش در سینه باشد چو شمع

حکایت اندر محرومی خویشتن بینان

یکی در نجوم اندکی دست داشت — ولیک از تکبر سری مست داشت

بر کوشیار آمد از راه دور — دلی پر ارادت سری پر غرور

خردمند از او دیده بر دوخته — بیک حرف او را نیاموخته

چو بی بهره عزم سفر کرد باز — بدو گفت دانای گردن فراز

تو خود را گمان برده پر خرد — انائی که پر شد دگر چون برد

ز دعوی تهی آی تا پر شوی — تو از خود پری زان تهی میروی

ز هستی در آفاق سعدی صفت — تهی گرد و باز آی پر معرفت

حکایت دریں کہ نارِ غضب را جز از آبِ حلم و نرمی فرو ننشاند

بخشم از ملک بندهٔ سر بتافت
بفرمود جستن کسش در نیافت

چو باز آمد از راهِ خشم و ستیز
بشمشیر زن گفت خونش بریز

بخون تشنه جلادِ نامهربان
برون کرد دشنه چو تشنه زبان

شنیدم که گفت از دلِ تنگ ریش
خدایا بحل کردمش خونِ خویش

که پیوسته در نعمت و ناز و نام
در اقبالِ او بوده ام دوستکام

مبادا که فردا بخونِ منش
بگیرند و خرم شود دشمنش

ملک را چو گفتِ وے آمد بگوش
دگر دیگِ خشمش نیاورد جوش

بسے بر سرش داد و بر دیده بوس
خداوندِ رایت شد و طبل و کوس

برفق از چنان مهلکیں جایگاه
رسانید دهرش بداں پایگاه

غرض زیں حدیث آنکه گفتارِ نرم
چو آب است بر آتشِ مردِ گرم

نه بینی که در معرضِ تیغ و تیر
بپوشند خفتانِ صد تو حریر

تواضع کن اے دوست با خصمِ تند
که نرمی کند تیغِ برنده کند

حکایت در عجز و نیاز صلحا

ز ویرانهٔ عارفِ ژنده پوش
یکے را نباحِ سگ آمد بگوش

بدل گفت کوئے سگ اینجا چراست
درآمد که درویشِ صالح کجاست

نشانِ سگ از پیش و از پس ندید
بجز عارف آنجا دگر کس ندید

خجل باز گردیدن آغاز کرد
که شرم آمدش بحثِ آں راز کرد

شنید از دروں عارف آوازِ پاے
هلا گفت بر در چه پائی درآے

نه پنداری ای دیدهٔ روشنم   کز اندر سگ آواز کرد این منم

چو دیدم که بیچارگی می‌خرد   نهادم ز سر کبر و رای و خرد

چو سگ بر درش بانگ کردم بسی   که مسکین‌تر از سگ ندیدم کسی

چو خواهی که در قدر والا رسی   ز شیب تواضع ببالا رسی

درین حضرت آنان گرفتند صدر   که خود را فروتر نهادند قدر

چو سیل اندر آمد بهول و نهیب   فتاد از بلندی بسر در نشیب

چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد   نگر کافتابش به عیوق برد

حکایت حاتم اصم و سیرت او در تواضع

گروهی بر آنند ز اهل سخن   که حاتم اصم بود باور مکن

بر آمد طنین مگس بامداد   که در چنبر عنکبوتی فتاد

همه ضعف و خاموشیش کید بود   مگس قند پنداشتش قید بود

نگه کرد شیخ از سر اعتبار   که ای پای بند طمع پای دار

نه هر جا شکر باشد و شهد و قند   که در گوشها دام بازاشت و بند

یکی گفت از آن حلقهٔ اهل رای   عجب دارم ای مرد راه خدای

مگس را تو چون فهم کردی خروش   که ما را بدشواری آمد بگوش

تو آگاه گردی ببانگ مگس   نشاید اصم خواندنت زین سپس

تبسم کنان گفتش ای تیز هوش   اصم به که گفتار باطل نیوش

کسانیکه با من بخلوت در اند   مرا عیب پوش و هنر گستر اند

چو پوشیده دارندم اخلاق دون   کند هستیم زیر و نخوت زبون

فرا می‌نمایم که می‌نشنوم   مگر کز تکلف مبرا شوم

چو کالیوه دانندم اهل نشست   بگویند نیک و بدم هر چه هست

اگر بد شنیدن نیاید خوشم   ز کردار بد دامن اندر کشم

بجبلِ ستایش فرا چه مشو	چو حاتم اصم باش و غیبت شنو
سعادت نجُست و سلامت نیافت	کہ گردن زِ گفتارِ سعدی بتافت
ازیں بہ نصیحت گرے بایدت	ندانم پس از وے چہ پیش آیدت

حکایتِ زاہدِ تبریز و دُزد

عزیزے در اقصاےِ تبریز بود	کہ ہمواره بیدار و شبخیز بود
شبے دید جائے کہ دُزدے کمند	بہ پیچید و بر طرفِ بامے فگند
کساں را خبر کرد و آشوب خاست	ز ہر جانبے مرد با چوب خاست
چو نامرد آوازِ مردم شنید	میانِ خطر جاے بودن ندید
نہیبے ازاں گیر و دار آمدش	گریزے بوقت اختیار آمدش
زِ رحمت دلِ پارسا موم شد	کہ شب دُزدِ بیچاره محروم شد
بہ تاریکی از پئے فراز آمدش	براہِ دگر پیشباز آمدش
کہ یارا مرو کاشناےِ تو ام	بہ مردانگی خاکِ پاےِ تو ام
ندیدم بسر پنجگی چوں تو کس	کہ جنگ آوری بر دو نوع است و بس
یکے پیشِ خصم آمدن مرد وار	دُوُم جاں بدر بُردن از کارزار
بدیں ہر دو خصلت غلام تو ام	چہ نامی کہ مولاےِ نام تو ام
گرت راے باشد بحکمِ کرم	بجائیکہ میدانمت رہ برم
سرائیست کوتاه و در بستہ سخت	نہ پندارم آنجا خداوند رخت
کلوخے دو بالاےِ ہم بر نہیم	یکے پاے بر دوشِ دیگر نہیم
بہ چندانکہ در دستت افتد بساز	ازاں بہ کہ گردی تہیدست باز
بہ دلداری و چاپلوسی و فن	کشیدش سوےِ خانۂ خویشتن
جوانمردِ شب رو فرو داشت دوش	بہ کتفش بر آمد خداوندِ ہوش
بغلطاق و دستار و رختے کہ داشت	زِ بالا بدامانِ او در گذاشت

وز آنجا برآورد غوغا که دزد ۔ ثواب ای جوانان یاری و مزد
بدر جستش از آشوب دزد دغل ۔ روان جامهٔ پارسا در بغل
دل آسوده شد مرد نیک اعتقاد ۔ که سرگشته‌ای را برآمد مراد
خبیثی که بر کس ترحم نکرد ۔ ببخشود بر وی دل نیک مرد
عجب نیست در سیرت بخردان ۔ که نیکی کنند از کرم با بدان
در اقبال نیکان بدان می‌زیند ۔ اگرچه بدان اهل نیکی نیند

حکایت بهلول دانا

چه خوش گفت بهلول فرخنده خوی ۔ چو بگذشت بر عارف جنگجوی
گر این مدعی دوست بشناختی ۔ به پیکار دشمن نپرداختی
گر از هستی حق خبر داشتی ۔ همه خلق را نیک پنداشتی

حکایت لقمان حکیم و مرد بغدادی

شنیدم که لقمان سیه فام بود ۔ نه تن پرور و نازک اندام بود
یکی بنده خویش پنداشتش ۔ به بغداد در کار گل داشتش
بسالی سرای ز بهر داختش ۔ کس از بندهٔ خواجه نشناختش
چو پیش آمدش بندهٔ رفته باز ۔ ز لقمانش آمد نهیبی فراز
بپایش در افتاد و پوزش نمود ۔ بخندید لقمان که پوزش چه سود
بسالی ز جورت جگر خون کنم ۔ بیک ساعت از دل بدر چون کنم
ولی هم ببخشایم ای نیک مرد ۔ که سود تو ما را زیانی نکرد
تو آباد کردی شبستان خویش ۔ مرا حکمت و معرفت گشت بیش
غلامیست در خیلم ای نیکبخت ۔ که فرمایمش وقتها کار سخت
دگر ره نیازارمش سخت دل ۔ چو یاد آیدم سختی کار گل

هر آنکس که جور بزرگان نبرد ۔ نسوزد دلش بر ضعیفان خرد
چنین گفت بهرام شه با وزیر ۔ که دشخوار با زیردستان مگیر
گر از حاکمان سختت آید سخن ۔ تو با زیردستان درشتی مکن

حکایت سید الطائفه حضرت جنید بغدادی قدس سره و سگ ضعیف

شنیدم که در دشت صنعا جنید ۔ سگی دید برکنده دندان صید
ز نیروی سرپنجهٔ شیر گیر ۔ فرو مانده عاجز چو روباه پیر
پس از غرم و آهو گرفتن بپی ۔ لگد خورده از گوسفندان حی
چو مسکین و بی طاقتش دید و ریش ۔ بدو داد یک نیمه از زاد خویش
شنیدم که میگفت و خوش میگریست ۔ که داند که بهتر ز ما هر دو کیست
بظاهر من امروز ازین بهترم ۔ دگر تا چه راند قضا بر سرم
گرم پای ایمان نلغزد ز جای ۔ بسر بر نهم تاج عفو خدای
وگر کسوت معرفت در برم ۔ نماند به یکبار ازین کمترم
که سگ با همه زشتنامی چو مرد ۔ مرا او را بدوزخ نخواهند برد
ره اینست سعدی که مردان راه ۔ بعزت نکردند در خود نگاه
ازین بر ملائک شرف داشتند ۔ که خود را به از سگ نپنداشتند

حکایت مطرب مست و پارسای نیک بخت

یکی بربطی در بغل داشت مست ۔ بشب در سر پارسایی شکست

چو روز آمد آں نیک مرد حلیم	بر سنگدل برد یک مشت سیم
کہ دوشینہ مغرور بودی و مست	ترا و مرا بربط و سر شکست
مرا بہ شد آں زخم و برخاست بیم	ترا بہ نخواہد شد الّا بہ سیم
ازیں دوستان خدا بر سر اند	کہ از خلق بسیار بر سر خورند

حکایت در معنیٔ وفاے مرداں بر جفاے نا اہلاں

شنیدم کہ در خاک وخش از مہاں	یکے بود در کنج خلوت نہاں
مجرد بہ معنی نہ عارف بہ دلق	کہ بیروں کند دست حاجت بخلق
سعادت گشادہ درے سوے او	در از دیگراں بستہ بر روے او
زباں آورے بے خرد سعی کرد	ز شوخی بہ بد گفتن نیک مرد
کہ زنہار ازیں مکر و دستان و ریو	بجاے سلیماں نشستن چو دیو
دمادم بشویند چوں گربہ روے	طمع کردہ در صید موشان کوے
ریاضت کش از بہر نام و غرور	کہ طبل تہی را رود بانگ دور
ہمے گفت و خلقے برو انجمن	بر ایشاں تفرج کناں مرد و زن
شنیدم کہ بگریست داناے وخش	کہ یارب مر ایں شخص را توبہ بخش
وگر راست گفت اے خداوند پاک	مرا توبہ دہ تا نگردم ہلاک
پسند آمد از عیب جوے خودم	کہ معلوم من کرد خوے بدم
گر آنی کہ دشمنت گوید مرنج	وگر نیستی گو برو باد سنج
وگر ابلہے مشک را گندہ گفت	تو مجموع شو کو پراگندہ گفت
وگر میرود در پیاز ایں سخن	چنین است گو گندہ مغزی مکن
نہ آیین عقل است و راے و خرد	کہ دانا فریب مشعبد خورد

پس کار خویش آنکه غافل نشست — زبان بد اندیش بر خود ببست
تو نیکو روش باش تا بدسگال — نیابد به نقص تو گفتن مجال
چو دشخوارت آید ز دشمن سخن — تو بر زیر دستان درشتی مکن
جز آنکس ندانم نکو گوی من — که روشن کند بر من آهوی من

حکایت

کسی مشکلی برد پیش علی — که تا مشکلش را کند منجلی
امیر عدو بند مشکل گشای — جوابش بگفت از سر علم و رای
شنیدم که شخصی در آن انجمن — بگفتا چنین نیست یا بوالحسن
نرنجید از او حیدر نامجوی — بگفت ار توانی ازین به بگوی
بگفت آنچه دانست و پاکیزه گفت — بگل چشمهٔ خور نشاید نهفت
پسندید از و شاه مردان جواب — که من بر خطا بودم او بر صواب
به از من سخن گفت و دانا یکیست — که بالاتر از علم او علم نیست
گر امروز بودے خداوند جاه — نکردے خود از کبر در وے نگاه
بدر کردے از بارگه حاجبش — فرو کوفتندے به ناواجبش
که من بعد بے آبروئی مکن — ادب نیست پیش بزرگان سخن
یکے را که پندار در سر بود — مپندار هرگز که حق بشنود
ز علمش ملال آید از وعظ ننگ — شقایق بر باران نروید ز سنگ
نه بینی که از خاک افتاده خوار — بروید گل و بشکفد نو بهار
مریز اے حکیم آستینهاے در — کجا بینی از خویشتن خواجه پر
بچشم کسان در نیاید کسے — که از خود بزرگی نماید بسے

مگو تا بگویند شکرت هزار
چو خود گفتی از کس توقع مدار

حکایت تواضع خلیفۂ ثانی

گدائے شنیدم کہ در تنگ جائے
نہادش عمر پائے بر پشت پائے
ندانست درویش بیچارہ کوست
کہ رنجیدہ دشمن نداند ز دوست
برآشفت بر وے کہ کوری مگر
بدو گفت سالار عادل عمر
نہ کورم و لیکن خطا رفت کار
ندانستم از من گنہ در گذار
چہ منصف بزرگان دین بودہ اند
کہ با زیر دستان چنین بودہ اند
فروتن بود ہوشمند گزین
نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین
بنازند فردا تواضع کنان
نگون از خجالت سر گردنان
اگر مے بترسی ز روز شمار
از آن کز تو ترسد خطا در گذار
مکن خیرہ بر زیر دستان ستم
کہ دستیست بالاے دست تو ہم

حکایت

یکے خوب کردار و خوشخوے بود
کہ بد سیرتان را نکو گوے بود
بخوابش کسے دید چون در گذشت
بگفتا حکایت کن از سرگذشت
دہانے بخندہ چو گل باز کرد
چو بلبل بصوت خوش آغاز کرد
نگفتند با من بہ سختی بسے
کہ من سخت نگرفتمے بر کسے

حکایت ذو النون مصری علیہ الرحمۃ و خاکسارئ او

چنین یاد دارم کہ سقاے نیل
نکرد آب بر مصر سالے سبیل
گروہے سوے کوہساران شدند
بزاری طلبگار باران شدند

گریستند و از گریه جوی روان ‌ ‌ ‌ نیامد مگر گریهٔ آسمان
به ذوالنون خبر برد از ایشان کسی ‌ ‌ ‌ که بر خلق رنج است و سختی بسی
فرو ماندگان را دعایی بکن ‌ ‌ ‌ که مقبول را رد نباشد سخن
شنیدم که ذوالنون بمدین گریخت ‌ ‌ ‌ بسی بر نیامد که باران بریخت
خبر شد بمدین پس از روز بیست ‌ ‌ ‌ که ابر سیه دل بر ایشان گریست
سبک عزم باز آمدن کرد پیر ‌ ‌ ‌ که پر شد بسیلاب باران غدیر
بپرسید ازو عارفی در نهفت ‌ ‌ ‌ چه حکمت بدین رفتنت بود گفت
شنیدم که بر مرغ و مور و دوان ‌ ‌ ‌ شود تنگ روزی ز فعل بدان
درین کشور اندیشه کردم بسی ‌ ‌ ‌ پریشان تر از خود ندیدم کسی
برفتم مبادا که از شر من ‌ ‌ ‌ ببندد در خیر بر انجمن
تو آنگه شوی پیش مردم عزیز ‌ ‌ ‌ که مر خویشتن را نگیری بچیز
بزرگی که خود را بخردی شمرد ‌ ‌ ‌ بدنیا و عقبی بزرگی ببرد
ازین خاکدان بنده‌ای پاک شد ‌ ‌ ‌ که در پای کمتر کسی خاک شد
الا ای که بر خاک ما بگذری ‌ ‌ ‌ بخاک عزیزان که یاد آوری
که گر خاک شد سعدی او را چه غم ‌ ‌ ‌ که در زندگی خاک بود است هم
به بیچارگی تن فرا خاک داد ‌ ‌ ‌ دگر گرد عالم بر آمد چو باد
بسی بر نیاید که خاکش خورد ‌ ‌ ‌ دگر باره بادش به عالم برد
مگر تا گلستان معنی شکفت ‌ ‌ ‌ برو هیچ بلبل چنین خوش نگفت

عجب گر بمیرد چنین بلبلی
که بر استخوانش نروید گلی

باب پنجم در رضا

شبی زیت فکرت همی سوختم | چراغ بلاغت بر افروختم
پراگنده گوئی حدیثم شنید | جز احسنت گفتن طریقی ندید
هم از خبث نوعی در آن درج کرد | که ناچار فریاد خیزد ز درد
که فکرش بلیغست و رایش بلند | درین شیوهٔ زهد و طامات و پند
نه در خشت و کوپال و گرز گران | که این شیوه ختم است بر دیگران
نداند که ما را سر جنگ نیست | وگرنه مجال سخن تنگ نیست
توانم که تیغ زبان برکشم | جهان سخن را قلم درکشم
بیا تا درین شیوه چالش کنیم | سر خصم را سنگ بالش کنیم

گفتار در صبر و رضا و تسلیم به حکم قضا

سعادت به بخشایش داور است | نه در چنگ و بازوی زورآور است
چو دولت نبخشد سپهر بلند | نیاید به مردانگی در کمند
نه سختی رسید از ضعیفی به مور | نه شیران به سرپنجه خوردند و زور
چو نتوان بر افلاک دست آختن | ضروریست با گردشش ساختن
گرت زندگانی نبشته است دیر | نه مارت گزاید نه شمشیر و شیر
وگر در حیاتت نمانده است بهر | چنانت کشد نوشدارو که زهر
نه رستم چو پایان روزی بخورد | شغاد از نهادش برآورد گرد

حکایت

یکے آہنین پنجہ در اردبیل — ہمے بگذرانید بیلک ز بیل
نمد پوشے آمد بجنگش فراز — جوانے جہانسوز پیکار ساز
بہ پرخاش جستن چو بہرام گور — کمندے بکتفش بر از خام گور
بہ پنجاہ تیرِ خدنگش بزد — کہ یک چوبہ بیروں نرفت از نمد
دلاور در آمد چو دستانِ گرد — بخمِ کمندش در آورد و برد
بہ لشکرگہش برد و در خیمہ دست — چو دزدانِ خونی بگردن ببست
شب از غیرت و شرمساری نخفت — سحرگہ پرستارے از خیمہ گفت
تو کآہن بہ ناوک بدوزی و تیر — نمد پوش را چوں فتادی اسیر
شنیدم کہ میگفت و خوں میگریست — ندانی کہ روزِ اجل کس نہ زیست
من آنم کہ در شیوۂ طعن و ضرب — بہ رستم در آموزم آدابِ حرب
چو بازوے بختم قوی حال بود — ستبرّیِ پیلم نمد مے نمود
کنونم کہ در پنجہ اقبال نیست — نمد پیشِ تیرم کم از بیل نیست
بروزِ اجل نیزہ جوشن درد — ز پیراہنِ بے اجل نگذرد
کرا تیغِ قہرِ اجل در قفاست — برہنہ است گر جوشنِ چند لاست
ورش بخت یاور بود دہر پشت — برہنہ نشاید بہ ساطور کشت
نہ دانا بسعے از اجل جاں ببرد — نہ ناداں بناساز خوردن بمرد

حکایت

زد و کوفت پیرے پسر را بچوب — بگفت اے پدر بیگناہم مکوب
تواں بیشت از جورِ مردم گریست — ولے چوں تو جورم کنی چارہ چیست
بداور خروش اے خداوندِ ہوش — نہ از دستِ داور برآرد خروش

حکایت

یکی مرد درویش در خاک کیش | نکو گفت با همسر زشت خویش
چو دست قضا زشت رویت نوشت | میندای گلگونه بر روی زشت
که حاصل کند نیکبختی بزور؟ | به سرمه که بینا کند چشم کور؟
نیاید نکوکاری از بدرگان | محالست دوزندگی از سگان
همه فیلسوفان یونان و روم | ندانند کرد انگبین از زقوم
ز وحشی نیاید که مردم شود | بسعی اندرو تربیت گم شود
توان پاک کردن ز زنگ آینه | ولیکن نباشد ز سنگ آینه
بکوشش نروید گل از شاخ بید | نه زنگی بگرمابه گردد سفید
چو رد می نگردد خدنگ قضا | سپر نیست مر بنده را جز رضا

حکایت کرگس و زغن

چنین گفت پیش زغن کرگسی | ز من دوربین تر نباشد کسی
زغن گفت ازین در نشاید گذشت | بیا تا چه بینی بر اطراف دشت
شنیدم که مقدار یک روزه راه | بکرد از بلندی به پستی نگاه
چنین گفت دیدم گرت باوراست | که یکدانه گندم به هامون دراست
زغن را نماند از تعجب شکیب | ز بالا نهادند سر در نشیب
چو کرگس بر دانه آمد فراز | بدو بر به پیچید قید دراز
ندانست از آن دانه خوردنش | که دهر افگند دام در گردنش
نه آبستن در بود هر صدف | نه هر بار شاطر زند بر هدف
زغن گفت ازین دانه دیدن چه سود | چو بینائی دام خصمت نبود
شنیدم که میگفت و گردن به بند | نباشد حذر با قدر سودمند

اجل چون بخونش برآورد دست / قضا چشم باریک بینش ببست

در آبی که پیدا ندارد کنار / غرور شناور نیاید بکار

حکایت

شتر بچه با مادر خویش گفت / پس از رفتن آخر زمانی بخفت

بگفت ار بدستی منستی مهار / ندیدی کسم بارکش در قطار

قضا کشتی آنجا که خواهد برد / وگر ناخدا جامه بر تن درد

مکن سعدیا دیده بر دست کس / که بخشنده پروردگار است و بس

اگر حق پرستی ز درها بست / که گر وی براند نخواند کست

گر او نیکبختت کند سر برآر / وگرنه سر ناامیدی بخار

حکایت

ریاکاری از نردبانی فتاد / شنیدم که هم در نفس جان بداد

پسر چند روزی گرستن گرفت / دگر با حریفان نشستن گرفت

بخواب اندرش دید و پرسید حال / که چون رستی از حشر و نشر و سوال

بگفت ای پسر قصه بر من مخوان / بدوزخ در افتادم از نردبان

نکو سیرتی بی تکلف برون / به از پارسای خراب اندرون

بنزدیک من شب رو راهزن / به از فاسق پارسا پیرهن

یکی بر در خلق رنج آزمای / چه مزدش دهد در قیامت خدای

ز عمرو ای پسر چشم اجرت مدار / چو در خانهٔ زید باشی بکار

نگویم تواند رسیدن بدوست / درین ره جز آنکس که رویش دراوست

ره راست رو تا بمنزل رسی / تو بر ره نهٔ زین قبل واپسی

چو گاوی که عصار چشمش ببست / دوان تا بشب شب همانجا که هست

کسی گر بتابد ز محراب روی ٭ بکفرش گواهی دهند اهل کوی

تو هم پشت بر قبله‌ای در نماز ٭ گرت در خدا نیست روی نیاز

درختی که بیخش بود بر قرار ٭ بپرور که روزی دهد میوه بار

گرت بیخ اخلاص در بوم نیست ٭ ازین بر کسی چون تو محروم نیست

هر آنکه افکند تخم بر روی سنگ ٭ جوی وقت دخلش نیاید بچنگ

منه آبروی ریا را محل ٭ که این آب در زیر دارد وحل

چو در خفیه بد باشم و خاکسار ٭ چه سود آب ناموس بر روی کار

بروی و ریا خرقه سهل است دوخت ٭ گرش با خدا در توانی فروخت

چه دانند مردم که در جامه کیست ٭ نویسنده داند که در نامه چیست

چه وزن آورد جای انبان باد ٭ که میزان عدل است و دیوان داد

مرائی که چندین ورع می‌نمود ٭ چو دیدند هیچش در انبان نبود

کنند ابره پاکیزه‌تر ز آستر ٭ که این در حجابست و آن در نظر

بزرگان فراغ از نظر داشتند ٭ از آن پرنیان آستر داشتند

در آوازه خواهی در اقلیم فاش ٭ برون حله کن گو درون حشو باش

ببازی نگفت این سخن بایزید ٭ که از منکر ایمن ترم کز مرید

کسانیکه سلطان و شاهنشه اند ٭ سراسر گدایان این درگه اند

طمع در گدا مرد معنی نبست ٭ نشاید گرفتن در افتاده دست

همان به گر آبستنی گوهری ٭ که همچون صدف سر بخود در بری

چو روی پرستیدنت در خداست ٭ اگر جبرئیلت نبیند رواست

ترا پند سعدی بس است ای پسر ٭ اگر گوش گیری چو پند پدر

گر امروز گفتار ما نشنوی ٭ مبادا که فردا پشیمان شوی

باب ششم در فضیلتِ قناعت

خدا را ندانست و طاعت نکرد / که بر بخت و روزی قناعت نکرد
قناعت توانگر کند مرد را / خبر دہ حریصِ جہاں گرد را
سکونے بدست آور اے بے ثبات / کہ بر سنگِ گرداں نروید نبات
مپرور تن ار مردِ رائے و ہشی / کہ او را چو مے پروری مے کُشی
خردمند مردم ہنر پرور اند / کہ تن پروراں از ہنر لاغر اند
کسے سیرتِ آدمی گوش کرد / کہ اوّل سگِ نفس خاموش کرد
خور و خواب تنہا طریقِ دد است / برِیں بودن آئینِ نابخرد است
خنک نیک بختے کہ در گوشۂ / بدست آرد از معرفت توشۂ
بر آنانکہ شُد سِرِّ حق آشکار / نکردند باطل برو اختیار
ولیکن چو ظلمت نداند ز نور / چہ دیدارِ دیوش چہ رخسارِ حور
تو خود را از آں در چہ انداختی / کہ چہ را ز رہ باز نشناختی
بر اوجِ فلک چوں پرد جرّہ باز / کہ در شہپرش بستۂ سنگِ آز
گرش دامن از چنگِ شہوت رہا / کنی رفت تا سدرۃُ المنتہےٰ
بکم کردن از عادتِ خویش خورد / تواں خویشتن را ملک خوے کرد
کجا سیرِ وحشی رسد در ملک / نشاید پرید از ثرےٰ تا فلک
نخست آدمی سیرتی پیشہ کن / پس آنگہ ملک خوئی اندیشہ کن
تو بر کرّۂ توسنی بر کمر / نگر تا نہ پیچد ز حکمِ تو سر
کہ گر پالہنگ از کفت در گسیخت / تنِ خویشتن کشت و خونِ تو ریخت
باندازہ خور زاد گر مردمی / چنیں پُر شکم آدمی یا خمی

درون جاے ذکر است و قوت و نفس / تو پنداری از بهر نان است و بس
کجا ذکر گنجد کز انبار آز / بہ سختی نفس مے کند پا دراز
ندارند تن پروران آگهی / کہ پر معده باشد ز حکمت تهی
دو چشم و شکم پر نگردد بہ هیچ / تهی بهتر این روده پیچ پیچ
چو دوزخ کہ سیرش کنند از وقید / دگر بانگ دارد کہ هل من مزید
همے میرد عیسیٰ از لاغری / تو در بند آنی کہ خر پروری
بدین اے فرومایہ دنیا مخر / چو خر با انجیل عیسیٰ مخر
نگر مے ندانی کہ دد را و دام / نینداخت جز حرص خوردن بدام
پلنگے کہ گردن کشد بر وحوش / بدام افتد از بهر خوردن چو موش
چو موش آنکہ نان و پنیرش خوری / بدامش در افتی و تیرش خوری

حکایت

مرا حاجیے شانهٔ عاج داد / کہ رحمت بر اخلاق حجاج باد
شنیدم کہ بارے سگم خوانده بود / کہ از من بنوعے دلش مانده بود
بینداختم شانه کین استخوان / نمے بایدم دیگرم سگ مخوان
مپندار چون سرکهٔ خود خورم / کہ جور خداوند حلوا برم
قناعت کن اے نفس بر اندکے / کہ سلطان و درویش بینی یکے
چرا پیش خسرو بخواهش روی / چو یکسو نهادی طمع خسروی
وگر خود پرستی شکم طبله کن / در خانهٔ این و آن قبله کن

حکایت پدرِ طامع و پسرِ معترض

یکے با طمع پیش خوارزم شاه / شنیدم کہ شد بامدادان پگاه
چو دیدش بخدمت دوتا گشت و راست / دگر روے بر خاک مالید و خاست

پسر گفتش ای بابک نامجوی | یکی مشکلت می بپرسم بگوی
نگفتی که قبله است خاک حجاز | چرا کردی امروز ازین سو نماز
مبر طاعت نفس شهوت پرست | که هر ساعتش قبلهٔ دیگر است
مبر ای برادر بفرمانش دست | که هر کس که فرمان نبردش برست
قناعت سرافرازد ای مرد هوش | سر پر طمع بر نیاید ز دوش
طمع آبروی توقر بریخت | برای دو جو دامن در بریخت
چو سیراب خواهی شدن زآب جوی | چرا ریزی از بهر برف آبروی
مگر از تنعم شکیبا شوی | وگرنه ضرورت بدرها شوی
برو خواجه کوتاه کن دست آز | چه می خواهی از آستین دراز
کسی را که درج طمع در نوشت | نباید بکس عبد و خادم نوشت
توقع براند ز هر مجلست | بران از خودش تا نراند کست

حکایت

یکی را تب آمد ز صاحبدلان | کسی گفت شکر بخواه از فلان
بگفت ای پسر تلخی مردنم | به از جور روی ترشی بردنم
شکر عاقل از دست آنکس نخورد | که روی از تکبر بر او سرکه کرد
مرو در پی هر چه دل خواهدت | که تمکین تن نور جان کاهدت
کند مرد را نفس اماره خوار | اگر هوشمندی عزیزش مدار
وگر هر چه باشد مرادش خوری | ز دوران بسی نامرادی بری
تنور شکم دمبدم تافتن | مصیبت بود روز نایافتن
به تنگی بریزاندت روی رنگ | چو وقت فراخی کنی معده تنگ
کشد مرد پرخواره بار شکم | وگر در نیابد کشد بار غم
شکم بنده بسیار بینی خجل | شکم پیش من تنگ بهتر که دل

حکایت در خوارئی بسیار خواری

چه آوردم از بصره دانی عجب
حدیثی که شیرین تر است از رطب

تنی چند در خرقهٔ راستان
گذشتیم بر طرف خرماستان

یکی زان میان معده انبار بود
ز پرخوارئی خویش پر خوار بود

میان بست مسکین و شد بر درخت
وز انجا بگردن در افتاد سخت

نه هر بار خرما توان خورد و برد
لت انبان بد عاقبت خورد و مرد

رئیس ده آمد که این را که کشت
بگفتم مزن بانگ بر ما درشت

شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ
بود تنگدل رودگانی فراخ

شکم بند دست است و زنجیر پای
شکم بنده نادر پرستد خدای

سراسر شکم شد ملخ لاجرم
بپایش کشد مور کوچک شکم

برو اندرونی بدست آر پاک
شکم پر نخواهد شد الا بخاک

حکایت

یکی نیشکر داشت در طبقری
چپ و راست گردید بر مشتری

به صاحبدلی گفت در کنج ده
که بستان و چون دست یابی بده

بگفت آن خردمند نیکو سرشت
جوابی که بر دل بباید نوشت

ترا صبر بر من نباشد مگر
ولیکن مرا باشد از نیشکر

حلاوت ندارد شکر در نیش
چو باشد تقاضای تلخ از پیش

حکایت

امیر ختن جامهٔ از حریر
به پیری فرستاد روشن ضمیر

بپوشید و بوسید دست و زمین
که بر شاه عالم هزار آفرین

چه خوب است تشریف شاه ختن — وزو خوب تر خرقهٔ خویشتن
گر آزاده‌ای بر زمین خسپ و بس — مکن بهر قالین زمین بوس کس

حکایت

یکی نان خورش جز پیازی نداشت — چو دیگر کسان برگ و سازی نداشت
پراکنده‌ای گفتش ای خاکسار — برو طبقی از خوان یغما بیار
بخواه و مدار از کس ای خواجه باک — که ممنوعِ روزی شود شرمناک
قبا بست و چابک نوردید دست — قبایش دریدند و دستش شکست
شنیدم که میگفت و خوش میگریست — که ای نفس خود کرده را چاره چیست
بلا جوی باشد گرفتار آز — من و خانه من بعد نان و پیاز
جوینی که از سعی بازو خورم — به از میده بر خوانِ اهلِ کرم
چه دلتنگ خفت آن فرومایه دوش — که بر سفرهٔ دیگران داشت گوش

حکایتِ مردِ کوتاه نظر و زنِ عالی همت

یکی طفل دندان بر آورده بود — پدر سر بفکرت فرو برده بود
که من نان و برگ از کجا آرمش — مروت نباشد که بگذارمش
چو بیچاره گفت این سخن پیش جفت — نگر تا زن او را چه مردانه گفت
مخور هولِ ابلیس تا جان دهد — همان کس که دندان دهد نان دهد
توانا ست آخر خداوندِ روز — که روزی رساند تو چندین مسوز
نگارندهٔ کودک اندر شکم — نویسندهٔ عمر و روزی است هم
خداوندگاری که عبدی خرید — بدارد فکیف آنکه عبد آفرید
ترا نیست آن تکیه بر کردگار — که مملوک را بر خداوندگار
شنیدی که در روزگارِ قدیم — شدی سنگ در دستِ ابدال سیم

نپنداری این قول معقول نیست — چو قانع شوی سیم و سنگت یکیست
چو طفل اندرون دارد از حرص پاک — چه مشتی زرش پیش و چه مشتی خاک
خبر ده بدرویش سلطان پرست — که سلطان ز درویش مسکین تر است
گدا را کند یک درم سیم سیر — فریدون به ملک عجم نیم سیر
نگهبانی ملک و دولت بلاست — گدا پادشاه است و نامش گداست
گدائی که بر خاطرش بند نیست — به از پادشاهی که خرسند نیست
بخسپند خوش روستائی و جفت — بذوقی که سلطان در ایوان نخفت
چو سیلاب خواب آمد و هر دو برد — چه بر تخت سلطان چه بر دشت کرد
اگر پادشاه است وگر پاره دوز — چو خفتند گردد شب هر دو روز
چو بینی توانگر سر از کبر مست — برو شکر یزدان کن ای تنگدست
نداری بحمد الله آن دسترس — که برخیزد از دستت آزار کس

حکایت

یکی سلطنت ران و صاحب شکوه — فرو خواست رفت آفتابش بکوه
بشیخی در آن بقعه کشور گذاشت — که در دوده قائم مقامی نداشت
چو خلوت نشین کوس دولت شنید — دگر ذوق در کنج خلوت ندید
چپ و راست لشکر کشیدن گرفت — دل پر دلان زو رمیدن گرفت
چنان سخت بازو شد و تیز چنگ — که با جنگجویان طلب کرد جنگ
ز خصم پراگنده خلقی بکشت — دگر جمع گشتند و همرای و پشت
چنانش در حصارش کشیدند تنگ — که عاجز شد از تیرباران و سنگ
بر نیک مردی فرستاد کس — که صعبم فرو ماند فریاد رس
بهمت مدد کن که شمشیر و تیر — نه در هر وغائی بود دستگیر
چو بشنید عابد بخندید و گفت — چرا نیم نانی نخورد و نخفت

ندانست قارون نعمت پرست ‌ ‌ ‌ ‌ که گنج سلامت به کنج اندر است

گفتار اندر صبر بر ناتوانی به امید بهروزی

کمال است در نفس مرد کریم ‌ ‌ ‌ ‌ گرش زر نباشد چه نقصان و بیم
مپندار اگر سفله قارون شود ‌ ‌ ‌ ‌ که طبع لئیمش دگرگون شود
اگر در نیابد کرم پیشه نان ‌ ‌ ‌ ‌ کرم در نهادش بود همچنان
سخاوت زمین است و سرمایه زرع ‌ ‌ ‌ ‌ بده کاصل خالی نماند ز فرع
خدائی که از خاک مردم کند ‌ ‌ ‌ ‌ عجب دارم ار مردمی گم کند
ز نعمت نهادن بلندی مجوی ‌ ‌ ‌ ‌ که ناخوش کند آب استاده بوی
به بخشندگی کوش کآب روان ‌ ‌ ‌ ‌ به سیلش تفقد کند آسمان
گر از جاه و دولت بیفتد لئیم ‌ ‌ ‌ ‌ دگر باره نادر شود مستقیم
تو گر قیمتی گوهری غم مدار ‌ ‌ ‌ ‌ که ضائع نگرداندت روزگار
کلوخ ارچه افتاده باشد براه ‌ ‌ ‌ ‌ نبینم که در وی کند کس نگاه
وگر خرده زر ز دندان گاز ‌ ‌ ‌ ‌ بیفتد بشمعش بجویند باز
بدر مے کنند آبگینه ز سنگ ‌ ‌ ‌ ‌ کجا ماند آئینه در زیر سنگ
پسندیده و نغز باید خصال ‌ ‌ ‌ ‌ که گه آید و گه رود جاه و مال

باب هفتم در تربیت

سخن در صلاح است و تدبیر و خوے ‌ ‌ ‌ ‌ نه در اسپ و میدان و چوگان و گوے
چه با دشمن نفس همخانهٔ ‌ ‌ ‌ ‌ چه در بند پیکار بیگانهٔ
عنان باز پیچان نفس از حرام ‌ ‌ ‌ ‌ بمردی ز رستم گذشتند و سام

کس از چون تو دشمن ندارد غمی
که با خویشتن بر نیائی همی

تو خود را چو کودک ادب کن بچوب
بگرز گران مغز مردم مکوب

وجود تو شهریست پر نیک و بد
تو سلطان و دستور دانا خرد

همانا که دونان گردن فراز
درین شهر کبرند و سودای آز

رضا و ورع نیکنامان حر
هوا و هوس رهزن و کیسه بر

چو سلطان عنایت کند با بدان
کجا ماند آسایش بخردان

ترا شهوت و حرص و کین و حسد
چو خون در رگانند و جان در جسد

گر این دشمنان تربیت یافتند
سر از حکم و رای تو بر تافتند

هوا و هوس را نماند ستیز
چو بینند سرپنجهٔ عقل تیز

نه بینی که شب دزد و اوباش و خس
نگردند جائی که گردد عسس

رئیسی که دشمن سیاست نکرد
هم از دست دشمن ریاست نکرد

نخواهم درین نوع گفتن بسی
که حرفی بس ار کار بندد کسی

گفتار اندر فضیلت خاموشی و حلاوت کم گوئی

اگر پای در دامن آری چو کوه
سرت ز آسمان بگذرد در شکوه

زبان درکش ای مرد بسیاردان
که فردا قلم نیست بر بی زبان

صدف وار گوهر شناسان راز
دهن جز بلؤلؤ نکردند باز

فراوان سخن باشد آگنده گوش
نصیحت نگیرد مگر در خموش

چه خواهی که گوئی نفس بر نفس
حلاوت نیابی ز گفتار کس

نباید سخن گفت ناساخته
نشاید بریدن نینداخته

تأمل کنان در خطا و صواب
به از ژاژخایان حاضر جواب

کمال است در نفس انسان سخن	تو خود را بگفتار ناقص مکن
کم آواز هرگز نبینی خجل	جوی مشک بهتر که یک توده گل
حذر کن ز نادان ده مرده گوی	چو دانا یکے گوے و پرورده گوے
صد انداختی تیر و هر صد خطاست	اگر هوشمندی یک انداز و راست
چرا گوید آن چیز در خفیه مرد	که گر فاش گردد شود روے زرد
مکن پیش دیوار غیبت بسے	بود کز پسش گوش دارد کسے
درون دلت شهربند است راز	نگر تا نبیند در شهر باز
از آن مرد دانا دهان دوخت است	که بیند که شمع از زبان سوخت است

حکایت

تکش با غلامان یکے راز گفت	که این را نشاید بکس باز گفت
بیک سالش آمد ز دل بر دهان	بیک روز شد منتشر در جهان
بفرمود جلاد را بے دریغ	که بردار سرهاے اینان به تیغ
یکے زان میان گفت و زنهار خواست	مکش بندگان کین گنه از تو خاست
تو اول نبستی که سرچشمه بود	چو سیلاب شد پیش بستن چه سود
تو پیدا مکن راز دل بر کسے	که او خود بگوید بر هر کسے
جواهر به گنجینه داران سپار	ولے راز را خویشتن پاس دار
سخن تا نگوئی بر و دست هست	چو گفته شود یابد او بر تو دست
سخن دیو بندے است در چاه دل	بہ بالاے کام و زبانش مهل
توان باز دادن ره نره دیو	ولے باز نتوان گرفتن به ریو
تو دانی که چون دیو رست از قفس	نیاید به لاحول کس باز پس
یکے طفل بر دارد از رخش بند	نیاید بصد رستم اندر کمند
بدهقان نادان چه خوش گفت زن	بدانش سخن گوے یا دم مزن

مگو آنچه گر بر ملا اوفتد ۔ وجودے ازآں در بلا اوفتد

حکایت سلامت جاہل در پردۂ سکوت

یکے خوب خلق و خلق پوش بود ۔ کہ در مصر یک چند خاموش بود
خردمند مردم ز نزدیک و دور ۔ بگردش چو پروانہ جویان نور
تفکر شبے با دلِ خویش کرد ۔ کہ پوشیدہ زیرِ زبان است مرد
اگر ہمچنیں سر بخود در برم ۔ چہ دانند مردم کہ دانشورم
سخن گفت و دشمن بدانست و دوست ۔ کہ در مصر ناداں ترازوے ہم اوست
حضورش پریشاں شد و کار زشت ۔ سفر کرد و بر طاقِ مسجد نبشت
در آئینہ گر خویشتن دیدمے ۔ بہ بیدانشی پردہ ندریدمے
چنیں زشت ازاں پردہ برداشتم ۔ کہ خود را نکو روے پنداشتم
کم آواز را باشد آوازہ تیز ۔ چو گفتی و رونق نماندت گریز
ترا خامشی اے خداوند ہوش ۔ وقار است و نا اہل را پردہ پوش
اگر عالمی ہیبتِ خود مبر ۔ وگر جاہلی پردۂ خود مدر
ضمیرِ دلِ خویش منماے زود ۔ کہ ہرگہ کہ خواہی توانی نمود
و لیکن چو پیدا شود رازِ مرد ۔ بکوشش نشاید نہاں باز کرد
قلم سرِ سلطاں چہ نیکو نہفت ۔ کہ تا کارد بر سر نبودش نگفت
بہائم خموش اند و گویا بشر ۔ پراگندہ گو از بہائم بتر
چو مردم سخن گفت باید بہوش ۔ وگرنہ شدن چوں بہائم خموش
بنطق است و عقل آدمی زادہ فاش ۔ چو طوطی سخن گوے ناداں مباش

حکایت

یکے ناسزا گفت در وقتِ جنگ ۔ گریباں دریدند وے را بچنگ

قفا خورده گریان و گریان نشست / جهاندیده گفتش ای خود پرست
چو غنچه گرت بسته بودی دهن / دریده ندیدی چو گل پیرهن
سراسیمه گوید سخن بر گزاف / چو طنبور بی مغز بسیار لاف
نبینی که آتش زبان است و بس / بآبی توان کشتنش در نفس
اگر هست مرد از هنر بهره ور / هنر خود بگوید نه صاحب هنر
اگر مشک خالص تو داری مگوی / که گر هست خود فاش گردد ببوی
بسوگند گفتن که زر مغربی است / چه حاجت محک خود بگوید که چیست
بگویند ازین حرف گیران هزار / که سعدی نه اهل است و آمیزگار
روا باشد ار پوستینم درند / که طاقت ندارم که مغزم برند

حکایت عضد الدوله دیلمی

عضد را پسر سخت رنجور بود / شکیب از نهاد پدر دور بود
یکی پارسا گفتش از روی پند / که بگذار مرغان وحشی ز بند
قفسهای مرغ سحر خوان شکست / که در بند ماند چو زندان شکست
نگهداشت بر طاق بستان سرای / یکی نامور بلبل خوش سرای
پسر صبحدم سوی بستان شتافت / جز آن مرغ بر طاق ایوان نیافت
بخندید کای بلبل خوش نفس / تو از گفت خود مانده در قفس
ندارد کسی با تو ناگفته کار / ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
چو سعدی که چندی زبان بسته بود / ز طعن زبان آوران رسته بود
کسی گیرد آرام دل در کنار / که از صحبت خلق گیرد کنار
مکن عیب خلق ای خردمند فاش / بعیب خود از خلق مشغول باش

چو باطل سرایند مگمار گوش
چو بی ستر بینی بصیرت بپوش

حکایت در فضیلت ستر پوشی

یکے پیش داود طائی نشست — که دیدم فلاں صوفی افتاده مست
قے آلوده دستار و پیراهنش — گروهِ سگاں حلقه پیرامنش
چو فرخنده خو این حکایت شنید — ز گوینده ابرو بهم درکشید
زمانے برآشفت و گفت اے رفیق — بکار آید امروز یار شفیق
برو زاں مقام شنیعش بیار — که در شرع نهی است و بر خرقه عار
به پشتش برآور چو مرداں که مست — عنانِ طریقت ندارد بدست
نیوشنده شد زین سخن تنگدل — بفکرت فرو رفت چوں خر بگل
نه یارا که فرماں نگیرد بگوش — نه رغبت که مست اندر آرد بدوش
زمانے بپیچید و درماں ندید — ره سرکشیدن ز فرماں ندید
میاں بست و بے اختیارش بدوش — در آورد شهرے برو عام جوش
یکے طعنه میزد که درویش بیں — زهے پارسائی و تقوے و دیں
یکے صوفیاں بیں که مے خورده اند — مرقع بسیکی گرو کرده اند
اشارت کناں ایں و آں را بدست — که ایں سرگران است و آں نیم مست
بگردن بر از جورِ دشمن حسام — به از شنعتِ شهر و جوشِ عوام
بلا خورد و روزے بمحنت گذاشت — بناکام بردش بجائے که داشت
شب از شرمساری و فکرت نخفت — دگر روز طائی بخندید و گفت
مریز آبروے برادر بکوے — که دهرت نریزد بشهر آبروے

در معنی نا دیدن عیب کسے

بد اندر حق مردم نیک و بد — مگو اے جوانمرد صاحب خرد
که بدمرد را خصم خود مے کنی — وگر نیک مرد است بد مے کنی

ترا ہر کہ گوید فلاں کس بد است	یقیں داں کہ در پوستین خود است
کہ فعل فلاں را بباید بیاں	وزیں فعل بد مے ترا بد عیاں
بہ بد گفتن خلق چوں دم زدی	اگر راست گوئی سخن ہم بدی
مرا پیر دانائے مرشد شہاب	دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش	دوم آنکہ بر غیر بد بیں مباش

حکایت

زباں کرد شخصے بہ غیبت دراز	بدو گفت دانندۂ سرفراز
کہ یاد کساں پیش من بد مکن	مرا بد گماں در حق خود مکن
گرفتم ز تمکین او کم بود	نخواہد بجاہ تو اندر فزود

حکایت

کسے گفت و پنداشتم طیبت است	کہ دزدی بسامان تر از غیبت است
بدو گفتم اے یار آشفتہ ہوش	شگفت آمد ایں داستانم بگوش
بنا راستی در چہ دیدی بہی	کہ بر غیبتش مرتبت مے نہی
بگفتا کہ دزداں تہوّر کنند	بہ بازوے مردی شکم پر کنند
ز غیبت چہ میخواہد آں سادہ مرد	کہ دیواں سیہ کرد و چیزے نخورد

حکایت

مرا در نظامیہ ادرار بود	شب و روز تلقین و تکرار بود
مر استاد را گفتم اے پر خرد	فلاں یار بر من حسد مے برد
چو من داد معنی دہم در حدیث	برآید بہم اندرون خبیث
شنید ایں سخن پیشوائے ادب	بہ تندی برآشفت و گفت اے عجب

حسودی پسندت نیاید ز دوست ‏ ندانم که گفتت که غیبت نکوست
گر او راه دوزخ گرفت از خسی ‏ ازین راه دیگر تو در وی رسی

حکایت

کسی گفت حجاج خونخواره ایست ‏ دلش همچو سنگ سیه پاره ایست
نترسد همی ز آه و فریاد خلق ‏ خدایا تو بستان ازو داد خلق
جهان دیده پیر دیرینه زاد ‏ جوان را یکی پند پیرانه داد
کزو داد مظلوم مسکین او ‏ بخواهند و از دیگران کین او
تو دست از وی و روزگارش بدار ‏ که خود زیر دستش کند روزگار
نه بیداد ازو بهره شد آمدم ‏ نه نیز از تو غیبت پسند آمدم
بدوزخ برد مدبری را گناه ‏ که پیمانه پر کرد و دیوان سیاه
دگر کس بغیبت پیش میرود ‏ مبادا که تنها بدوزخ رود

حکایت

یکی پیش من گفت دیوانهٔ مرغزی ‏ حدیثی کزان لب بدندان گزی
من از نام مردم بزشتی برم ‏ نگویم بجز غیبت مادرم
که دانند پروردگان خرد ‏ که طاعت همان به که مادر برد
رفیقی که غائب شد ای نیکنام ‏ دو چیز است ازو بر رفیقان حرام
یکی آنکه مالش بباطل خورند ‏ دوم آنکه نامش بزشتی برند
هر آنکو برد نام مردم بعار ‏ تو چشم نکوگوئی از وی مدار
که اندر قفایت تو گوید همان ‏ که پیش تو گفت از پس مردمان

کسی پیش من در جهان عاقل است
که مشغول خود وز جهان غافل است

حکایت

یکی گفت با صوفیی با صفا — ندانی فلانت چه گفت از قفا
بگفتا خموش ای برادر بخفت — ندانسته بهتر که دشمن چه گفت
کسانی که پیغام دشمن برند — ز دشمن همانا که دشمن ترند
کسی قول دشمن نیارد بدوست — جز آنکس که در دشمنی یار اوست
نیارست دشمن جفا گفتنم — چنان کز شنیدن بلرزد تنم
تو دشمن تری کآوری بر دهان — که دشمن چنین گفت اندر نهان
سخن چین کند تازه جنگ قدیم — بخشم آورد نیک مرد سلیم
از آن همنشین تا توانی گریز — که مر فتنه خفته را گفت خیز
سیه چال و مرد اندر او بسته پای — به از فتنه از جای بردن بجای
میان دو تن جنگ چون آتش است — سخن چین بدبخت هیزم کش است

حکایت

فریدون وزیری پسندیده داشت — که روشن دل و دوربین دیده داشت
رضای حق اول نگهداشتی — دگر پاس فرمان شه داشتی
نهد عامل سفله بر خلق رنج — که تدبیر ملک است و توفیر گنج
اگر جانب حق نداری نگاه — گزندت رساند هم از پادشاه
یکی رفت پیش ملک بامداد — که هر روزت آسایش و کام باد
غرض نشنو از من نصیحت پذیر — ترا در نهان دشمن است این وزیر
کس از خاص لشکر نماندست و عام — که سیم و زر از دست نهاده بوام
بشرطی که چون شاه گردن فراز — بمیرد دهند آن زر و سیم باز
نخواهد ترا زنده آن خودپرست — مبادا که نقدش نیاید بدست

یکی سوی دستور دولت پناه | بچشم سیاست نگه کرد شاه
که در صورت دوستی پیش من | بخاطر چرائی بد اندیش من
زمین پیش تختش ببوسید و گفت | چو پرسیدی اکنون نشاید نهفت
چنین خواهم ای نامور پادشاه | که باشند خلقت همه نیکخواه
چو مرگت بود وعدهٔ سیم من | بقا بیش خواهندت از بیم من
نخواهی که مردم بصدق و نیاز | سرت سبز خواهند و عمرت دراز
غنیمت شمارند مردان دعا | که جوشن بود پیش تیر بلا
پسندید از و شهریار آنچه گفت | گل رویش از تازگی بر شگفت
ز قدر و مکانی که دستور داشت | مکانش بیفزود و قدرش فراشت
ندیدم ز غماز سرگشته تر | نگون طالع و بخت برگشته تر
ز نادانی و تیره رائی که هست | خلاف افگند درمیان دو دوست
کنند این و آن خوش دگرباره دل | وی اندر میان کوربخت و خجل
میان دو کس آتش افروختن | نه عقل است و خود درمیان سوختن
چو سعدی کسی ذوق خلوت چشید | که از هر دو عالم زبان درکشید
بگو آنچه دانی سخن سودمند | وگر هیچکس را نیاید پسند
که فردا پشیمان برآرد خروش | که آیا چرا حق نکردم بگوش

گفتار در بیان تربیت اولاد

پسر چون ز ده بر گذشتش سنین | ز نامحرمان گو فراتر نشین
بر پنبه آتش نشاید فروخت | که تا چشم برهم زنی خانه سوخت
چو خواهی که نامت بماند بجای | پسر را خردمندی آموز و رای
که گر عقل و رایش نباشد بسی | بمیری و از تو نماند کسی
بسا روزگارا که سختی برد | پسر چون پدر نازکش پرورد

خردمند و پرهیزگارش برار — گرش دوست داری بنازش مدار
بخردی درش زجر و تعلیم کن — به نیک و بدش وعده و بیم کن
نوآموز را ذکر تحسین و زه — ز توبیخ و تهدید اُستاد به
بیاموز پرورده را دسترنج — وگر دست داری چو قارون بگنج
مکن تکیه بر دستگاہے کہ ہست — کہ باشد کہ نعمت نماند بدست
بپایاں رسد کیسۂ سیم و زر — نگردد تہی کیسۂ پیشہ ور
چہ دانی کہ گردیدن روزگار — بہ غربت بگرداندش در دیار
چو بر پیشۂ باشدش دسترس — کجا دست حاجت برد پیش کس
ندانی کہ سعدی مکاں از چہ یافت — نہ ہاموں نوشت و نہ دریا شگافت
بخردی بخورد از بزرگاں قفا — خدا دادش اندر بزرگی صفا
ہر آنکس کہ گردن بفرماں نہد — بسے بر نیاید کہ فرماں دہد
ہر آں طفل کو جور آموزگار — نہ بیند جفا بیند از روزگار
پسر را نکو دار و راحت رساں — کہ چشمش نماند بدست کساں
ہر آنکس کہ فرزند را غم نخورد — دگر کس غمش خورد و آوارہ کرد
نگہدار ز آمیزگار بدش — کہ بدبخت و بے رہ کند چوں خودش
پسر کو میان قلندر نشست — پدر گو ز خیرش فرو شوے دست
دریغش مخور بر ہلاک و تلف — کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف

گفتار در عدم التفات بر قول اہل دنیا

اگر در جہاں از جہاں رستہ ایست — در از خلق بر خویشتن بستہ ایست
کس از دست جور زبانہا نرست — اگر خود نماے است وگر حق پرست
اگر بر پری چوں ملک ز آسماں — بدامن در آویزدت بد گماں
بکوشش تواں دجلہ را پیش بست — نشاید زبان بد اندیش بست

فراهم نشینند تردامنان
که این زهد خشک است و آن دام نان

تو روی از پرستیدن حق مپیچ
بهل تا نگیرند خلقت به هیچ

چو راضی شد از بنده یزدان پاک
گر اینها نگردند راضی چه باک

بداندیش خلق از حق آگاه نیست
ز غوغای خلقش بحق راه نیست

از آن ره بجایی نیاورده اند
که اول قدم پی غلط کرده اند

دو کس بر حدیثی گمارند گوش
یکی نکته چین و دگر مرد هوش

یکی پند گیرد دگر ناپسند
نه پردازد از حرف گیری به پند

فرو مانده در کنج تاریک جای
چه دریابد از جام گیتی نمای

مپندار اگر شیر و گر روبهی
کز اینان بمردی و حیلت رهی

اگر کنج خلوت گزیند کسی
که پروای صحبت ندارد بسی

مذمت کنندش که زرق است و ریو
ز مردم چنان میگریزد که دیو

وگر خنده روی است و آمیزگار
عفیفش ندانند و پرهیزگار

غنی را به غیبت بکاوند پوست
که فرعون اگر هست در عالم اوست

وگر مرد درویش درسختی است
بگویند ز ادبار و بدبختی است

وگر کامرانی درآید ز پای
غنیمت شمارند و فضل خدای

که تا چند ازین جاه و گردنکشی
خوشی را بود در قفا ناخوشی

وگر تنگدستی تنک مایه‌ای
سعادت بلندش کند پایه‌ای

بخایندش از کینه دندان بزهر
که دون پرور است این فرومایه دهر

چو بینند کاری بدستت درست
حریصت شمارند و دنیاپرست

وگر دست همت بداری ز کار
گدا پیشه خوانندت و پخته خوار

وگر ناطقی طبل پر یاوه‌ای
وگر خامشی نقش گرماوه‌ای

تحمل کنان را نخوانند مرد
که بیچاره از بیم سر بر نکرد

وگر در سرش هول مردانگی است
گریزند از او کین چه دیوانگی است

نغنت کنندش گر اندک خورست ۔ کہ مالش مگر روزی دیگر است
وگر نغز و پاکیزہ باشد خورش ۔ شکم بندہ خوانند و تن پرورش
وگر بے تکلف زید مالدار ۔ کہ زینت بر اہل تمیز است عار
زباں در نہندش بایذا چو تیغ ۔ کہ بدبخت زر دارد از خود دریغ
وگر کاخ و ایواں منقش کند ۔ تن خویش را کسوت خوش کند
بجاں آید از دست طعنہ زناں ۔ کہ خود را بیاراست ہمچوں زناں
وگر پارسائے سیاحت نکرد ۔ سفر کردگانش نخوانند مرد
کہ نارفتہ بیروں ز آغوش زن ۔ کدامش ہنر باشد و رائے و فن
جہاندیدہ را ہم بدرند پوست ۔ کہ سرگشتۂ بخت برگشتہ اوست
گرش حظ ز اقبال بودے و بہر ۔ زمانہ نراندے ز شہرش بشہر
عزب را نکوہش کند خردہ بیں ۔ کہ میلرزد از خفتن و خیزش زمیں
وگر زن کند گوید از دست دل ۔ بگردن در افتاد چوں خر بگل
نہ از جور مردم رہد زشت روے ۔ نہ شاہد ز نا مردم زشت گوے

حکایت

غلامے بمصر اندرم بندہ بود ۔ کہ چشم از حیا در بر افگندہ بود
کسے گفت ہیچ ایں پسر عقل و ہوش ۔ ندارد بمالش بہ تعلیم گوش
شبے بر زدم بانگ بر وے درشت ۔ ہمو گفت مسکیں بجورش بکشت
گرت بر کند خشم روزے ز جاے ۔ سراسیمہ خوانندت و تیرہ راے
وگر بردباری کنی از کسے ۔ بگویند غیرت ندارد بسے
سخی را باندرز گویند بس ۔ کہ فردا دو دستت بود پیش و پس
وگر قانع و خویشتن دار گشت ۔ بہ تشنیع خلقے گرفتار گشت
کہ ہمچوں پدر خواہد ایں سفلہ مرد ۔ کہ دنیا رہا کرد و حسرت ببرد

که یارد به کنج سلامت نشست — که پیغمبر از خبث دشمن نرست
رهائی نیابد کس از دست کس — گرفتار را چاره صبر است و بس

حکایت

جوانی هنرمند و فرزانه بود — که در وعظ چالاک و مردانه بود
نکو نام و صاحبدل و حق پرست — خط عارضش خوشتر از خط دست
قوی در بلاغات و در نحو چست — ولے حرف ابجد نگفتے درست
یکے را بگفتم ز صاحبدلان — که دندان پیشین ندارد فلان
بر آمد ز سودا ے من سرخ روے — کزین جنس بیهوده دیگر مگوے
تو در وے همان عیب دیدی که هست — ز چندان هنر چشم عقلت ببست
یقین بشنو از من که روز یقین — نه بیند بدی مردم نیک بین
یکے را که حلم است و تدبیر و را — گرش پاے عصمت بلغزد ز جاے
بیک خرده مپسند بر وے جفا — بزرگان چه گفتند خذ ما صفا
بود خار و گل باهم اے هوشمند — چه در بند خاری تو گلدسته بند
کرا زشت خوئی بود در سرشت — نه بیند ز طاؤس جز پاے زشت
صفائی بدست آور اے خیره روے — که ننماید آئینهٔ تیره روے
طریقے طلب کز عقوبت رهی — نه حرفے که انگشت بر وے نهی
منه عیب خلق اے فرومایه پیش — که چشمت فرو دوزد از عیب خویش
چرا دامن آلوده را حد زنم — چو در خود شناسم که تر دامنم
نشاید که بر کس درشتی کنی — چو خود را بتاویل پشتی کنی
چو بد ناپسند آیدت خود مکن — پس آنگه بهمسایه گو بد مکن
من ار حق شناسم وگر خودنماے — برون با تو دارم درون با خداے
چو ظاهر به عفت بیاراستم — تصرف مکن در کژ و راستم

تو خاموش اگر من بِہ ام یا بدم — کہ حمّالِ سود و زیانِ خودم
وگر سیرتم خوب و گر منکر اشت — خدایم بسر از تو داناتر اشت
نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب — کہ بینم بجرم از تو چندیں عذاب
نکوکاری از مردمِ نیک رائے — یکے را بدہ مے نویسد خدائے
تو نیز اے عجب ہر کرا یک ہنر — ببینی ز دہ عیبش اندر گذر
نہ یک عیبِ او را بانگشت پیچ — جہانے فضیلت برآور بہ ہیچ
چو دشمن کہ در شعرِ سعدی نگاہ — بہ نفرت کند ز اندرونِ تباہ
ندارد بصد نکتۂ نغز گوش — چو حرفے ببیند بر آرد خروش
جز ایں علتش نیست کاں بدپسند — حسد دیدۂ نیک بینش بکند
نہ مخلوق را صنعِ باری سرشت — سیاہ و سپید آمد و خوب و زشت
نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکوست — بخور پستہ مغز و بینداز پوست

باب ہشتم در شکر

نفس بر نیارم زد از شکرِ دوست — کہ شکرے ندانم کہ در خوردِ اوست
عطائیست ہر موئے زو بر تنم — چگونہ بہر موئے شکرے کنم
ستایش خداوندِ بخشندہ را — کہ موجود کرد از عدم بندہ را
کرا قوتِ وصفِ احسانِ اوست — کہ اوصاف مستغرقِ شانِ اوست
بدیعے کہ شخص آفریند ز گل — روان و خرد بخشد و ہوش و دل
زِ پشتِ پدر تا بپایانِ شیب — نگہ تا چہ تشریف دادت زِ غیب
چو پاک آفریدت بہش باش و پاک — کہ ننگ اشت ناپاک رفتن بخاک
پیاپے بیفشاں زِ آئینہ گرد — کہ مصقل نگیرد چو زنگار خورد
نہ در ابتدا بودی آبِ منی — اگر مردی از سر بدر کن منی

چو روزی بسعی آوری سوی خویش ‌‌ ‌‌ مکن تکیه بر زور بازوی خویش
چرا حق نمی‌بینی ای خود پرست ‌‌ ‌‌ که بازو بگردش در آورد دست
چو آید بکوشیدنت خیر پیش ‌‌ ‌‌ بتوفیق حق دان نه از سعی خویش
بسرپنجگی کس نبرد است گوی ‌‌ ‌‌ سپاس خداوند توفیق گوی
تو قائم بخود نیستی یک قدم ‌‌ ‌‌ ز غیبت مدد میرسد دمبدم
نه طفل زبان بسته بودی ز لاف ‌‌ ‌‌ همی روزی آمد بجوفش ز ناف
چو نافش بریدند روزی گسست ‌‌ ‌‌ به پستان مادر در آویخت دست
غریبی که رنج آردش دهر پیش ‌‌ ‌‌ بدارو دهند آبش از شهر خویش
پس او در شکم پرورش یافت است ‌‌ ‌‌ ز انبوب معده خورش یافت است
دو پستان که امروز دلخواه اوست ‌‌ ‌‌ دو چشمه هم از پرورشگاه اوست
کنار و بر مادر دلپذیر ‌‌ ‌‌ بهشت است و پستان درو جوی شیر
درخت است بالای جان پرورش ‌‌ ‌‌ پسر میوهٔ نازنین در برش
نه رگهای پستان درون دل است ‌‌ ‌‌ پس ار بنگری شیر خون دل است
بخونش فرو برده دندان چو نیش ‌‌ ‌‌ سرشته درو مهر خونخوار خویش
چو بازو قوی کرد و دندان ستبر ‌‌ ‌‌ بر اندایدش دایه پستان بصبر
چنان صبرش از شیر خامش کند ‌‌ ‌‌ که پستان شیرین فرامش کند
تو نیز ایکه در توبه طفل راه ‌‌ ‌‌ بصبرت فراموش گردد گناه

حکایت

جوانی سر از رای مادر بتافت ‌‌ ‌‌ دل دردمندش چو آذر بتافت
چو بیچاره شد پیشش آورد مهد ‌‌ ‌‌ که ای سست مهر و فراموش عهد
نه گریان و درمانده بودی و خرد ‌‌ ‌‌ که شبها ز دستت تو خوابم نبرد
نه در مهد نیروی حالت نبود ‌‌ ‌‌ مگس راندن از خود مجالت نبود

تو آنی که از یک مگس رنجهٔ / که امروز سالار و سرپنجهٔ
بجائے شوی باز در قعر گور / که نتوانی از خویشتن دفع مور
دگر دیده چون برفروزد چراغ / چو کرم لحد خورد پیه دماغ
چو پوشیده چشمے ببینی که راه / نداند همے وقت رفتن ز چاه
تو گر شکر کردی که با دیدهٔ / وگرنه تو هم چشم پوشیدهٔ
معلم نیاموختت فهم و رائے / سرشت این صنعت در وجودت خدائے
گرت منع کردے دل حق نیوش / حقت عین باطل نمودے بگوش

حکایت

نبرد آزمائے ز ادهم فتاد / بگردن درش مهره در هم فتاد
چو پیلش فرو رفت گردن به تن / نگشتے سرش تا نگشتے بدن
پزشکان بماندند حیران درین / مگر فیلسوفے ز یونان زمین
سرش باز پیچید و رگ راست شد / وگر وے نبودے زمن خواست شد
دگر نوبت آمد بنزدیک شاه / نکرد آن فرومایه در وے نگاه
خردمند را سر فرو شد ز شرم / شنیدم که مے رفت و میگفت نرم
اگر دی نپیچیدمے گردنش / نپیچیدے امروز روے از منش
فرستاد تخمے بدست رهی / که باید که بر عود سوزش نهی
ملک را یکے عطسه آمد ز دود / سر و گردنش همچنان شد که بود
بعذر از پئے مرد بشتافتند / بجستند بسیار و کم یافتند
تو هم گردن از شکر منعم مپیچ / که روز پسین سر برآری بهیچ

حکایت

شب از بهر آسایش تست و روز / مه روشن و مهر گیتی فروز

صبا از برائے تو فراش وار   ہمے گسترانند بساطِ بہار
اگر باد و برف است و باران و میغ   وگر رعد چوگاں زند برق تیغ
ہمہ کار دارانِ فرمان برند   کہ تخمِ تو در خاک مے پروَرند
وگر تشنہ مانی ز سختی مجوش   کہ سقائے ابر آبت آرد بدوش
ز خاک آورد رنگ و بوئے و طعام   تماشا گہِ دیدہ و مغز و کام
عسل دادت از نحل و نحل از ہوا   رطب دادت از نخل و نخل از نوا
ہمہ نخلبنداں بخایند دست   زِ حیرت کہ نخلے چنیں کس نہ بست
خور و ماہ و پروین برائے تو اند   قنادیلِ سقفِ سرائے تو اند
زِ خارت گُل آورد و از نافہ مُشک   زر از کان و برگِ تر از چوب خشک
بدستِ خودت چشم و ابرو نگاشت   کہ محرم باغیار نتواں گذاشت
توانا کہ آں نازنیں پرورد   بالوانِ نعمت چنیں پرورد
بجاں گفت باید نفس بر نفس   کہ شکرش نہ کارِ زبان است و بس
خدایا دلم خوں شد و دیدہ ریش   کہ مے بینم انعامت از گفت بیش
نگویم دد و دام و مور و سمک   کہ فوجِ ملائک بر اوجِ فلک
ہنوزت سپاس اندکے گفتہ اند   ز بیور ہزاراں یکے گفتہ اند
بِرَو سعدیا دست و دفتر بشوے   براہے کہ پایاں ندارد مپوے

حکایت

یکے را عسس دست بر بستہ بود   ہمیشہ پریشان و دل خستہ بود
بگوشش آمد در شبِ تیرہ رنگ   کہ شخصے ہمے نالد از دستِ تنگ
بخندید دُزدِ سیہ کار و گفت   تو بارے ز دَوراں چہ نالی بخفت
برو شکرِ یزداں کُن اے تنگدست   کہ دستت عسس تنگ برہم نہ بست
مکُن نالہ از بینوائی بسے   چو بینی ز خود بینوا تر کسے

گفتار در سابقۂ حکمِ ازل و توفیقِ خیر

نخُستت اِرادت بدِل در نِهاد ... پس این بنده بر آستان سر نِهاد
گر از حق نه توفیقِ خیرے رسد ... کَے از بنده خیرے بغیرے رسد
زبان را چه بینی کِه اِقرار داد ... ببیں تا زبان را کِه گُفتار داد
درِ معرِفت دیدۂ آدمی است ... کِه بِکشاده بر آسمان و زمی است
کَیَت فهم بُودے نشیب و فراز ... گر این در نکردے بروے تو باز
سر آورد و دست از عدم در وجُود ... درین جُود بِنهاد و در وَے سُجُود
وگرنه کَے از دست جُود آمدے ... مُحال است کز سر سُجُود آمدے
بحِکمت زبان داد و گوش آفرید ... کِه باشند صندُوقِ دِل را کلید
اگر نه زبان قِصّه بر داشتے ... کس از سِرِّ دِل کَے خبر داشتے
وگر نیستے سعیِ جاسُوسِ گوش ... خبر کَے رسیدے بسُلطانِ هوش
مرا لفظِ شیرینِ خوانِنده داد ... تُرا سمعِ درّاکِ دانِنده داد
مُدام این دو چُون حاجبان بر دَرَند ... زِ سُلطان به سُلطان خبر میبرند
چه اندیشی از خُود کِه فِعلم نکوست ... از آن در نگه کُن کِه توفیقِ اوست
برد بوستانبان به ایوانِ شاه ... به تحفه ثمر هم زِ بُستانِ شاه

بابِ نُهم در توبه

بیا اَے کِه عُمرت بهفتاد رفت ... مگر خُفته بُودی کِه بر باد رفت
همه برگِ بُودن همے ساختی ... به تدبیرِ رفتن نپرداختی
قیامت کِه بازارِ مینُو نهند ... منازِل به اعمالِ نیکو دِهند
بِضاعت بچندانکه آری بری ... وگر مُفلِسی شرمساری بری

که بازار چندانکه آگنده تر — تهی دست را دل پراگنده تر
چو سرمایه افروز باطل کنی — ندانم که فردا چه حاصل کنی
ببازارِ محشر بضاعت فرست — پسندیده آنست بنده طاعت فرست
ز پنجه درم پنج اگر کم شود — دلت ریش سر پنجهٔ غم بود
چو پنجاه سالت برون شد ز دست — غنیمت شمر پنج روزے که هست
اگر مرده مسکین زبان داشتے — به فریاد و زاری فغان داشتے
که اے زنده چون هست امکانِ گفت — لب از ذکر چون مرده برهم مخفت
چو ما را به غفلت بشد روزگار — تو بارے دمے چند فرصت شمار

حکایتِ پیر مرد و تحسّر بر روزگارِ جوانی

شبے در جوانی و طیبِ نعم — جوانان نشستیم چندے بهم
چو بلبل سرایان چو گل تازه روے — ز شوخی درافگنده غلغل بکوے
جهاندیده پیرے ز ما بر کنار — ز دورِ فلک لیلِ مویش نهار
چو فندق زبان از سخن بسته بود — نه چون ما لب از خنده چون پسته بود
جوانے بدو گفت کاے پیر مرد — چه در کنجِ حسرت نشینی بدرد
یکے سر بر آر از گریبانِ غم — به آرامِ دل با جوانان بچم
برآورد سر سالخورد از نهفت — جوابش نگر تا چه پیرانه گفت
چو بادِ صبا بر گلستان وزد — چمیدن درختِ جوان را سزد
چمد تا جوان است و سرسبز خوید — شکسته شود چون بزردی رسید
بهاران که بید آورد بیدمشک — بریزد درختِ کهن برگِ خشک
نزیبد مرا با جوانان چمید — که بر عارضم صبحِ پیری دمید
بقید اندرم جرّه بازے که بود — دمادم سرِ رشته خواهد ربود
شما راست نوبت برین خوان نشست — که ما از تنعّم بشستیم دست

چو بر سر نشست از بزرگی غبار ... دگر چشمِ عیشِ جوانی مدار
مرا برف بارید بر پرِ زاغ ... نشاید چو بلبل تماشای باغ
کند جلوه طاوسِ صاحب جمال ... چه میخواهی از بازِ برکنده بال
مرا غله نیک آمد اندر درو ... شما را کنون میدمد سبزه نو
گلستانِ ما را طراوت گذشت ... که گلدسته بندد چو پژمرده گشت
مرا تکیه جانِ پدر بر عصاست ... دگر تکیه بر زندگانی خطاست
مسلّم جوان را رسد بر پای جست ... که پیران برند استعانت بدست
گلِ سرخ رویم نگر زرِ ناب ... فرو رفت چون زرد شد آفتاب
هوس پختن از کودکِ ناتمام ... چنان زشت نبود که از پیرِ خام
مرا می بباید چو طفلان گریست ... ز شرمِ گناهان نه طفلانه زیست
نکو گفت لقمان که نازیستن ... به از سالها بر خطا زیستن
هم از بامدادان درِ کلبه بست ... به از سود و سرمایه دادن ز دست
جوان تا رساند سیاهی به نور ... برد پیرِ مسکین سپیدی بگور

گفتار اندر غنیمت شمردنِ قوتِ جوانی پیش از ضعفِ پیری

جوانا رهِ طاعت امروز گیر ... که فردا جوانی نیاید ز پیر
فراغِ دلت هست و نیروی تن ... چو میدان فراخ است گویی بزن
من این روز را قدر نشناختم ... بدانستم اکنون که در باختم
قضا روزگاری ز من در ربود ... که هر روزی از وی شبِ قدر بود
چه کوشش کند پیرِ خر زیرِ بار ... تو می رو که بر بادپایی سوار
شکسته قدح ور ببندند چست ... نیاورد خواهد بهای درست

کنوں کوفتادت بغفلت ز دست ‌‌ ‌ ‌ طریقے ندارد بجز باز بست
که گفتت به جیحوں در انداز تن ‌ ‌ ‌ ‌ چو افتادۂ دست و پائے بزن
بغفلت بدادی ز دست آب پاک ‌ ‌ ‌ ‌ چه چاره کنوں جز تیمم بخاک
چو از چابکاں در دویدن گرو ‌ ‌ ‌ ‌ نبردی هم افتان و خیزاں برو
گر آں باد پایاں برفتند تیز ‌ ‌ ‌ ‌ تو بے دست و پا از نشستن بخیز

حکایت در معنئ ادراک پیش از فوت

شبے خوابم اندر بیابانِ فید ‌ ‌ ‌ ‌ فرو بست پائے دویدن بقید
شتربانے آمد به هول و ستیز ‌ ‌ ‌ ‌ زمام شترم بر سرم زد که خیز
مگر دل نهادی بمردن ز پس ‌ ‌ ‌ ‌ که برمے نخیزی به بانگِ جرس
مرا همچو تو خوابِ خوش در سرست ‌ ‌ ‌ ‌ ولیکن بیاباں به پیش اندرست
تو کز خوابِ نوشیں ببانگِ رحیل ‌ ‌ ‌ ‌ نخیزی دگر کے رسی در سبیل
فرو کوفت طبلِ شتر ساروان ‌ ‌ ‌ ‌ بمنزل رسید اولیں کاروان
خنک هوشیارانِ فرخنده بخت ‌ ‌ ‌ ‌ که پیش از دهل زن بسازند رخت
بره خفتگاں تا بر آرند سر ‌ ‌ ‌ ‌ نه بینند ره رفتگاں را اثر
سبق برد رهرو که برخاست زود ‌ ‌ ‌ ‌ پس از نقل بیدار بودن چه سود
چو شیبت در آمد بروئے شباب ‌ ‌ ‌ ‌ شبت روز شد دیده برکن ز خواب
من آں روز برکندم از عمر امید ‌ ‌ ‌ ‌ که افتادم اندر سیاهی سپید
دریغا که بگذشت عمرِ عزیز ‌ ‌ ‌ ‌ بخواهد گذشت ایں دمِ چند نیز
گذشت آنچه در ناصوابی گذشت ‌ ‌ ‌ ‌ ور ایں نیز دم در نسازی گذشت
کنوں وقتِ تخم است اگر پروری ‌ ‌ ‌ ‌ گر امید داری که خرمن بری
بشهرِ قیامت مرو تنگ دست ‌ ‌ ‌ ‌ که وجهے ندارد بحسرت نشست
گرت چشمِ عقل است تدبیر گور ‌ ‌ ‌ ‌ کنوں کن که چشمت نخوردست مور

بمایه توان ای پسر سود کرد	چه سود افتد آنرا که سرمایه خورد
کنونش کوش کآب از کمر درگذشت	نه وقتی که سیلاب از سر گذشت
کنونت که چشم است اشکی ببار	زبان در دهان است عذری بیار
نه پیوسته باشد روان در بدن	نه همواره گردد زبان در دهن
ز دانندگان بشنو امروز قول	که فردا نکیرت بپرسد به هول
غنیمت شمار این گرامی نفس	که بی مرغ قیمت ندارد قفس
مکن عمر ضائع به افسوس و حیف	که فرصت عزیز است والوقت سیف

حکایت

قضا زنده‌ٔ را رگ جان برید	دگر کس بمرگش گریبان درید
چنین گفت بیننده‌ٔ تیز هوش	چو فریاد و زاری رسیدش بگوش
ز دست شما مرده بر خویشتن	گرش دست بودے دریدے کفن
که چندین ز تیمار و دردم مپیچ	که روزے دو پیش از تو کردم بسیچ
فراموش کردی مگر مرگ خویش	که مرگ منت ناتوان کرد و ریش
محقق چو بر مرده ریزد گلش	نه بر وے که بر خود بسوزد دلش
ز هجران طفلے که در خاک رفت	چه نالی که پاک آمد و پاک رفت
تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک	که ننگ است ناپاک رفتن بخاک
کنون باید این مرغ را پای بست	نه وقتے که سررشته بردت ز دست
نشستی بجاے دگر کس بسے	نشیند بجاے تو دیگر کسے
اگر پهلوانی و گر تیغ زن	نخواهی بدر برد الا کفن
خر وحشی گر بگسلاند کمند	چو در ریگ ماند شود پائے بند
ترا نیز چندان بود دست زور	که پایت نرفت است در ریگ گور
منه دل برین سالخورده مکان	که گنبد نپاید برو گردگان

چو دی رفت و فردا نیامد بدست	حساب از همیں یک نفس کن که هست

حکایت

میانِ دو تن دشمنی بود و جنگ	سر از کبر بر یکدِگر چوں پلنگ
زِ دیدارِ هم تا بحدّے رماں	که بر هر دو تنگ آمدے آسماں
یکے را اجل بر سر آورد جیش	سر آمد برو روزگارانِ عیش
بد اندیشِ وے را دروں شاد گشت	بگورش پس از مدّتے برگذشت
شبستانِ گورش در اندوده دید	که وقتے سرایش زر اندوده دید
زِ روے عداوت بِبازوے زور	یکے تخته برکندش از روے گور
سرِ تاجور دیدش اندر مغاک	دو چشمِ جهاں بینش آگنده خاک
وجودش گرفتارِ زندانِ گور	تنش طعمهٔ کرم و تاراجِ مور
زِ دَورِ فلک بدرِ رویش هلال	زِ جورِ زماں سروِ قدّش خِلال
کفِ دست سرپنجهٔ زورمند	جدا کرده ایام بندش زِ بند
چنانش برو رحمت آمد زِ دل	که بِسرشت بر خاکش از گریه گل
پشیماں شد از کردهٔ خوےِ زشت	بفرمود بر سنگِ گورش نبشت
مکن شادمانی بمرگِ کسے	که دهرت پس از وے نماند بسے
شنید ایں سخن عارِفِ هوشیار	بنالید کاے قادرِ کردگار
عجب گر تو رحمت نیاری برو	که بگریست دشمن بزاری برو
تنِ ما شود نیز روزے چناں	که بر وے بسوزد دلِ دشمناں
مگر در دلِ دوست رحم آیدم	چو بیند که دشمن ببخشایدم
بجائے رسد کارِ سر دیر و زود	که گوئی درو دیده هرگز نبود
زدم تیشه یک روز بر تلِ خاک	بگوش آمدم نالهٔ دردناک
که زنهار اگر مردی آهسته تر	که چشم و بناگوش و روے است و سر

حکایتِ پدر و دختر

شبے خفتہ بودم بعزم سفر
گرفتم پئے کاروانے سحر

برآمد یکے سہمگیں باد و گرد
کہ بر چشم مردم جہاں تیرہ کرد

بره بر یکے دخترِ خانہ بود
بمعجر غبار از پدر مے زدود

پدر گفتش اے نازنیں چہر من
کہ شوریدہ داری دل از مہر من

نہ چنداں نشیند دریں دیدہ گرد
کہ بازش بمعجر تواں پاک کرد

ترا نفسِ رعنا چو سرکش ستور
دواں مے برد تا بسر شیب گور

اجل ناگہت بگسلاند رکیب
عناں باز نتواں گرفت از نشیب

خبر داری از استخوانی قفس
کہ جانِ تو مرغ است و نامش نفس

چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید
دگر رہ نگردد بسعیے تو صید

نگہدار فرصت کہ عالم دمیست
دمے پیشِ دانا بہ از عالمیست

سکندر کہ بر عالمے حکم داشت
در آندم کہ بگذشت و عالم گذاشت

میسر نبودش کزو عالمے
ستانند و مہلت دہندش دمے

برفتند و ہر کس درود آنچہ کشت
نماند بجز نام نیکو و زشت

چرا دل بریں کارواں گہ نہیم
کہ یاراں برفتند و ما بر رہیم

پس از ما ہمیں گل دہد بوستاں
نشینند با یکدگر دوستاں

دل اندر دلارامِ دنیا مبند
کہ ننشست باکس کہ دل بر نکند

چو در خاکدانِ لحد خفت مرد
قیامت بیفشاند از روے گرد

سر از جیبِ غفلت برآور کنوں
کہ فردا نماند بحسرت نگوں

تو چوں خواہی آمد بشیراز در
سر و تن بشوئی ز گردِ سفر

پس اے خاکسارِ گنہ عنقریب
سفر کردہ خواہی بشہرِ غریب

بران از دو سرچشمۂ دیدہ جوے
ہر آلایشے داری از خود بشوے

حکایت

یکی بُود بر پادشاهی ستیز
بدُشمن سپُردش که خُونش بریز

گرفتار در دستِ آں کینه تُوز
همی گفت با خُود بزاری و سُوز

اگر دوست بر خُود نیازردمی
کے از دستِ دُشمن جفا بُردمی

تو از دوست گر عاقلی برمگرد
که دُشمن نیارد نگه در تو کرد

بناچار دُشمن بدرّدش پوست
رفیقے که بر خُود بیازرد دوست

تو با دوست یکدل شو و یک سخُن
که خُود بیخ دُشمن برآرد زبُن

نه پندارم این زشت نامی نکوست
بخشنُودیِ دُشمن آزارِ دوست

حکایت

همی یادم آید ز عهدِ صغر
که عیدے برُوں آمدم با پدر

بباز یچه مشغُولِ مردُم شدُم
در آشوبِ خلق از پدر گم شدُم

برآوردم از هولِ دهشت خرُوش
پدر ناگهانم بمالید گوش

که اے شوخ چشم آخرت چند بار
بگفتم که دستم ز دامن مدار

به تنها نداند شدن طفلِ خرُد
که مشکل بُود راهِ نادیده بُرد

تو هم طفلِ راهی بسعی اے فقیر
برو دامنِ نیک مرداں بگیر

کمُن با فرومایه مردُم نشست
چو کردی ز هیبت فروشوے دست

بفتراکِ پاکاں درآویز چنگ
که عارف ندارد ز دریوزه ننگ

مُریداں بقُوّت ز طفلاں کم اند
مشائخ چو دیوارِ مُستحکم اند

بیاموز رفتار زاں طفلِ خرُد
که چُوں استعانت بدیوار بُرد

ز زنجیرِ ناپارسایاں برست
که در حلقهٔ پارسایاں نشست

اگر حاجتے داری ایں حلقه گیر
که سُلطاں ازیں در ندارد گزیر

برو خوشه چیں باش سعدی صفت
که گرد آوری خرمنِ معرفت

حکایت خرمن سوز

یکی غله مرداد مه توده کرد — ز تیمار دی خاطر آسوده کرد
شبی مست شد و آتشی برفروخت — نگون بخت کالیوه خرمن بسوخت
دگر روز در خوشه چیدن نشست — که یک جو ز خرمن نماندش بدست
چو سرگشته دیدند درویش را — یکی گفت پروردهٔ خویش را
نخواهی که باشی چنین تیره روز — به دیوانگی خرمن خود مسوز
گر از دست عمرت شد اندر بدی — تو آنی که در خرمن آتش زدی
فضیحت بود خرمن اندوختن — پس از خرمن خویشتن سوختن
مکن جان من تخم دین ریز و داد — مده خرمن نیک نامی به باد
چو برگشته بختی در افتد به بند — ازو نیک بختان بگیرند پند
تو پیش از عقوبت در عفو کوب — که سودی ندارد فغان زیر چوب
برآر از گریبان غفلت سرت — که فردا نماند خجل در برت

حکایت

یکی متفق بود بر منکری — گذر کرد بر وی نکو محضری
نشست از خجالت عرق کرده روی — که آیا خجل گشتم از شیخ کوی
شنید این سخن پیر روشن روان — برو بر بشورید و گفت ای جوان
نیاید همی شرمت از خویشتن — که حق حاضر و شرم داری ز من
نیاسائی از جانب هیچ کس — برو جانب حق نگه دار و بس
چنان شرم دار از خداوند خویش — که شرمت ز بیگانگان است و خویش

حکایت

پلیدی کند گربه بر جای پاک — چو زشتش نماید بپوشد به خاک

تو آزادی از ناپسندیده‌ها — نترسی که بر وے رسند دیده‌ها
میندیش ازان بندهٔ پرگناه — که از خواجه آبق شود چندگاه
اگر باز گردد بصدق و نیاز — بزنجیر و بندش نیارند باز
بکین آوری با کسے بر ستیز — که از وے گزیرت بود یا گریز
کنون کرد باید عمل را حساب — نه وقتے که منشور گردد کتاب
کسے گرچه بد کرد هم بد نکرد — که پیش از قیامت غم خود بخورد
گر آیینه از آه گردد سیاه — شود روشن آیینهٔ دل به آه
بترس از گناهانِ خویش این نفس — که روزِ قیامت نترسی ز کس

حکایت

غریب آمدم در سوادِ حبش — دل از دهر فارغ سر از عیش خوش
بسیج سفر کردم اندر نفس — بیابان گرفتم چو مرغ از قفس
بره بر یکے دکه دیدم بلند — تنے چند مسکیں در او پاے بند
یکے گفت کاین بندیان شب روانند — نصیحت نگیرند و حق نشنوند
چو بر کس نماند ز دستت ستم — ترا گر جهان شحنه گیرد چه غم
نکو نام را کس نگیرد اسیر — بترس از خدا و مترس از امیر
نیاورده عامل غش اندر میان — نیندیشد از رفعِ دیوانیان
وگر عفتش را فریب است زیر — زبانِ حسابش نگردد دلیر
چو خدمت پسندیده آرم بجاے — نیندیشم از دشمنِ تیره راے
اگر بنده کوشش کند بنده وار — عزیزش بدارد خداوندگار
وگر کند راے است در بندگی — ز جانداری افتد بخربندگی
قدم پیش نه کز ملک بگذری — که گر باز مانی ز دد کمتری

حکایت

یکے را بہ چوگاں شہِ دامغاں / بزد تا چو طبلش برآمد فغاں
شب از بیقراری نیارست خُفت / برو پارسائے گذر کرد و گُفت
بشب گر بہ بُردی بر شحنہ سوز / گُنہ آبرویش نبُردے بروز
کسے رُوزِ محشر نگردد خجل / کہ شبہا بدرگہ برد سوزِ دِل
اگر ہوشمندی زِ داور بخواہ / شبِ توبہ تقصیرِ رُوزِ گُناہ
ہنوز ار سرِ صُلح داری چہ بیم / درِ عُذر خواہاں نہ بندد کریم
کریمے کہ آوردت از نیست ہست / عجب گر بیفتی نگیردت دست
اگر بندۂ دستِ حاجت برآر / وگر شرمسار آبِ حسرت ببار
نیامد برِیں در کسے عُذر خواہ / کہ سیلِ ندامت نہ شُستش گُناہ
نریزد خُدا آبرُوے کسے / کہ ریزد گُنہ آبِ چشمش بسے

باب دہم در مُناجات

بیا تا برآریم دستے زِ دِل / کہ نتواں برآورد فردا زِ گِل
بفصلِ خزاں در نہ بینی درخت / کہ بے برگ ماند زِ سرمائے سخت
برآرد تہی دستہاے نیاز / زِ رحمت نگردد تہیدست باز
مپندار ازیں در کہ ہرگز نہ بست / کہ نومید گردد برآوردہ دست
ہمہ طاعت آرند و مسکیں نیاز / بیا تا بدرگاہِ مسکیں نواز
چو شاخِ برہنہ برآریم دست / کہ بے برگ ازیں بیش نتواں نشست
خُداوندگارا نظر کن بجُود / کہ جُرم آمد از بندگاں در وُجُود
گُنہ آید از بندۂ خاکسار / بہ اُمیدِ عفوِ خُداوندگار
کریما بہ رزقِ تو پروردہ ایم / بہ اِنعام و لُطفِ تو خُو کردہ ایم

گدا چون کرم بیند و لطف و ناز
نگردد ز دنبال بخشنده باز

چو ما را بدنیا تو کردی عزیز
به عقبی همین چشم داریم نیز

عزیزی و خواری تو بخشی و بس
عزیز تو خواری نبیند ز کس

خدایا به عزت که خوارم مکن
به ذلّ گنه شرمسارم مکن

مسلّط مکن چون منی بر سرم
ز دست تو به گر عقوبت برم

بگیتی بتر زین نباشد بدی
جفا بردن از دست همچون خودی

مرا شرمساری ز روی تو بس
دگر شرمسارم مکن پیش کس

گرم بر سر افتد ز تو سایه‌ای
سپهرم بود کهترین پایه‌ای

اگر تاج بخشی سر افرازدم
تو بردار تا کس نیندازدم

حکایت

تنم می‌بلرزد چو یاد آورم
مناجات شوریده‌ای در حرم

که می‌گفت با حق به زاری بسی
میفکن که دستم نگیرد کسی

به لطفم بخوان یا بران از درم
ندارد بجز آستانت سرم

تو دانی که مسکین و بیچاره ایم
فرو مانده با نفس امّاره ایم

نمی‌تازد این نفس سرکش چنان
که عقلش تواند گرفتن عنان

که با نفس و شیطان بر آید بزور؟
نبرد پلنگان نیاید ز مور

بمردان راهت که راهی بده
وزین دشمنانم پناهی بده

خدایا بذات خداوندیت
باوصاف بی‌مثل و مانندیت

بلبیک حجّاج بیت الحرام
بمدفون یثرب علیه السلام

بتکبیر مردان شمشیر زن
که مرد وغا را شمارند زن

بطاعات پیران آراسته
بصدق جوانان نوخاسته

که ما را در آن ورطهٔ یک نفس
ز ننگ دو گفتن به فریاد رس

امیدست از آنان که طاعت کنند ‌ ‌ ‌ که بی طاعتان را شفاعت کنند
به پاکان کز آلایشم دور دار ‌ ‌ ‌ وگر زلتی رفت معذور دار
به پیران پشت از عبادت دوتا ‌ ‌ ‌ ز شرم گنه دیده بر پشت پا
که چشمم ز روی سعادت مبند ‌ ‌ ‌ زبانم به وقت شهادت مبند
چراغ یقینم فرا راه دار ‌ ‌ ‌ ز بد کردنم دست کوتاه دار
بگردان ز نادیدنی دیده ام ‌ ‌ ‌ مده دست بر ناپسندیده ام
من آن ذره ام در هوای تو نیست ‌ ‌ ‌ وجود و عدم در ظلالم یکیست
ز خورشید لطفت شعاعی بسم ‌ ‌ ‌ که جز در شعاعت نبیند کسم
بدی را نگه کن که بهتر کسست ‌ ‌ ‌ گدا را ز شاه التفاتی بسست
مرا گر بگیری به انصاف و داد ‌ ‌ ‌ بنالم که عفوت نه این وعده داد
خدایا به ذلت مران از درم ‌ ‌ ‌ که صورت نبندد دری دیگرم
ور از جهل غایب شدم روز چند ‌ ‌ ‌ کنون کامدم در برویم مبند
چه عذر آرم از ننگ تردامنی ‌ ‌ ‌ مگر عجز پیش آورم کای غنی
فقیرم به جرم گناهم مگیر ‌ ‌ ‌ غنی را ترحم بود بر فقیر
چرا باید از ضعف حالم گریست ‌ ‌ ‌ اگر من ضعیفم پناهم قویست
خدایا به غفلت شکستیم عهد ‌ ‌ ‌ چه زور آورد با قضا دست جهد
چه بر خیزد از دست تدبیر ما ‌ ‌ ‌ همین نکته بس عذر تقصیر ما
همه هرچه کردم تو برهم زدی ‌ ‌ ‌ چه قوت کند با خدائی خودی
نه من سر ز حکمت بدر میبرم ‌ ‌ ‌ که حکمت چنین میرود بر سرم

حکایت

سیه چرده ئی را کسی زشت خواند ‌ ‌ ‌ جوابی بگفتش که حیران بماند
نه من صورت خویش خود کرده ام ‌ ‌ ‌ که عیبم شماری که بد کرده ام

ترا با من از زشت و زیبا چه کار / نه آخر منم زشت و زیبا نگار
از آنم که بر سر نبشتی ز پیش / نه کم کردی ای بنده پرور نه بیش
تو دانائی آخر که قادر نیم / توانای مطلق توئی من کیم
گرم ره نمائی رسیدم به خیر / وگر گم کنی باز ماندم ز سیر
جهاں آفرین گر نه یاری کند / کجا بنده پرهیزگاری کند

حکایت

چه خوش گفت درویش کوتاه دست / که شب توبه کرد و سحر گه شکست
گر او توبه بخشد بماند درست / که پیمان ما بی ثبات است و سست
بحقت که چشمم ز باطل بدوز / بنورت که فردا بنارم مسوز
ز مسکینیم روی در خاک رفت / غبار گناهم بر افلاک رفت
تو یک نوبت ای ابر رحمت ببار / که در پیش باران نپاید غبار
ز جرمم درین مملکت جاه نیست / ولیکن به ملک دگر راه نیست
تو دانی ضمیر زبان بستگان / تو مرهم نهی بر دل خستگان

حکایت

شنیدم که مستی ز تاب نبید / بمقصوره مسجدی در دوید
بنالید بر آستان کرم / که یا رب بفردوس اعلی برم
موذن گریبان گرفتش که هین / سگ و مسجد ای فارغ از عقل و دین
چه شایسته کردی که خواهی بهشت / نمی زیبدت ناز با روی زشت
بگفت این سخن پیر و بگریست مست / که مستم بدار از من ای خواجه دست
عجب داری از لطف پروردگار / که باشد گنهگاری امیدوار
ترا می نگویم که عذرم پذیر / در توبه باز است و حق دستگیر

ہمے شرم دارم ز لطفِ کریم / کہ خوانم گنہ پیشِ عفوش عظیم
کسے را کہ پیری در آرد ز پاے / چو دستش نگیرد نخیزد ز جاے
من آنم ز پا اندر افتادہ پیر / خدایا بہ غفلت توام دستگیر
نگویم بزرگی و جاہم ببخش / فرومائدگی و پناہم ببخش
اگر یارے اندک زلل داندم / بہ نابخردی شہرہ گرداندم
تو بینا و ما خائف از یکدگر / کہ تو پردہ پوشی و ما پردہ در
برآوردہ مردم ز بیروں خروش / تو بینندہ در پردہ پردہ پوش
بنادانی ار بندگاں سرکشند / خداوندگاراں قلم درکشند
اگر جرم بخشی بمقدارِ جود / نماند گرفتارے اندر وجود
اگر خشم گیری بقدرِ گناہ / بدوزخ فرست و ترازو مخواہ
گرم دست گیری بجائے رسم / دگر بفگنی بر نگیرد کسم
کہ زور آورد گر تو یاری دہی / کہ گیرد چو تو رستگاری دہی
دو خواہند بودن بمحشر فریق / ندانم کدامی دہندم طریق
عجب گر بود راہم از دستِ راست / کہ از دستِ من جز کجی برنخاست
دلم میدہد وقت وقت ایں امید / کہ حق شرم دارد ز موئے سپید
عجب دارم ار شرم دارد ز من / کہ شرمم نمے آید از خویشتن
نہ یوسف کہ چندیں بلا دید و بند / چو حکمش رواں گشت و قدرش بلند
گنہ عفو کرد آلِ یعقوب را / کہ معنی بود صورتِ خوب را
بکردارِ بد شاں مقید نکرد / بضاعاتِ مزجاتِ شاں رد نکرد
ز لطفت ہمیں چشم داریم نیز / بدیں بے بضاعت ببخش اے عزیز

بضاعت نیاوردم الا امید / خدایا ز عفوم مکن ناامید

منتخباتِ شاهنامه

گفتار اندر فراہم آوردنِ شاہنامہ

سخن ہر چہ گویم ہمہ گفتہ اند … بر باغ دانش ہمہ رفتہ اند
اگر بر درختِ برومند جاے … بیابم کہ از بر شدن نیست پاے
کسے کو شود زیرِ نخلِ بلند … ہماں سایہ زو باز دارد گزند
توانم مگر پایگہ ساختن … برِ شاخ آں سروِ سایہ فگن
کزیں نامۂ نامور شہریار … بہ گیتی بمانم یکے یادگار
تو ایں را دروغ و فسانہ مداں … بہ یکساں روش در زمانہ مداں
ازو ہرچہ اندر خورد با خرد … دگر بر رہِ رمز معنی برد
یکے نامہ بد از گہِ باستاں … فراواں بدو اندروں داستاں
پراگندہ در دستِ ہر موبدے … ازو بہرۂ بردہ ہر بخردے
یکے پہلواں بود دہقاں نژاد … دلیر و بزرگ و خردمند و راد
پژوہیدۂ روزگارِ نخست … گزشتہ سخنہا ہمہ باز جست

ز هر کشورے موبدے سالخورد | بیاورد وایں نامه را گرد کرد
بپرسیدشان از نژاد کیان | وزاں نامداران فرخ گوان
که گیتی به آغاز چوں داشتند | که ایدوں بما خوار بگذاشتند
چه گونه سر آمد به نیک اختری | بر ایشاں همه روز کند آوری
بگفتند پیشش یکایک مهاں | سخنهاے شاهان و گشت جهاں
چو بشنید از ایشاں سپهبد سخن | یکے نامور نامه افگند بن
چناں یادگارے شد اندر جهاں | برو آفریں از کهان و مهاں

گفتار در سرگذشت دقیقی شاعر

چو از دفتر ایں داستانها بسے | همے خواند خواننده بر هر کسے
جهاں دل نهاده بدیں داستاں | همان بخردان و همان راستاں
جوانے بیامد گشاده زباں | سخنگوے و خوش طبع و روشن رواں
بنظم آرم ایں نامه را گفت من | ازو شادماں شد دل انجمن
جوانیش را خوے بد یار بود | ابا بد همیشه به پیکار بود
برو تاختن کرد ناگاه مرگ | نهادش بسر بر یکے تیره ترگ
بداں خوے بد جان شیریں بداد | نبود از جهاں دلش یک روز شاد
یکایک ازو بخت برگشته شد | بدست یکے بنده بر کشته شد
ز گشتاسب و ارجاسب بیتے هزار | بگفت و سر آمد برو روزگار
برفت او و ایں نامه ناگفته ماند | چناں بخت بیدار او خفته ماند

بکن عفو یا رب گناه ورا
بیفزاے در حشر جاه ورا

گفتار اندر بنیاد نهادن کتاب و اندرز دوست درین باب

دل روشن من چو برگشت ازوے ‏ ‏ ‏ سوے تخت شاہ جہاں کرد روے
کہ ایں نامہ را دست پیش آورم ‏ ‏ ‏ ز دفتر بہ گفتار خویش آورم
بپرسیدم از ہر کسے بے شمار ‏ ‏ ‏ بترسیدم از گردش روزگار
مگر خود درنگم نباشد بسے ‏ ‏ ‏ بباید سپردن بہ دیگر کسے
و دیگر کہ گنجم وفادار نیست ‏ ‏ ‏ ہماں رنج را کس خریدار نیست
زمانہ سراسر پر از جنگ بود ‏ ‏ ‏ بجویندگاں بر جہاں تنگ بود
بریں گونہ یک چند بگذاشتم ‏ ‏ ‏ سخن را نہفتہ ہمے داشتم
ندیدم کسے کش سزاوار بود ‏ ‏ ‏ بگفتار ایں مر مرا یار بود
ز نیکو سخن بہ چہ اندر جہاں ‏ ‏ ‏ بدو آفریں از کہان و مہاں
اگر نامدے ایں سخن از خدائے ‏ ‏ ‏ نبی کے بدے نزد ما رہنمائے
بشہرم یکے مہرباں دوست بود ‏ ‏ ‏ تو گفتی کہ با من بیک پوست بود
مرا گفت خوب آمد ایں رائے تو ‏ ‏ ‏ بہ نیکی خرامد مگر پائے تو
نوشتہ من ایں نامۂ پہلوی ‏ ‏ ‏ بہ پیش تو آرم مگر نغنوی
گشادہ زبان و جوانیت ہست ‏ ‏ ‏ سخن گفتن پہلوانیت ہست
شو ایں نامۂ خسرواں بازگوے ‏ ‏ ‏ بدیں جوے نزد مہاں آبروے
چو آورد ایں نامہ نزدیک من ‏ ‏ ‏ برافروخت ایں جانِ تاریک من

اندر ستایش منصور بن محمد

بدیں نامہ چوں دست کردم دراز ‏ ‏ ‏ یکے مہترے بود گردن فراز

جوان بود از گوهر پهلوان	خردمند و بیدار و روشن روان
خداوند رای و خداوند شرم	سخن گفتن خوب و آوای نرم
مرا گفت کز من چه آید همی	که جانت سخن برگراید همی
بچیزی که باشد مرا دسترس	بکوشم نیازت نیارم بکس
همی داشتم چون یکی تازه سیب	که از باد ناید بمن بر نهیب
بکیوان رسیدم ز خاک نژند	ازان نیک دل نامدار ارجمند
بچشمش همان خاک و هم سیم و زر	کریمی بدو یافته زیب و فر
سراسر جهان پیش او خوار بود	جوانمرد بود و وفادار بود
چنان نامور گم شد از انجمن	چو از باد سرو سهی در چمن
دریغ آن کمربند و آن گردگاه	دریغ آن کئی برز و بالای شاه
نه زو زنده بینم نه مرده نشان	بدست نهنگان مردم کشان
گرفتار دل زو شده ناامید	روان لرز لرزان بکردار بید
ستم باد بر جان آن ماه و سال	کجا بر تن شاه شد بد سگال
یکی پند آن شاه یاد آورم	ز کژی روان سوی داد آورم
مرا گفت کاین نامهٔ شهریار	اگر گفته آید بشاهان سپار
دل من بگفتار او رام شد	روانم بدین شاد و پدرام شد
چو جان رهی پند او کرد یاد	دلم گشت از پند او راد و شاد
بدین نامه من دست کردم دراز	بنام شهنشاه گردن فراز

در ستایش سلطان محمود

جهان آفرین تا جهان آفرید	چنو شهریاری نیامد پدید
خداوند تاج و خداوند تخت	جهاندار و پیروز و بیدار بخت
چو خورشید بر گاه بنمود تاج	زمین شد بکردار تابنده عاج

چو گویی که خورشید تابان که بود　　کزو در جهان روشنایی فزود
ابوالقاسم آن شاه پیروزبخت　　نهاد از بر تاج خورشید تخت
ز خاور بیاراست تا باختر　　پدید آمد از فر او کان زر
مرا اختر خفته بیدار گشت　　به مغز اندر اندیشه بسیار گشت
بدانستم آمد زمان سخن　　کنون نو شود روزگار کهن
بر اندیشهٔ شهریار زمین　　نخفتم شبی دل پر از آفرین
دل من چو نور اندر آن تیره شب　　نخفته گشاده دل و بسته لب
چنان دید روشن روانم بخواب　　که رخشنده شمعی بر آمد ز آب
همه روی گیتی شب لاجورد　　از آن شمع گشتی چو یاقوت زرد
در و دشت بر سان دیبا شدی　　یکی تخت پیروزه پیدا شدی
نشسته برو شهریاری چو ماه　　یکی تاج بر سر بجای کلاه
رده برکشیده سپاه از دو میل　　بدست چپش هفت صد ژنده پیل
یکی پاک دستور پیشش بپای　　بداد و بدین شاه را رهنمای
مرا خیره گشتی سر از فر شاه　　وزان ژنده پیلان و چندان سپاه
چو آن چهرهٔ خسروی دیدمی　　از آن نامداران بپرسیدمی
که این چرخ و ماه است یا تاج و گاه　　ستاره است پیش اندرش یا سپاه
یکی گفت این شاه روم است و هند　　ز قنوج تا پیش دریای سند
به ایران و توران ورا بنده اند　　به رای و بفرمانش او زنده اند
بیاراست روی زمین را بداد　　بپرداخت زان تاج بر سر نهاد
جهاندار محمود شاه بزرگ　　به آبشخور آرد همی میش و گرگ
ز کشمیر تا پیش دریای چین　　برو شهریاران کنند آفرین
چو کودک لب از شیر مادر بشست　　بگهواره محمود گوید نخست
تو نیز آفرین کن که گوینده‌ای　　بدو نام جاوید جوینده‌ای

نه پیچد کسی سر ز فرمان اوی — نیارد گذشتن ز پیمان اوی
چو بیدار گشتم بجستم ز جای — چه مایه شب تیره بودم به پای
بر آن شهریار آفرین خوانده ام — نبودم درم جان بر افشانده ام
بدل گفتم این خواب را پاسخ است — که آوازه اش در جهان فرخ است
بر او آفرین کو کند آفرین — بر آن بخت بیدار تاج و نگین
ز فرش جهان شد چو باغ بهار — هوا پر ز ابر و زمین پر نگار
ز ابر اندر آمد بهنگام نم — جهان شد بکردار باغ ارم
به ایران همه خوبی از داد اوست — جهان شادمان از دل شاد اوست
به بزم اندرون آسمان وفاست — به رزم اندرون تیز دم اژدهاست
به تن ژنده پیل و بجان جبرئیل — بکف ابر بهمن بدل رود نیل
سر بخت بدخواه با خشم اوی — چو دینار خوار است بر چشم اوی
نه کندآوری گیرد از تاج و گنج — نه دل تیره دارد ز رزم و ز رنج
هر آنکس که دارد ز پروردگان — از آزاد و از نیک دل بندگان
شهنشاه را سر بسر دوستدار — بفرمان ببسته کمر استوار
شده هر یکی شاه هر کشوری — روان نام شان بر سر دفتری

به تخت نشستن جمشید پسر طهمورث و پیدا کردن آلات جنگ و آموختن دیگر هنرها را به مردم

چو رفت از میان نامور شهریار — پسر شد بجای پدر نامدار
گرانمایه جمشید فرزند اوی — کمر بست و دل پر از پند اوی
برآمد بر آن تخت فرخ پدر — به رسم کیان بر سرش تاج زر
کمر بست با فر شاهنشهی — جهان سر بسر گشت او را رهی

زمانه برآسود از داوری
به فرمان او دیو و مرغ و پری

جهان را فزوده بدو آبروے
فروزان شده تخت شاهی بدوے

منم گفت با فرهٔ ایزدی
همم شهریاری و هم موبدی

بدان را ز بد دست کوته کنم
روان را سوے روشنی ره کنم

نخست آلتِ جنگ را دست برد
درِ نام جستن به گردان سپرد

بفرِ کئی نرم کرد آهنا
چو خود و زره کرد و چون جوشنا

چو خفتان و چون درع و برگستوان
همه کرد پیدا به روشن روان

بدین اندرون سال پنجاه رنج
ببرد و ازین ساز بنهاد گنج

دگر پنجه اندیشهٔ جامه کرد
که پوشند هنگام جنگ و نبرد

ز کتان و ابریشم و موے و قز
قصب کرد پرمایه دیبا و خز

بیاموختشان رشتن و تافتن
بتار اندرون پود را بافتن

چو شد بافته شستن و دوختن
گرفتند ازو یکسر آموختن

چو این کرده شد سازِ دیگر نهاد
زمانه بدو شاد و او نیز شاد

ز هر پیشه در انجمن گرد کرد
بدین اندرون سال پنجاه خورد

گروهے که کاتوزیان خوانیش
به رسم پرستندگان دانیش

جدا کردشان از میانِ گروه
پرستنده را جایگه کرد کوه

بدان تا پرستش بود کارِ شان
نوان پیشِ روشن جهاندارشان

صفی بر دگر دست بنشاندند
همے نام نیساریان خواندند

کجا شیر مردانِ جنگ آورند
فروزندهٔ لشکر و کشور اند

کز ایشان بود تختِ شاهی بجاے
وز ایشان بود نام مردی بپاے

نسودی سه دیگر گروه را شناس
کجا نیست برکس از ایشان سپاس

بکارند و ورزند و خود بدروند
بگاهِ خورش سرزنش نشنوند

ز فرمان سرآزاده خود ژنده پوش
ز آوازِ بیغاره آسوده گوش

بر آسوده از داور و گفت و گوی — تن آباد و آباد گیتی بروی
چه گفت آن سخنگوی آزاد مرد — که آزاده را کاهلی بنده کرد
چهارم که خوانند اهنوخوشی — همان دست ورزان ابا سرکشی
کجا کار شان همگنان پیشه بود — روان شان همیشه پر اندیشه بود
بدین اندرون سال پنجاه نیز — بخورد و ببخشید بسیار چیز
ازین هر یکی را یکی پایگاه — سزاوار بگزید و بنمود راه
که تا هر کس اندازهٔ خویش را — ببیند بداند کم و بیش را
ازان پس که اینها شد آراسته — شهنشاه با دانش و خواسته
ز خارا گهر جست یک روزگار — همی کرد زو روشنی خواستار
بچنگ آمدش چند گونه گهر — چو یاقوت و بیجاده و سیم و زر
ز خارا بافسون برون آورید — شد آراسته بندها را کلید
دگر بویهای خوش آورد باز — که دارند مردم ببویش نیاز
چو بان و چو کافور و چون مشک ناب — چو عود و چو عنبر چو روشن گلاب
پزشکی و درمان هر دردمند — در تندرستی و راه گزند
همه رازها نیز کرد آشکار — جهان را نیامد چنو خواستار
گذر کرد از آن پس بکشتی بر آب — ز کشور بکشور بر آمد شتاب
چنین سال پنجه بورزید نیز — ندید از هنر بر خرد بسته چیز
همان کردنیها چو آمد پدید — بگیتی جز از خویشتن را ندید
چو آن کارهای وی آمد بجای — ز جای مهی برتر آورد پای
بفرّ کیانی یکی تخت ساخت — چه مایه بدو گوهر اندر نشاخت
چو خورشید تابان میان هوا — نشسته برو شاه فرمان روا
جهان انجمن شد بر تخت اوی — ازآن برشده فرّهٔ بخت اوی
بجمشید بر گوهر افشاندند — مر آن روز را روز نو خواندند

سر سالِ نو هرمز فرودین / بر آسوده از رنج تن دل ز کین
بنوروز نو شاهِ گیتی فروز / بر آن تخت بنشست فیروز روز
بزرگان به شادی بیاراستند / مے و رود و رامشگران خواستند
چنین جشنِ فرّخ از آن روزگار / بماندہ از آن خسروان یادگار
چنین سال سی صد همے رفت کار / ندیدند مرگ اندر آن روزگار
نیارست کس کرد بیکاریئے / نہ بُد درد و سختی و بیماریئے
بفرمانش مردم نهاده دو گوش / ز رامش جهان پر ز آوای نوش
چنین تا بر آمد برین سالیان / همے تافت از شاه فرّ کیان
جهان بُد بآرام زان شاد کام / ز یزدان بدو نو بنو بُد پیام

برگشتنِ جمشید از فرمانِ خدا و برگشتنِ روزگار ازو

چو چندین برآمد برین روزگار / ندیدند جز خوبی از شهریار
جهان سر بسر گشته او را رهی / نشسته جهاندار با فرّهی
یکایک به تختِ مهی بنگرید / به گیتی جز از خویشتن کس ندید
منی کرد آن شاهِ یزدان شناس / ز یزدان بپیچید و شد ناسپاس
گرانمایگان را ز لشکر بخواند / چه مایه سخن پیشِ ایشان براند
چنین گفت با سالخورده مهان / که جز خویشتن را ندانم جهان
هنر در جهان از من آمد پدید / چو من نامور تختِ شاهی ندید
جهان را بخوبی من آراستم / ز اوصاف زمیں رنج من کاشتم
خور و خواب و آرامتان از منست / همان پوشش و کامتان از منست
بزرگی و دیهیم و شاهی مراست / که گوید که جز من کسے پادشاست؟
بدارو و درمان جهان گشت راست / که بیماری و مرگ کس را نکاست
جز از من که برداشت مرگ از کسے؟ / اگر بر زمین شاه باشد بسے

شما را ز من هوش و جان و تن است — بمن نگرود هر که آهرمن است
گرایدون که دانید من کردم این — مرا خواند باید جهان آفرین
همه موبدان سر فگنده نگون — چرا کس نیارست گفتن نه چون
چو این گفته شد فر یزدان ازوی — گسست و جهان شد پر از گفت و گوی
سه و بیست سال از در بارگاه — پراگنده گشتند یکسر سپاه
منی چون بپیوست با کردگار — شکست اندر آورد و برگشت کار
چه گفت آن سخنگوی با ترس و هوش — چو خسرو شدی بندگی را بکوش
به یزدان هر آنکس که شد ناسپاس — بدلش اندر آید ز هر سو هراس
به جمشید بر تیره گون گشت روز — همی کاست زو فر گیتی فروز
ازو پاک یزدان چو شد خشمناک — بدانست و شد شاه با ترس و باک
چو آزرده شد پاک یزدان ازوی — بدان درد و درمان ندیدند روی
همی راند جمشید خون در کنار — همی کرد پوزش بر کردگار
همی کاست زو فرهٔ ایزدی — بر آورده بر وی شکوه بدی

داستانِ فریدون

بخش کردنِ فریدون جهان را به پسرانِ خود

نهفته چو بیرون کشید از نهان — بسه بهره کرد آفریدون جهان
یکے روم و خاور دگر ترک و چین — سوم دشتِ گردان و ایران زمین
نخستین به سلم اندرون بنگرید — همه روم و خاور مر او را گزید
بفرمود تا لشکرے بر کشید — گرازان سوے خاور اندر کشید
به تختِ کیاں اندر آورد پاے — همے خواندندش خاور خداے

دگر تور را داد توران زمین / ورا کرد سالار ترکان و چین
یکی لشکری نامزد کرد شاه / کشید آنگهی تور لشکر براه
بیامد به تخت کئی بر نشست / کمر بر میان بست و بگشاد دست
بزرگان برو گوهر افشاندند / جهان پاک توران شهش خواندند
وزان پس چو نوبت بایرج رسید / مر او را پدر شهر ایران گزید
هم ایران و هم دشت نیزه وران / همان تخت شاهی و تاج سران
بدو داد کو را سزا دید تاج / همان تیغ و مهر و همان تخت عاج
سران را که بد هوش و فرهنگ و رای / مر او را چه خواندند ایران خدای
نشستند هر سه بآرام شاد / چنان مرزبانان فرخ نژاد
برآمد برین روزگاری دراز / زمانه بدل در همی داشت راز
فریدون فرزانه شد سالخورد / بباغ بهار اندر آورد گرد
برین گونه گردد سراسر سخن / شود سست نیرو چو گردد کهن
چو آمد بکار اندرون تیرگی / گرفتند پرمایگان خیرگی
کنون باز گردم بکردار سلم / که چون ریخت زایرج همی خون گرم

رشک بردن سلم بر ایرج و رای زدن با تور در کار او

بجنبید مر سلم را دل ز جای / دگرگونه تر شد بآیین و رای
دلش چون فرو شد باز اندرون / باندیشه بنشست با رهنمون
نبودش پسندیده بخشش پدر / که داد او بکهتر پسر تاج زر
بدل پر زکین شد برخ پر ز چین / فرستاده فرستاد زی شاه چین
فرستاد نزد برادر پیام / که جاوید زی خرم و شادکام

بگفت آنچه اندر دل اندیشه بود — هیونی بران سو بر افگند زود
بنزد برادر جهانگیر تور — که بود از دلش رای و اندیشه دور
بدان ای شهنشاه ترکان و چین — گسسته دل روشن از بهر کین
زرنگینی زبان کرده مارا پسند — منش پست و بالا چو سرو بلند
به بیدار دل بنگر این داستان — کزین گونه نشنیدی از باستان
سه فرزند بودیم زیبای تخت — یکی کهتر از ما به آمد بخت
اگر مهترم من بسال و خرد — زمانه بمهر من اندر خورد
گذشته زمن تخت و تاج و کلاه — نزیبد مگر بر تو ای پادشاه
سزد گر بمانیم هر دو دژم — کزین سان پدر کرد بر ما ستم
چو ایران و دشت یلان و یمن — بایرج دهد روم و خاور بمن
سپارد ترا دشت ترکان و چین — که از ما سپهدار ایران زمین
بدین بخشش اندر مرا پای نیست — بمغز پدر اندرون رای نیست
هیونی فرستاد و بگذارد پای — بیامد بنزدیک توران خدای
بچربی شنوده همه یاد کرد — سر تور بی مغز پر باد کرد
چو این راز بشنید تور دلیر — بر آشفت ناگاه چون تند شیر
چنین داد پاسخ که با شهریار — بگو این سخن همچنین یاد دار
که مارا بگاه جوانی پدر — ازین گونه بفریفت ای دادگر
درختیست این خود نشانده بدست — کجا بار او خون و برگش کبست
ترا با من اکنون بدین گفت و گوی — بیاید برو اندر آورد روی
زدن رای و هشیار کردن نگاه — هیونی بر افگنده نزدیک شاه
زبان آوری چرب گوی از مهان — فرستاد نزدیک شاه جهان
بدو گفت کز من بگو این پیام — که ای شاه بینا دل و شاد کام
نباید که باید دلاور شکیب — بجای فزونی و جای فریب

نشاید درنگ اندرین کار هیچ / که خام آید آسایش اندر بسیچ
فرستاده چون پاسخ آورد باز / برهنه شد آن روی پوشیده راز
برفت این برادر ز روم آن ز چین / به زهر اندر آمیخته انگبین
رسیدند پس یک بدیگر فراز / سخن راندند آشکارا ز راز

پیغام فرستادن سلم و تور به فریدون

گزیدند پس موبدی تیزویر / سخن گوی و بینادل و یادگیر
ز بیگانه پردخته کردند جای / سگالش گرفتند هر گونه رای
سخن سلم پیوند کرد از نخست / ز شرم پدر دیدگان را بشست
فرستاده را گفت ره در نورد / نباید که یابد ترا باد و گرد
برو زود نزد فریدون چو باد / بجز راه رفتنت کاری مباد
چو آیی بکاخ فریدون فرود / نخستین ز هر دو پسر ده درود
و دیگر بگویش که ترس خدای / بباید که باشد بهر دو سرای
جوان را بود آز پیری امید / نگردد سیه موی گشته سپید
چو سازی درنگ اندرین جای تنگ / شود تنگ بر تو سرای درنگ
جهان مر ترا داد یزدان پاک / ز تابنده خورشید تا تیره خاک
همه باز زو خواستی رسم و راه / نکردی بفرمان یزدان نگاه
نجستی بجز از کژی و کاستی / نکردی به بخشش اندرون راستی
سه فرزند بودت خردمند و گرد / بزرگ آمده پیش پیدا ز خرد
ندیدی هنر با یکی بیشتر / کجا دیگری زو فرو برد سر
یکی را دم اژدها ساختی / یکی را بابر اندر افراختی
یکی تاج بر سر ببالین تو / بدو گشته روشن جهان بین تو
نه ما زو بمام و پدر کمتریم / که بر تخت شاهی نه اندر خوریم

ایا داد گر شہریارِ زمیں | ہمیں داد ہرگز مباد آفریں
اگر تاج زاں تارکِ بے بہا | شود دُور یابد جہاں زور ہا
سپاری بدہ گوشۂ از جہاں | نشیند چو ما گشتہ از تو نہاں
وگرنہ سوارانِ ترکان و چیں | ہم از رُوم گُردانِ جوینده کیں
فراز آورم لشکرے گُرز دار | از ایران و ایرج برآرم دمار
چو بشنید مُوبد پیامِ دُرُشت | زمیں را ببوسید و بنمُود پُشت
بدانساں بزد اندر آمد بپاے | کہ از باد آتش بجُنبد زِ جاے
بدرگاہِ شاہ آفریدُوں رسید | بر آوردۂ دید سر ناپدید
بابر اندر آوردہ بالاے اوے | زمیں کوہ تا کوہ پہناے اوے
نشستہ بدر بر گراں سایگاں | بپردہ دُروں جاے پُر مایگاں
بیک دست بربستہ شیر و پلنگ | بدستِ دگر ژندہ پیلانِ جنگ
زِ چنداں گرانمایہ گُردِ دلیر | خُروشے برآمد چو آواے شیر
سپہر یست پنداشت ایواں بجاے | بُدے لشکرے گردش اندر بپاے
برفتند بیدار کار آگہاں | بگفتند با شہریارِ جہاں
کہ آمد فرستادۂ نزدِ شاہ | یکے پُرمنش مردِ با دستگاہ
بفرمود تا پردہ برداشتند | زِ اسپش بدرگاہ بگذاشتند
چو چشمش بروے فریدُوں رسید | ہمہ دیدہ و دل پُر از شاہ دید
ببالا چو سرو و چو خُورشید رُوے | چو کافُور گردِ گُلِ سُرخ رُوے
دو لب پُر زِ خندہ دو رُخ پُر زِ شرم | کیانی زباں پُر زِ گفتارِ نرم
فرستادہ چوں دید سجدہ نمُود | سراسر زمیں را ببوسہ بسُود
نشاندش فریدُوں ہمانگہ زِ پاے | سزاوار کردش یکے خُوب جاے
بپرسیدش از دو گرامی نخست | کہ ہستند شاداں دل و تندرُست
دگر گفت کایں دشت و راہِ دراز | چگونہ سپُردی نشیب و فراز

فرستادہ گفت اے گرانمایہ شاہ   مبیناد بے تو کسے پیشگاہ
ز ہر کس کہ پرسی بکامِ تو اند   ہمہ پاک زندہ بنامِ تو اند
منم بندۂ شاہ را نا سزا   چنیں بر تنِ خویش نا پارسا
پیامِ درشت آوریدم بشاہ   فرستندہ پُر خشم و من بیگناہ
بگویم چہ فرمایدم شہریار   پیامِ جوانانِ نا ہوشیار
بفرمود پس تا زباں بر گشاد   شنیدہ سخن سربسر کرد یاد

پیغام گزاردنِ فرستادۂ سلم و تور بہ فریدون

فریدوں بدو پہن بگشاد گوش   چو بشنید مغزش بر آمد بجوش
فرستادہ را گفت کاے ہوشیار   ترا خود نبایست پوزش بکار
کہ من چشم خود ہم چنیں داشتم   ہمیں بر دلِ خویش بگماشتم
بگو آں دو ناپاکِ بیہودہ را   دو آہرمنِ مغز پالودہ را
انوشہ کہ کردید گوہر پدید   درود از شما خود بدیںساں سزید
ز پندِ من ار مغزِ تاں شد تہی   چرا از خرد تاں نماند آگہی
ندارید شرم و نہ ترس از خداے   شما را ہمانا خرد نیست و راے
مرا پیشتر قیر گوں بود روے   چو سروِ سہی قد و چوں ماہ روے
سپہرے کہ پشتِ مرا کرد کوز   نشد پشت گرداں بجاییست نوز
شما را خماند ہماں روزگار   نماند خمانندہ ہم پایدار
بداں برتریں نامِ یزدانِ پاک   بر خشندہ خورشید و تاریک خاک
بہ تخت و کلاہ و بناہید و ماہ   کہ من بد نہ کردم شما را نگاہ
یکے انجمن کردم از بخرداں   ستارہ شناسان و ہم موبداں
بسے روزگاراں شد است اندریں   کہ کردیم بر داد بخشِ زمیں
ہمہ راستی خواستم زیں سخن   ز کژی نہ سر بود پیدا نہ بن

همه ترس یزدان بد اندر نهان / همه راستی خواستم زین جهان
چو آباد دادند گیتی به من / نجستم پراگندن انجمن
مگر همچنان گفتم آباد تخت / سپارم بسه دیدهٔ نیک بخت
شما را کنون گر دل از رای من / بگشت و تاری کشید اهرمن
ببینید تا کردگار بلند / چنین از شما کرد خواهد پسند
یکی داستان گویم ار بشنوید / همان بر که کارید آن بدروید
چنین گفت با ما سخن رهنمای / جز این است جاوید ما را سرای
به تخت خرد بر نشست آز تان / چرا شد چنین دیو انباز تان
بترسم که در چنگ این اژدها / روان یابد از کالبدتان رها
مرا خود ز گیتی گه رفتن است / نه هنگام تیزی و آشفتن است
ولیکن چنین گوید آن سالخورد / که بودش سه فرزند آزاد مرد
که چون آز گردد ز دلها تهی / همان خاک و هم گنج شاهنشهی
کسی کو برادر فروشد بخاک / سزد گر نخوانندش از آب پاک
جهان چون شما دید و بیند بسی / نخواهد شدن رام با هر کسی
کنون هرچه دانید کز کردگار / بود رستگاری بروز شمار
بسیجید و آن توشهٔ ره کنید / بکوشید تا رنج کوته کنید
فرستاده بشنید گفتار اوی / زمین را ببوسید و برگاشت روی
ز پیش فریدون چنان بازگشت / تو گفتی که با باد انباز گشت

سخن گفتن فریدون با ایرج از پیغام سلم و تور

فرستادهٔ سلم چون گشت باز / شهنشاه بنشست و بگشاد راز
گرامی جهانجوی را باز خواند / همه بودنی پیش او باز راند
بدو گفت کان دو پسر جنگجوی / ز خاور سوی ما نهادند روی

از اختر چنین اشت شاں بهره خود — کہ باشند شاداں یکو دارِ بد
دگر شاں ز دو کشور آبشخور اشت — کہ آں بوم ها را درشتی براشت
بہا درتت جشداں برادر بود — کجا مر ترا بر سر افسر بود
چه پژمرده شد روے رنگینِ تو — نگردد کسے گردِ بالینِ تو
تو گر پیشِ شمشیر مهر آوری — سرت گردد آسوده از داوری
دو فرزندِ من کز دو گوشه جهاں — بدیشاں گشاوند بر من نهاں
گرت سر بکار اشت بپسیچ کار — درِ گنج بگشاے و بر بند بار
تو گر چاشت را دست یازی بجام — وگرنہ خورند آے پسر بر تو شام
نیابد زِ گیتی ترا یار جست — بے آزاری و راستی یارِ تست
نگه کرد پس ایرجِ پر هنر — بداں مهرباں پاک و فرخ پدر
چنیں داد پاسخ کہ آے شهریار — نگه کن بدیں گردشِ روزگار
کہ چوں باد بر ما همے بگذرد — خردمند مردم چرا غم خورد
همے پژمراند گلِ ارغواں — کند تیره دیدارِ روشن رواں
بآغاز گنج اشت و فرجام رنج — پس از رنج رفتن زِ جاے سپنج
چو بستر زِ خاک اشت و بالیں زِ خشت — درختے چرا باید امروز کشت
کہ هر چند چرخ از برش بگذرد — تنش خوں خورد بار کیں آورد
خداوندِ شمشیر و گاه و نگیں — چو ما دید بسیار و بیند زمیں
ازاں تاجور نامدارانِ پیش — ندیدند کیں اندر آئینِ خویش
چو دستور باشم من از شهریار — بہاں بگذرانم بہ بد روزگار
نیابد مرا تاج و تخت و کلاه — شوم پیشِ هر دو دواں بے سپاه
بگویم کہ آے نامدارانِ من — چناں چوں گرامی تن و جانِ من
بہ بیهوده از شهریارِ زمیں — مدارید خشم و مجوئید کیں
بہ گیتی چه دارید چندیں امید — نگر تا چه بد کرد با جمشید

بفرجام شد هم ز گیتی پدر / نماندش همان بخت و تاج و کمر
مرا با شما هم بفرجام کار / بباید چشیدن بد روزگار
بباشیم با یکدگر شادمان / شویم ایمن از دشمن بدگمان
دل کینه ور شان بدین آورم / سزاوار تر زانکه کین آورم
فریدون چو بشنید گفتار اوی / دلش شادمان شد بدیدار اوی
بدو گفت شه ای خردمند پور / برادر همی رزم جوید تو سور
مرا این سخن یاد باید گرفت / ز مه روشنائی نباشد شگفت
ز تو پر خرد پاسخ ایدون سزید / دلت مهر و پیوند ایشان گزید
ولیکن چو جان و سر بی‌بها / نهد بخرد اندر دم اژدها
چه پیش آیدش جز گزاینده زهر / که از آفرینش چنین است بهر
ترا ای پسر گر چنین است رای / بر آرای کار و بپرداز جای
پرستنده چند از میان سپاه / بفرمای کآیند با تو براه
ز درد دل اکنون یکی نامه من / نویسم فرستم بدان انجمن
مگر باز بینم ترا تندرست / که روشن روانم بدیدار تست

رفتن ایرج با نامهٔ فریدون نزد سلم و تور

یکی نامه بنوشت شاه زمین / بخاور خداوند و سالار چین
چنین گفت کاین نامهٔ پندمند / بنزد دو خورشید گشته بلند
دو سنگی دو جنگی دو شاه زمین / میان کیان چون درفشان نگین
از آن کس که هرگونه دید او جهان / شده آشکارا برو بر نهان
گزایندهٔ تیغ و گرز گران / فروزندهٔ نامدار افسران
نمایندهٔ شب بروز سپید / گشایندهٔ گنج بیش از امید
کنون رنجها گشت آسان بروی / برو خلق گیتی در آورده روی

نخواهم همی خویشتن را کلاه / نه آگنده گنج و نه تخت و سپاه
پسر فرزند را خواهم آرام و ناز / از آن پس که بردم بسی رنج دراز
برادر کزو بود دل تان بدرد / دگر هیچ نبرد بر کسی باد سرد
دوان آمد از بهر آزار تان / همان آرزومند دیدار تان
بیفگند شاهی شما را گزید / چنان کز ره نامداران سزید
ز تخت اندر آمد بزین بر نشست / برفت و میان بندگی را ببست
بدان کو بسال از شما کهتر است / به مهر و نوازندگی در خور است
گرامیش دارید و توشه خورید / چو پرورده تن شد روان پرورید
چو از بودنش بگذرد روز چند / فرستید نزد منش ارجمند
نهادند بر نامه بر مهر شاه / بایوان بر ایرج گزین کرد راه
بشد با تنی چند برنا و پیر / چنان چون بود راه را ناگزیر
چو تنگ اندر آمد بنزدیک شان / نبود آگه از رای تاریک شان
پذیره شدندش بآیین خویش / سپه سربسر باز بردند پیش
چو دیدند روی برادر بمهر / یکی تازه تر بر گشادند چهر
دو پرخاش جو با یکی نیک خوی / گرفتند پرسش نه بر آرزوی
دو دل پر ز کینه یکی دل بجای / برفتند هر سه به پرده سرای
بایرج نگه کرد یکسر سپاه / که او بد سزاوار تخت و کلاه
بی آرام شان دل شد از مهر اوی / دل از مهر و دیده پر از چهر اوی
سپاه پراگنده شد جفت جفت / همه نام ایرج بد اندر نهفت
که اینست سزاوار شاهنشهی / جز این را مبادا کلاه مهی
بلشکر نگه کرد سلم از کران / سرش گشت زان کار یکسر گران
بلشکرگه آمد دلی پر ز کین / جگر پر ز خون ابروان پر ز چین
سراپرده پرداخت از انجمن / خود و تور بنشست با یک تن

سخن شد پژوهیده از هر درے ‏ ‏ ز شاهی و تاج و ز هر کشورے
بتور از میانِ سخن سلم گفت ‏ ‏ که یک یک سپاه از چه گشتم جفت
بهنگامهٔ باز گشتن ز راه ‏ ‏ همانا نه کردی به لشکر نگاه
که چندان کجا راه بگذاشتند ‏ ‏ یکے چشم ز ایرج نه برداشتند
هم از چاره تا در بر گردش بسے ‏ ‏ بدان تا بدو بنگرد هر کسے
به بینند این خسرو آمد اوے ‏ ‏ بدل بر گزینند پیوند اوے
سپاهِ دو شاه از پذیره شدن ‏ ‏ دگر بود و دیگر بباز آمدن
از ایرج دلِ ما همه تیره بود ‏ ‏ بر اندیشه اندیشها بر فزود
سپاهِ دو کشور چو کردم نگاه ‏ ‏ ازین پس جز او را نخواهند شاه
اگر بیخ او نگسلانی ز جاے ‏ ‏ ز تختِ بلند اوفتی زیرِ پاے
برین گونه از جاے برخاستند ‏ ‏ همه شب همے چاره آراستند

کشته شدنِ ایرج بدستِ برادرانش

چو برداشت پرده زِ پیش آفتاب ‏ ‏ سپیده بر آمد بپالود خواب
دو بیهوده را دل بر آں کار گرم ‏ ‏ که دیده بشویند هر دو ز شرم
برفتند هر دو گرازاں زِ جاے ‏ ‏ نهادند سر سوے پرده سراے
چو از خیمه ایرج بره بنگرید ‏ ‏ پر از مهر دل پیش ایشاں دوید
برفتند با او به خیمه دروں ‏ ‏ سخن بیشتر بر چرا رفت و چوں
بدو گفت تور ار تو از ما کهی ‏ ‏ چرا بر نهادی کلاهِ مهی
ترا باید ایران و تختِ کیاں ‏ ‏ مرا بر درِ ترک بسته میاں
برادر که مهتر بخاور برنج ‏ ‏ بسر بر ترا افسر و زیر گنج
چنیں بخششے کآں جهانجوے کرد ‏ ‏ همه سوے کهتر پسر روے کرد
چو از تور بشنید ایرج سخن ‏ ‏ یکے خوب تر پاسخ افگند بن

بدو گفت کاے مهتر نام جوے ‏— اگر کام دل خواهی آرام جوے
نه تاج کئی خواهم اکنون نه گاه ‏— نه نام بزرگی نه ایران سپاه
من ایران نخواهم نه خاور نه چین ‏— نه شاهی نه گسترده روے زمین
بزرگی که فرجام آن تیرگیست ‏— بدان مهتری بر بباید گریست
سپهر بلند ار کشد زین تو ‏— سرانجام خشتست بالین تو
مرا تخت ایران اگر بود زیر ‏— کنون گشتم از تاج و از تخت سیر
سپردم شما را کلاه و نگین ‏— مدارید با من شما نیز کین
مرا با شما نیست جنگ و نبرد ‏— نباید بمن هیچ دل رنجه کرد
زمانه نخواهم بآزار تان ‏— دگر دور مانم ز دیدار تان
بجز از کهتری نیست آئین من ‏— نباشد بجز مردمی دین من
چو بشنید تور این همه سربسر ‏— بگفتارش اندر نیاورد سر
نیامدش گفتار ایرج پسند ‏— نه نیز آشتی نزد او ارجمند
ز کرسی بخشم اندر آورد پاے ‏— همی گفت و مے جست هزمان ز جاے
یکایک برآمد ز جاے نشست ‏— گرفت آن گران کرسئ زر بدست
بزد بر سر خسرو تاجدار ‏— ازو خواست ایرج بجان زینهار
نیایدت گفت ایچ ترس از خداے ‏— نه شرم از پدر خود همینست راے
مکش مر مرا کت سرانجام کار ‏— بگیرد بخون منت روزگار
مکن خویشتن را ز مردم کشان ‏— کزین پس نیابی خود از من نشان
پسندی و هم داستانی کنی ‏— که جان داری و جان ستانی کنی
بسنده کنم زین جهان گوشهٔ ‏— بکوشش فراز آورم توشهٔ
میازار مورے که دانه کش است ‏— که جان دارد و جان شیرین خوش است
سیاه اندرون باشد و سنگدل ‏— که خواهد که مورے شود تنگدل
بخون برادر چه بندی کمر ‏— چه سوزی دل پیر گشته پدر

جهان خواستی یافتی خون مریز ‌ ‌ مکن با جهاندار یزدان ستیز
سخن چند بشنید و پاسخ نداد ‌ ‌ دلش بود پر خشم و سر پر ز باد
یکی خنجر از موزه بیرون کشید ‌ ‌ سراپای او چادر خون کشید
بدان تیز زهر آبگون خنجرش ‌ ‌ همی کرد چاک آن کیانی برش
فرود آمد از پای سرو سهی ‌ ‌ گسست آن کمرگاه شاهنشهی
دوان خون بر آن چهرهٔ ارغوان ‌ ‌ شد آن نامور شهریار جوان
سر تاجور از تن پیل وار ‌ ‌ به خنجر جدا کرد و برگشت کار
جهانا بپروردیش در کنار ‌ ‌ وز آن پس ندادی بجان زینهار
نهانی ندانم ترا دوست کیست ‌ ‌ بر آن آشکارت بباید گریست
چو شاهان بکینه کشی خیره خیر ‌ ‌ از این دو ستمکاره اندازه گیر
بیاگند مغزش بمشک و عبیر ‌ ‌ فرستاد نزد جهان بخش پیر
چنین گفت کاینک سر آن نیاز ‌ ‌ که تاج نیاکان بدو گشت باز
کنون خواه تاجش ده و خواه تخت ‌ ‌ شد آن شاخ گستر نیازی درخت
برفتند باز آن دو بیداد شوم ‌ ‌ یکی سوی چین و یکی سوی روم

آوردن تابوت ایرج نزد فریدون

فریدون نهاده دو دیده براه ‌ ‌ سپاه و کلاه آرزومند شاه
چو هنگام برگشتن شاه بود ‌ ‌ پدر زان سخن خود کی آگاه بود
همی شاه را تخت پیروزه ساخت ‌ ‌ همان تاج را گوهر اندر نشاخت
پذیره شدن را بیاراستند ‌ ‌ می و رود و رامشگران خواستند
تبیره ببردند و پیل از درش ‌ ‌ ببستند آذین همه کشورش
بدین اندرون بود شاه و سپاه ‌ ‌ یکی گرد تیره برآمد ز راه
هیونی برون آمد از تیره گرد ‌ ‌ نشسته برو بر سواری بدرد

خروشان بزاری و دل سوگوار — یکی زرِّ تابوتش اندر کنار
چو تابوت زر اندرون پرنیان — نهاده سرِ ایرج اندر میان
ابا ناله و آه و با روی زرد — به پیشِ فریدون شد آن شوخ مرد
زِ تابوتِ زر تخته برداشتند — کِه گفتارِ او خیره پنداشتند
ز تابوت چون پرنیان برکشید — بُریده سرِ ایرج آمد پدید
بیفتاد ز اسپ آفریدون بخاک — سپه سربسر جامه کردند چاک
سیه شد رخان دیدگان شد سپید — کِه دیدن دگرگونه بودش امید
چو خسرو بدان گونه آمد ز راه — چنین باز گشت از پذیره سپاه
دریده درفش و نگونسار کوس — رُخِ نامداران برنگ آبنوس
تبیره سیه کرده و روی پیل — پراگنده بر تازی اسپانش نیل
پیاده سپهبد پیاده سپاه — پر از خاک بر سر گرفتند راه
خروشیدنِ پهلوانان بدرد — کنان گوشت بازو بر آن رادمرد
مبر خود بمهرِ زمانه گمان — نه نیکو بود راستی از کمان
بدین گونه گردد بما بر سپهر — بخواهد ربودن چو بنمود چهر
چو دشمنش گیری نمایدت مهر — وگر دوست خوانی نبینیش چهر
یکی پند گویم ترا من درست — دل از مهرِ گیتی ببایدت شست
سپه داغ دل شاه با های هوی — سوی باغ ایرج نهادند روی
بروزی کجا جشنِ شاهان بدی — ورا بیشتر جشنگاه آن بدی
فریدون سرِ شاهِ پورِ جوان — بیامد ببر بر گرفته نوان
بر آن تختِ شاهنشهی بنگرید — سرِ تخت را نیز بی شاه دید
برافشاند بر تخت خاکِ سیاه — بکیوان بر آمد فغانِ سپاه
همی سوخت کاخ و همی خست روی — همی ریخت اشک و همی کند موی
میان را بزنارِ خونین ببست — فگند آتش اندر سرای نشست

گلستانش برکند و سروان بسوخت   همیبارگی چشم شادی بدوخت
نهاده سر ایرج اندر کنار   سر خویش کرده سوی کردگار
همی گفت کای داور دادگر   بدین بی گنه کشته اندر نگر
بخنجر سرش خسته در پیش من   تنش خورده شیران آن انجمن
دل هر دو بیداد زانسان بسوز   که هرگز نه بینند جز تیره روز
بداغ جگر شان کنی آزده   که بخشایش آرد بر ایشان دده
همی خواهم ای داور کردگار   که چندان امان یابم از روزگار
که از تخم ایرج یکی نامور   بپینم بدین کینه بسته کمر
چو این بی گنه را بریدند سر   ببرد سر آن دو بیداد گر
چو دیدم چنان زان سپس شایدم   کجا خاک بالا به پیما یدم
بدین گونه بگریست چندان بزار   همی تا گیا رستش اندر کنار
زمین بستر و خاک بالین اوی   شده تیره روشن جهان بین اوی
در بار بسته گشاده زبان   همی گفت زار ای نبرده جوان
کس از ناجداران بدینسان نمود   که تو مردی ای نام بردار گرد
سرت را بریده بزور اهرمن   تنت را شده کام شیران کفن
خروش و فغان و دو چشم پر آب   زهر دام و دد برده آرام و خواب
سراسر همه کشورش مرد و زن   بهر جای کرده یکی انجمن
همه دیده پر آب و دل پر ز خون   نشسته به تیمار مرگ اندرون
همه جامه کرده کبود و سیاه   نشسته با نده با سوگ شاه
چه مایه چنین روز بگذاشتند   همه زندگی مرگ پنداشتند
بر آمد برین نیز یک چند گاه   شبستان ایرج نگه کرد شاه
فریدون شبستان سراسر بگشت   بر آن ماه رویان همه برگذشت
یکی خوب چهره پرستنده دید   کجا نام او بود ماه آفرید

کرا ایرج پرورد و هشیار داشت — قضا را کنیزک از او بار داشت
پری چهره را بچّه بُد در نهان — از آن شاد شُد شهریارِ جهان
از آن خوب رُخ شُد دِلش پُر اُمید — بکین پسر داد دِل را نوید
چو هنگامهٔ زادن آمد پدید — یکے دُختر آمد زِ ماه آفرید
شُد اُمّیدِ کوتاه بر شاه دراز — بپروردش او را بشادیّ و ناز
جهانے سرِ فتنه پروردنش — برآمد بناز و بُزُرگی تنش
نیا را سے بُود اندُه گُسار — بمانده زِ دردِ پسر یادگار
مر آن لاله رُخ را زِ سر تا بپاے — تو گُفتی مگر ایرج استے بجاے
چو پر رشت و آمدش هنگام شُوے — چو پروین شُدش رُوے و چُون قیر مُوے
نیا نامزد کرد شُویش پشنگ — بدو داد چندے بر آمد درنگ
پشنگ آنکه بُودِ برادرش بُود — نژاد از گرامایه گوهرش بُود

گوے بُود از تخم جمشید شاه
سزاوارِ شاهی و تخت و کُلاه



مثالیں	قاعدے	نمبرِ شمار
دیر - بیچے - شاہی +	حرفِ مکسور کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھا گیا - اوّل یائے مجہول کے ماقبل - دوسرے یائے معروف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے +	۷
شُکر	حرفِ مضموم کے بعد اگر واوِ مجہول نہیں ہے - تو اُس پر پیش لکھا گیا +	۸
دُور	واوِ معروف کے ماقبل پیش لکھا گیا +	۹
زور	واوِ مجہول کے ماقبل پیش نہیں لکھا گیا +	۱۰
صبْر	الف - واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے - اُس پر جزم لکھا گیا +	۱۱
؟	اِستفہام کی علامت	۱
!	ندا - تعجّب - حسرت - دُعا قسم - خوشی کی علامت	۲
-	تھوڑے وقفے کی علامت	۳
+	پُورے وقفے کی علامت	۴

ہدایت - جہاں پُورا وقفہ ہے - وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھیرنا چاہئے - باقی جگہ کم +

PRINTED AND PUBLISHED FOR
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
AT THE MUFID-I-'AM PRESS, LAHORE,

BY

LALA MOTI RAM, MANAGER.

قیمت فی جلد ۳ر ۱۱ پاز

15,000